جنوری
تا
جون
۲۰۲۲

ملکِ نیپال میں سوادِ اعظم اہلِ سنّت وجماعت مسلکِ اعلیٰ حضرت کا بے باک ترجمان

سہ ماہی سُنّی پیغام نیپال

کا

ردِّ قادیانیت نمبر

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فداک ابی وامی یا رسول اللہ

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی

EST : 2016

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفیضِ روحانی

مجدد دین وملت امام اہلسنت شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا قادری بریلوی فاضل رضی اللہ عنہ

زیر سرپرستی: پیر طریقت امین شریعت خلیفہ وارث پیتھن مفتی اعظم نیپال حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اسرائیل رضوی المعروف فخر نیپال مدظلہ العالی

ملکِ نیپال میں سوادِ اعظم اہلِ سنت وجماعت مسلکِ اعلیٰ حضرت کا بے باک ترجمان

سہ ماہی سنی پیغام نیپال

جلد ۵

شمارہ ۱۸ تا ۱۹

جمادی الآخر تا ذی قعدہ ۱۴۴۳

January - June 2022

نگرانِ مجلسِ مشاورت: مناظر اہلِ سنت فقیہ کبیر علامہ حضرت مفتی عبد المنان کاہی صاحب مدظلہ العالی

زیر نگرانی: جانشین حضور فخر نیپال حضرت مولانا محمد فضل یزدانی امجدی صاحب

مجلسِ مشاورت

- پروفیسر سید طلحہ رضوی برق، پٹنہ
- مولانا مبارک حسین مصباحی، مبارک پور
- مفتی عبد العزیز مصباحی، بیلا جنک پور
- مفتی حبیب اللہ رضوی، جامعہ حبیبیہ بیلا
- مولانا شمس الدین نوری، بیلا جنک پور
- مفتی محمد مصلح الدین قادری، الہ آباد
- مولانا محمد مستقیم برکاتی مصباحی، جنک پور
- مولانا داؤد حسین مصباحی، بھمر پورہ شریف
- مولانا علیم الدین نوری، جامعہ عائشہ بیلا
- مولانا سعادت حسین اشرفی، علی پٹی شریف
- مولانا محمد یوسف القادری، نوسہ۔سیکھر، نیپال
- مولانا محمد اسرائیل فیضی، گلاب پور کٹیا
- مولانا محمد اسلم القادری، جنک پور دھام

شرفِ انتساب

- سراج السالکین ابوالحسین احمد نوری مارہروی
- اعلیٰ حضرت علی حسین اشرفی کچھوچھوی
- تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی
- مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلی
- سید الاولیا حضرت مسکین شاہ کشمیری، کاٹھ مانڈو
- امام الاولیا حضرت غیاث الدین کشمیری، کاٹھ مانڈو
- زبدۃ الاتقیا حضرت گدا علی، بہار علی، رحم علی شاہ، روضہ گڑھی
- قطب نیپال علامہ حافظ زاہد حسین مجیبی، علی پٹی شریف
- حنیف ملت حضرت علامہ حنیف القادری، کٹیا
- پاسبان ملت علامہ محمد یوسف قادری، بیلا جنک پور
- محدث اعظم نیپال مفتی محمد کلیم الدین، رحمان پور، مہدیا
- امام النحو قاضی القضاۃ حضرت علامہ مفتی محمد عثمان رضوی بیلا
- حکیم ملت علامہ محمد اسماعیل حسینی ابوالعلائی، بیلا، رحمہم اللہ

مجلسِ مشاورت

- مفتی اعظم امریکہ علامہ سید اولاد رسول قدسی مصباحی
- شہزادہ قمر ملت علامہ عمر رضا خان بریلی شریف
- مفتی محمد ممتاز احمد مصباحی، جنے نگر روٹہٹ
- مفتی محمد کہف الوری مصباحی، کپل وستو
- مولانا محمد شفیق اللہ امجدی چترودیدی، بردہا
- مولانا محمد عباس نوری، دنولی دھنوشا
- مفتی محمد مبارک حسین، علی پٹی شریف
- مولانا محمد شمس الحق فیضی، مہدیا شریف
- مولانا محمد رحمت اللہ، بھگوتی پور نیپال
- مولانا عبد القادر، جامعہ برکات رضا، پرڑیا
- مفتی محمد قیصر رضا، سباؤتھ افریقہ
- مفتی محمد تبارک حسین رحمانی، ہنومان نگر
- حافظ محمد اصغر علی ازہری، گورکھا، نیپال

منیجر: مولانا محمد احمد حسین نوری، رابطہ نمبر: +977 9844031011

تفصیلات ممبر شپ

قیمت فی شمارہ 50

سالانہ 200

ہندوستان، پاکستان، سری لنکا، بنگلہ دیش

سالانہ 200

دیگر ممالک سالانہ 20 امریکی ڈالر

مدیر اعلیٰ: محمد عطاء النبی حسینی مصباحی

مدیر: عبد الرحیم ثمر مصباحی

مراسلت وترسیل زر کا پتہ

سہ ماہی سنی پیغام
نزد جامعہ حنفیہ برکاتیہ، جانکی نگر، جنک پور دھام، نیپال

THE SUNNI PAIGAM
Nizd Jamia Hanafia Barkatia,
Janki Nagar, Janakpur Dham, Nepal
sunnipaigham@gmail.com

"آل نیپال سنی جمعیۃ العلما" اور "فخر ملت فاؤنڈیشن" نے اس رسالے کی طباعت کروا کر دفتر "سہ ماہی سنی پیغام" سے شائع کیا۔

مجلس ادارت

- قاضی نیپال مفتی محمد اظہار النبی حسینی مصباحی
- مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، بھیونڈی
- مفتی نور محمد جگر مصباحی، میرٹھ
- مولانا طفیل احمد مصباحی، مبارک پور
- مفتی توفیق احسن برکاتی، مبارک پور
- مولانا محمد علاء الدین امین رضوی
- مولانا محمد رحمت علی رضوی فخری
- مفتی محمد مجاہد رضا امجدی، بردہا
- مفتی محمد حبیب القادری، کلکتہ

نوٹ: مضمون نگار کے خیالات سے ادارہ سہ ماہی "سنی پیغام" کا اتفاق ضروری نہیں لیکن مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف کوئی مضمون قابل قبول نہیں اگر کبھی عدم توجہی کی وجہ سے شائع ہو جائے تو اسے کالعدم سمجھا جائے۔

فہرست مضامین

ردِّ قادیانیت نمبر

اداریہ	محمد عطاء النبی حسینی مصباحی	۳
عقیدۂ ختم نبوت قرآن مقدس کی روشنی میں	مفتی محمد اظہار النبی حسینی	۵
عقیدۂ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں	مفتی محمد اظہار النبی حسینی	۹
بانی مذہب قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات	ابوہلال محمد ابوالعلائی	۱۳
قادیانی مذہب کے آغاز وارتقا کی مختصر تاریخ	مفتی توفیق احسن برکاتی	۱۹
قادیانی مذہب کے باطل عقائد ونظریات: مرزا کی کتابوں کی روشنی میں	ابوبلال محمد مصباحی	۲۱
قادیانی مذہب کے باطل عقائد ونظریات کا رد	مفتی محمد حسینی	۲۵
مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں اور الہامات	علامہ عبدالرحیم ثمر مصباحی	۳۴
جھوٹے مدعیان نبوت	ابوالصائم عسکری	۳۹
حیات قادیانی میں علمائے اہل سنت کی جانب سے تکفیر قادیانی	محمد عطاء النبی حسینی مصباحی	۵۶
تحفظ عقیدۂ ختم نبوت میں مشائخ وعلمائے اہل سنت کا کردار	علامہ سید صابر حسین شاہ بخاری	۸۲
عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا ایک اساسی عقیدہ	حافظ محمد ہاشم قادری مصباحی	۹۶
رد قادیانیت میں امام اہل سنت کا کردار	محمد ابونسیم مصباحی	۹۹
قادیانیت کے تعاقب میں عربی کتب: ایک تاریخی جائزہ	علامہ پیرزادہ عابد حسین شاہ	۱۰۴
کتابیات رد قادیانیت: ایک اشاریہ	محمد ابوتمیم حسینی ابوالعلائی	۱۱۶
ملک نیپال میں قادیانیوں کی سرگرمیاں	مولانا علاء الدین امن رضوی	۱۴۲
نیپال میں قادیانیت کا فروغ اور سدباب کی تدابیر	ڈاکٹر مبشر حسن مصباحی	۱۴۸
نیپال میں فتنۂ قادیانیت اور اس کی سرگرمیاں	ابو المتبسم ایاز احمد عطاری	۱۴۹
قادیانیت کا سدباب کیوں اور کیسے؟	مفتی حبیب القادری صمدی	۱۵۲
عقیدۂ ختم نبوت (منظوم سلسلہ)	متعدّد شعرائے ہند ونیپال	۱۵۳

اعتذار: محترم قارئین کرام! سہ ماہی سنی پیغام کا یہ شمارہ ”رد قادیانیت نمبر“ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، وہ سہ ماہی کے بجائے شش ماہی یعنی جنوری سے جون تک کا شمارہ ہے۔ ادارہ

رد قادیانیت نمبر منزل بہ منزل

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی

جنوری تا مارچ ۲۰۲۲ء کے شمارہ کے لیے ذہن اس غور و فکر میں تھا کہ جنوری تا مارچ کے شمارے کی تیاری کیسے کی جائے اور کون کون سے مقالات شامل کیے جائیں کہ ایک روز برادر گرامی قاضی نیپال مفتی محمد اظہار النبی حسینی مصباحی صاحب کا فون آیا کہ اب شمارے کا کیا کرنا ہے؟ تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ ابھی تو کچھ ذہن میں نہیں۔ ویسے میں بھی اسی سوچ میں ہوں کہ کیا کیا جائے؟ تو انہوں نے کہا ابھی حال میں قادیانیوں کی کوششیں تیز تر ہو چکی ہیں اور قادیانیت اپنے کام میں سرگرم ہو چکی ہے تو کیوں نہ قادیانی اور قادیانیت کی تردید و تبکیت اور رد و ابطال کی نیت سے جنوری تا مارچ کا شمارہ ردِ قادیانیت پر مشتمل ہو۔

مشورہ قابل قدر اور لائق تسلیم تھا اس لیے مشورے کی قدر کی گئی اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے ذہن بنا لیا اور پھر مدیر محترم مجاہد انڈمان علامہ عبد الرحیم ثمر مصباحی صاحب سے رابطہ کر کے اس کی خبر دی تو وہ بھی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کام کو کرنے کے لیے آمادہ ہو گئے پھر کیا تھا خاکہ سازی کی گئی، قلم کاروں سے رابطے کیے گئے اور عناوین کی تقسیم کاری کی گئی۔ اور امید ہو چلی کہ مذکورہ نمبر قبل از وقت یا بر وقت منظر عام پر آجائے گا؛ لیکن کہتے ہیں نا کہ "اے رضا ہر کام کا ایک وقت ہے"۔

قلم کار حضرات نے نمبر کی اشاعت پر خوشی کا اظہار ضرور کیا، حوصلہ افزائی ضرور کی اور مقالات لکھنے، لکھ کر بھیجنے کی یقین دہانی بھی کرائی، لیکن مصروفیات نے اکثر مقالہ نگاران کو مذکورہ نمبر کے لیے وقت فراہم نہ ہونے دیا اور بر وقت مقالات موصول نہ ہوئے جس سے حوصلہ شکنی بھی ہوئی اور ہمت جواب دینے لگی۔ لیکن "لا تقنطوا من رحمة الله" پر نظرِ امید کرتے ہوئے یہی ارادہ ہوا کہ جب آپ نیت کر لی گئی ہے تو اسے عملی جامہ پہنانا ہی ہے اگر چہ کچھ تاخیر اور صبر کے پھل سے لطف اندوز ہونا پڑے؛ کیوں کہ اتنا تو یقین کامل تھا کہ جس کام کے لیے ہماری ٹیم نے عزم مصمم کیا ہے وہ ہمارا ذاتی کام نہیں بلکہ دین کا کام ہے تو اس کام کی تکمیل میں خدا تبارک و تعالی ضرور ہمارا حامی و ناصر ہو گا۔ بس اسی یقین نے ہماری شکستہ ہمتوں کو استحکام بخشا اور پست حوصلوں کو بلندی عطا کیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے مقالات موصول ہونے لگے اور تمام مقالات تو نہیں لیکن بہت حد تک مقالات موصول ہو گئے۔

قادیانی اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد، اس کی بھی فتنہ انگیزی کو اجاگر کرنے میں اور قوم مسلم تک پہنچا کر اس سے بچے رہنے کی راہ ہموار کرنے میں ہم کس قدر کامیاب ہیں یہ تو ہمارے قارئین بتائیں گے۔ ہم تو بس اپنی کوشش کر رہے ہیں۔ اب ذرا ایک نظر اس "ردِ قادیانیت نمبر" پر بھی کر لیتے ہیں۔ اس نمبر میں اداریہ اور منظومات کے علاوہ کل ۱۸/ مقالات شامل ہیں۔ جس کی ایک جھلک کچھ اس طرح ہے:

آپ کے زیر مطالعہ "ردِ قادیانیت نمبر" میں اداریہ کے بعد پہلا مضمون "ختم نبوت قرآن مقدس کی روشنی میں" ہے۔ نام سے ہی واضح ہے کہ اس کے اندر کیا ہو گا یعنی قرآن کریم اور تفاسیر کی روشنی میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ختم نبوت کا اسلامی مفہوم اور شرعی مفہوم کیا ہے۔

اس کے بعد "ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں" یعنی احادیث کریمہ کی روشنی میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ ختم نبوت کا نبوی مفہوم کیا ہے۔ نیز مزعومہ مفہوم کا شریعت مطہرہ اور دینِ اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں۔

"بانی مذہب قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات" اس میں گمراہ اور گمراہ گر کافر و مرتدہ فرقہ قادیانی کو وجود میں لانے والے مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہے۔

بعدہ "قادیانی مذہب کے آغاز و ارتقا کی مختصر تاریخ" کے عنوان سے مضمون ہے جو ہمیں قادیانیت کی ابتدا اور قدم بہ قدم منازل ترقی کا

سفر بیان کرتا ہے۔

''قادیانی مذہب کے باطل عقائد و نظریات مرزا کی کتابوں کی روشنی میں'' اور'' قادیانی مذہب کے باطل عقائد و نظریات کا رد'' اس مذہب کے کیا کیا عقائد ہیں؟ کس طرح کے عقائد ہیں؟ وہ عقائد کس زمرے میں آتے ہیں؟ اور یہ کہ یہ عقائد اسلام کے موافق ہیں یا مخالف؟ اس مضمون کے مطالعہ کے بعد ہر ذوق سلیم رکھنے والا صاحب ایمان خود فیصلہ کرلے گا اور ان سوالات کے جوابات کی شناخت حاصل کرلے گا۔

اس کے بعد مضمون ہے'' مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں اور الہامات'' قادیانی فرقہ کا بانی مرزا قادیانی وہ شخص ہے جس نے الہامات کے بھی خوب خوب دعاوی کیے۔ راقم کو بھی مرزا کے الہامات آنے میں اصلاً شک نہیں مگر واللہ نہ ''الہاماتِ الٰہیہ'' بلکہ ''الہامات شیطانیہ ابلیسیہ''۔ مذکورہ مضمون میں قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں اور الہامات کو بیان کیا گیا ہے۔

'' جھوٹے مدعیان نبوت'' قادیانی مذہب کا ایک اہم اور بنیادی عقیدہ ''مرزا قادیانی کے نبی'' ہونے کا ہے جو عقیدہ ختم نبوت پر حملہ کے سوا کچھ نہیں۔ یہ نبوت کا دعوی، کوئی نیا دعوی نہیں تھا بلکہ حضور نبی کریم ﷺ نے خود اپنے زمانے میں اس امر کی پیشین گوئی فرمادی تھی کہ میرے بعد مدعی نبوت بہت ہوں گے لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ نبوت کا دروازہ مجھ پر بند ہو چکا ہے، نبوت کی عمارت مجھ سے تکمیل کو پہنچ چکی ہے لہٰذا اب کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس مضمون میں نبوت کا دعوی کرنے والوں میں سے چند کا باختصار جائزہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد ہے ''حیات قادیانی میں علماے اہل سنت کی جانب سے تکفیر قادیانی'' قادیانیوں کے عقائد کفریہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب علماے اہل سنت کو قادیانی کے عقائد کا علم ہوا تو بلا تردد علماے اہل سنت نے ان کے کفریہ عقائد کی روشنی میں قادیانی اور قادیانیت کی تکفیر کردی۔ اس مضمون میں ان علماے اہل سنت کی نہایت اختصار سے حالات اور قادیانی کی تکفیر پر مشتمل تحریر کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

''تحفظ عقیدۂ ختم نبوت میں مشائخ و علماے اہل سنت کا کردار'' اس مضمون میں علماے اہل سنت نے ختم نبوت، عقیدہ ختم نبوت اور تاج دارِ ختم نبوت کے ناموس کے تحفظ کے لیے کس کس اعتبار سے کوششیں کیں اور کس کس جہت سے کاوشیں کیں وہ سب کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے۔

''عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا ایک اساسی عقیدہ'' عنوان سے واضح اور ظاہر ہے کہ مضمون نگار نے اپنے اس قیمتی مضمون میں کیا پیش کیا ہے۔

اس کے بعد'' ردِ قادیانیت میں امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کردار'' کے تحت رد قادیانیت میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جد و جہد اور کوشش و کاوش کو بیان کیا گیا ہے جو مطالعہ سے تعلق رکھتا ہے۔

''قادیانیت کے تعاقب میں عربی کتب ایک تاریخی جائزہ'' یہ ایک انوکھا مضمون ہے جس سے اس بات سے شناسائی حاصل ہوگی کہ قادیانی کی تکفیر اور تردید کرنے والے صرف برصغیر ہند و پاک کے علماے اہل سنت نہیں بلکہ اس کی تردید میں عرب دنیا کے علماے اہل سنت نے بھی خوب حصہ لیا ہے۔

''کتابیاتِ رد قادیانیت ایک اشاریہ'' میں علماے اہل سنت کی طرف سے قادیانی اور قادیانیت کے رد میں لکھی جانے والی تقریباً ساڑھے چھ سو (۵۷۵) کتابوں کی ایک تفصیلی فہرست پیش کی گئی ہے۔ اس میں آپ کو رد قادیانیت پر لکھی جانے والی کتابوں کے نام، اس کے مصنفین، مولفین اور مرتبین کے نام، حتی الامکان کتابوں کے صفحات اور حتی المقدور کتاب کی تالیف یا اشاعت کا سال بیان کردیا گیا ہے۔

اس کے بعد ملک نیپال میں قادیانیوں کی کارکردگیاں اور ان کے روک تھام کی راہیں بیان کرتی تحریریں بعنوان ''ملک نیپال میں قادیانیوں کی سرگرمیاں'' ''نیپال میں قادیانیت کا فروغ اور سد باب کی تدابیر'' ''نیپال میں فتنہ قادیانیت اور اس کی سرگرمیاں'' اور'' قادیانیت کا سد باب کیوں اور کیسے؟'' موجود ہیں۔

یہ تو ''رد قادیانیت نمبر'' کے گلشن کی صرف ایک جھلک ہے۔ اس گلشن کے رنگا رنگ پھولوں سے اذہان و قلوب کو سکون پہنچانے اور اس کے متنوع خوشبوؤں سے اپنے مشامِ جاں کو معطر کرنے کے لیے اس گلشن کی سیر کیجیے۔ امید ہے کہ سہ ماہی سنی پیغام کے تحت اپنی نوعیت کا یہ پہلا کام ''رد قادیانیت نمبر'' سے عموماً ہمارے تمام قارئین خصوصاً اہل نیپال ضرور مستفیض و مستنیر ہوں گے۔

ہم اپنے مقالہ نگاران کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں اپنے قیمتی اوقات کے لائق سمجھا ''ردِ قادیانیت نمبر'' کے لیے مقالات تحریر فرما کر اپنے قیمتی مقالات سے ہمیں نوازا۔ اور ہم ان قلم کاروں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے مقالات لکھنے کا وعدہ کیا لیکن مصروفیات نے انہیں مقالات لکھنے کا موقع فراہم نہ کیا اور لیکن اول مرحلہ میں ان کے مثبت جواب نے ہمیں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا اور نمبر کی اشاعت کے لیے ہماری نیت پختہ سے پختہ ہوتی چلی گئی۔ ☆☆☆☆

عقیدۂ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

قاضی نیپال مفتی محمد اظہار النبی حسینی

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (الاحزاب، آیت:۴۰)

محمدؐ تمھارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کا معنی اور مطلب: یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے سلسلۂ نبوت و رسالت کا آغاز فرمایا۔ اس کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائی اور محمد عربی روحنا فداہ ﷺ کی ذات بابرکات پر اس کی انتہا فرمائی۔ اب نبی آخر الزماں ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول۔ آپ ﷺ ہی آخر الانبیاء اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اسی عقیدے کو اصطلاح علما میں عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت: اس عقیدے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ (۱) یہ ایک اجماعی عقیدہ اور ضروریات دین سے ہے۔ اگر کوئی شخص رسول مکرم ﷺ کو بلا تاویل و تخصیص کے خاتم النبیین نہیں مانتا تو وہ دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔ الاقتصاد فی الاعتقاد میں ہے: أن الأمة فهمت بالإجماع من هذا اللفظ ومن قرائن أحواله أنه أفهم عدم نبي بعده أبداً وعدم رسول الله أبداً وأنه ليس فيه تأويل ولا تخصيص فمنكر هذا لا يكون إلا منكر الإجماع. (الاقتصاد فی الاعتقاد للغزالی، ص:۱۳۷)

تمام امت مسلمہ نے "خاتم النبیین،، کا معنی احوال قرائن وبالاجماع یہی سمجھا کہ اللہ عزوجل یہ بتا رہا ہے کہ اسکے رسول محمد ﷺ کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا۔ اور اس میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں ہے لہذا اس کا منکر اجماع کا منکر ہوگا۔

(۲) اس عقیدے کے متعلق قرآن مجید میں ایک سو آیات کریمہ موجود ہیں۔

(۳) خاتم النبیین ﷺ کی کثیر متواتر و غیر متواتر تقریبا دو سو دس احادیث مبارکہ سے یہ عقیدہ مبرہن ہے۔

(۴) امت کا سب سے پہلا اجماعی مسئلہ ہے کہ جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوی کیا تو تمام صحابہ نے اس کے قتل پر اجماع کیا جو کہ عقیدۂ ختم نبوت پر حملہ کے سبب تھا۔

(۵) نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں اسلام کے دفاع کے لیے جتنی بھی جنگیں ہوئیں، ان میں کل شہدا کی تعداد تقریبا ۲۵۹ ہے۔ جب کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی سب سے پہلی جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے صحابہ و تابعین کی تعداد تقریبا بارہ سو تھی۔ ان میں ستر بدری صحابہ اور سات سو حفاظ قرآن تھے۔

(۶) حبيب بْن زيد بْن عاصم بْن كعب بْن عمرو بْن عوف بْن مبذول بْن عمرو بْن غنم بْن مازن بْن النجار الأنصاري الخزرجي ... هو الذي أرسله رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مسيلمة الكذاب الحنفي، صاحب اليمامة، فكان مسيلمة إذا قال له: أتشهد أن محمدًا رَسُول اللَّهِ؟ قال: نعم، وَإِذا قال: أتشهد أني رَسُول اللَّهِ؟ قال: أنا أصم لا أسمع، ففعل ذلك مرارًا، فقطعه مسيلمة عضوا عضوا، فمات شهيدا رضي الله عنه. (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج:۱، ص:۶۷۵)

یعنی حضرت خبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو خاتم الانبیا

ﷺ نے یمامہ کے قبیلہ بنو حنیفہ کے مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا، مسیلمہ بن کذاب نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، مسیلمہ نے کہا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں (مسیلمہ) بھی اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ میں بہرا ہوں، تیری یہ بات نہیں سن سکتا، مسیلمہ بار بار سوال کرتا رہا، آپ یہی جواب دیتے رہے اور مسیلمہ ان کا ایک ایک عضو کاٹتا رہا حتیٰ کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بن زید کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ان کو شہید کردیا گیا۔

ختم نبوت سے متعلق قرآنی آیات: جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ ختم رسالت و نبوت کے متعلق قرآن مجید میں ۱۰۰ آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند آیتیں مع ترجمہ یہاں پیش کی جارہی ہیں۔ بعدہ ائمہ تفسیر کی تصریحات و ارشادات بھی پیش کی جائیں گی۔

(۱) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ (البقرۃ، آیت:۱۲۹)

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

(۲) وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہوجاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (آل عمران، آیت:۸۲)

(۳) اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ (المائدۃ، آیت:۳)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

(۴) قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٨﴾ (الاعراف، آیت:۱۵۸)

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمان و زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے (زندگی اور موت دے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اُس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

(۵) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٧﴾ (الانبیاء، آیت:۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

(۶) وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٦﴾ (الصف، آیت:۶)

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے۔

ائمۂ تفاسیر کا موقف: سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: {وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ} ختم الله بِهِ النَّبِيين قبله فَلَا يكون نَبِي بعده . (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص:۳۵۴)

یعنی خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ انبیاء

حضور ﷺ کی ذات اقدس پر ختم فرمادیا ہے پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

امام المفسرین امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ: وَلَكِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، الَّذِي خَتَمَ النُّبُوَّةَ فَطُبِعَ عَلَيْهَا، فَلَا تُفْتَحُ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ.(جامع البیان عن تفسیر آی القرآن (تفسیر الطبری)، ج:۱۹، ص:۱۲۱)

یعنی اور لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، جس نے سلسلہ نبوت ختم فرمادیا ہے اور اس پر مہر ثبت کردی ہے۔ پس آپ ﷺ کے بعد اب یہ قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گا۔

محی السنۃ امام بغوی شافعی علیہ الرحمۃ: {وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ} خَتَمَ اللَّهُ بِهِ النُّبُوَّةَ، وَقَرَأَ عَاصِمٌ: "خَاتَمَ" بِفَتْحِ التَّاءِ عَلَى الِاسْمِ، أَيْ: آخِرَهُمْ، وَقَرَأَ الْآخَرُونَ بِكَسْرِ التَّاءِ عَلَى الْفَاعِلِ، لِأَنَّهُ خَتَمَ بِهِ النَّبِيِّينَ فَهُوَ خَاتَمُهُمْ. (معالم التنزیل (تفسیر البغوی)، ج:۳، ص:۶۴۶)

(ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعہ نبوت ختم فرمادی ہے۔ اور ابن عاصم نے لفظ خاتم کو اسم ہونے کی بنیاد پر زبر کے ساتھ پڑھا ہے یعنی آخر انبیاء اور دوسرے قراء حضرات نے فاعل ہونے کی وجہ سے تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے۔ کیوں کہ آپ ﷺ نے اپنی بعثت مبارکہ کے ساتھ سلسلۂ انبیاء ختم فرمادیا لہذا آپ ﷺ ان کے خاتم ہوئے۔

صاحب تفسیر الکشاف امام زمخشری: فإن قلت: كيف كان آخر الأنبياء وعيسى ينزل في آخر الزمان؟ قلت: معنى كونه آخر الأنبياء أنه لا ينبأ أحد بعده، وعيسى ممن نبئ قبله، وحين ينزل ينزل عاملا على شريعة محمد، مصليا إلى قبلته، كأنه بعض أمّته.(الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل (تفسیر الزمخشری، ج:۳، ص:۵۴۴،۵۴۵)

اگر آپ کہیں کہ حضور ﷺ آخری نبی کیسے ہوسکتے ہیں؟ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں (یعنی قرب قیامت میں) نازل ہوں گے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا اس معنی میں ہے کہ آپ ﷺ (کی بعثت) کے بعد کوئی شخص نبی کی حیثیت سے مبعوث نہیں ہوگا۔ رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ تو وہ ان انبیاء میں سے ہیں جنہیں آپ ﷺ (کی بعثت) سے قبل نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے پیرو ہوں گے اور انہی کے قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھیں گے گویا کہ وہ آپ ﷺ کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔

امام ابن الجوزی علیہ الرحمۃ: ومن قرأ: «خاتِمَ» بكسر التاء، فمعناه: وختم النبيِّين ومن فتحها، فالمعنى: آخِر النبيِّين. قال ابن عباس: يريد: لو لم أختم به النبيِّين، لَجَعلتُ له ولداً يكون بعده نبيّاً.(زاد المسیر فی علم التفسیر (تفسیر ابن الجوزی، ج:۳، ص:۴۷۰)

اور جس نے پڑھا: خاتم تا کی زیر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے: نبی کریم ﷺ نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرمادیا ہے اور اگر تا کی زبر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ذریعے سلسلۂ نبوت ختم نہ فرماتا تو آپ ﷺ کا بیٹا باحیات رہتا جو ان کے بعد نبی ہوتا۔

اعلم المفسرین امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ: وَخاتَمَ النَّبِيِّينَ وَذَلِكَ لِأَنَّ النَّبِيَّ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ نَبِيٌّ إِنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنَ النَّصِيحَةِ وَالْبَيَانِ يَسْتَدْرِكُهُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَهُ، وَأَمَّا مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ يَكُونُ أَشْفَقَ عَلَى أُمَّتِهِ وَأَهْدَى لَهُمْ وَأَجْدَى، إِذْ هُوَ كَوَالِدٍ لِوَلَدِهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غَيْرُهُ مِنْ أَحَدٍ.(التفسیر الکبیر، ج:۲۵، ص:۱۷۱)

اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ اور وہ اس لیے کہ وہ نبی جن کے بعد کوئی نبی ہوتا ہے۔ اگر ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آنا ہوتا تو وہ تبلیغ اور احکام کی توضیح کا مشن کسی حد تک نامکمل چھوڑ جاتا جسے بعد میں آنے والا مکمل کرتا، لیکن جس نبی کے بعد اور کوئی نبی آنے والا نہ ہو تو وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوتا ہے اور ان کے لیے واضح قطعی اور کامل ہدایت فراہم کرتا ہے کیونکہ اس کی مثال ایسے باپ کی طرح ہوتی ہے جو جانتا ہو کہ اس کے بعد اس کے بیٹے کی نگہداشت کرنے والا کوئی سرپرست اور کفیل نہ ہوگا۔

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی علیہ الرحمۃ: " وخاتم" قَرَأَ عَاصِمٌ وَحْدَهُ بِفَتْحِ التَّاءِ، بِمَعْنَى أَنَّهُمْ بِهِ خُتِمُوا،

فَهُوَ كَالْخَاتَمِ وَالطَّابَعِ لَهُمْ. وَقَرَأَ الْجُمْهُورُ بِكَسْرِ التَّاءِ بِمَعْنَى أَنَّهُ خَتَمَهُمْ، أَيْ جَاءَ آخِرَهُمْ..... قَالَ ابْنُ عَطِيَّةَ: هَذِهِ الْأَلْفَاظُ عند جَمَاعَةُ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ «١» خَلَفًا وَسَلَفًا مُتَلَقَّاةٌ عَلَى الْعُمُومِ التَّامِّ مُقْتَضِيَةٌ نَصًّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... إِلْحَادٌ عِنْدِي، وَتَطَرُّقٌ خَبِيثٌ إِلَى تَشْوِيشِ عَقِيدَةِ الْمُسْلِمِينَ فِي خَتْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّبُوَّةَ، فَالْحَذَرَ الْحَذَرَ مِنْهُ! وَاللَّهُ الْهَادِي بِرَحْمَتِهِ.(الجامع لاحکام القرآن، ج:١٤،ص:١٩٧)

یعنی اور صرف قاری عاصم نے خاتم تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ ان انبیائے کرام کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہوگیا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے مہر کی طرح ہیں یعنی آپ ﷺ نے سلسلہ انبیائے کرام پر مہر ثبت کردی ہے۔ جمہور نے خاتم تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرمادیا ہے یعنی آپ ﷺ سب سے آخر میں تشریف لائے ... خاتم النبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم و جدید علمائے امت کے نزدیک مکمل طور پر عموم یعنی ظاہری معنی پر ہیں جو بطور نص قطعی تقاضا کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ... (اور خاتم النبیین کے ختم نبوت کے خلاف دوسرے معنی نکالنے اور تاویلیں کرنے والوں کا رد کرتے ہوئے امام قرطبی لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک) یہ الحاد یعنی بے دینی ہے اور ختم نبوت کے بارے میں مسلمانوں کے عقیدہ کو تشویش میں ڈالنے کی خبیث حرکت ہے، پس ان سے خوب بچو اور اللہ ہی اپنی رحمت سے ہدایت دینے والا ہے۔

امام ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی علیہ الرحمۃ: {وَخَاتَمَ النبيين} بفتح التاء عاصم بمعنى الطابع أي آخرهم يعني لا ينبأ أحد بعده وعيسى ممن نبئ قبله وحين ينزل عاملا على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم كأنه بعض أمته.(مدارک التنزیل، تفسیر النسفی، ج:٣،ص:٣٤)

خاتم تاء کے فتحہ سے عاصم نے پڑھا ہے اس کا معنی طابع یعنی ان سے آخر۔ مطلب یہ ہے، آپ ﷺ کے بعد کوئی پیغمبر یا نبی بنایا نہ جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام تو ان میں سے ہیں، جن کو نبوت پہلے دی جاچکی اور جب وہ اتریں گے تو شریعت محمد ﷺ پر عامل ہوں گے گویا کہ وہ آپ کی امت کے ایک فرد ہیں۔

خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ: {و لكن} كان { رسول الله وخاتم النبيين } فلا يكون له ابن رجل بعده يكون نبيا وفي قراءة بفتح التاء كآلة الختم : أي به ختموا { وكان الله بكل شيء عليما } منه بأن لا نبي بعده وإذا نزل السيد عيسى يحكم بشريعته. (تفسیر الجلالین، ج:١،ص:٥٥٦)

یعنی لیکن وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں، لہذا ان کے بعد ان کا کوئی بیٹا نہیں ہوگا جو نبی ہو سکے۔ ایک قرأت کے مطابق تاء پر زیر پڑھی جائے گی یعنی وہ آلہ (یعنی مہر) جس کے ذریعے مہر لگائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شئ کے بارے میں علم رکھتا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی جب نازل ہوں گے تو آپ ﷺ کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے۔

امام شیخ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ: وقال أهل السنة و الجماعة : لا نبي بعد نبينا لقوله تعالى : {وَلَـٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّـٖنَ} وقوله عليه السلام : "لا نبي بعدي" ومن قال بعد نبينا نبي يكفر لأنه أنكر النص وكذلك لو شك فيه لأن الحجة تبين الحق من الباطل. ومن ادعى النبوة بعد موت محمد لا يكون دعواه إلا باطلاً انتهى. (روح البیان، ج:٧،ص:١٤٥)

یعنی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے) اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور جو حضور اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے، اس لئے کہ اپنے اس جھوٹے دعوے میں نص قطعی کا منکر ہے اس لئے حق اور باطل کا امتیاز واضح ہوچکا ہے اور جو حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے تو اس کا دعویٰ باطل ہے اور اس کے کفر میں کسی قسم کا شک نہیں۔

ان کے علاوہ کثیر مفسرین کرام کی تصریحات اس حوالے سے موجود ہیں، مگر طوالت کے خوف سے قلم انداز کیا جاتا ہے۔ ☆☆

عقیدۂ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

قاضی نیپال مفتی محمد اظہار النبی حسینی

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى يَعْبُدُوا الأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»: هَذَا حَدِيثٌ حسن صَحِيحٌ.

معنی الحدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکین سے مل جائیں گے اور بتوں کی پرستش کریں گے۔ اور یہ کہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ہر ایک کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے حالاں کہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تخریج الحدیث: (۱) سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون، ح: ۲۲۱۹ (۲) سنن ابوداؤد، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن و دلائلھا، ح: ۴۲۵۲ (۳) سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب مایکون من الفتن، ح: ۳۹۵۲ (۴) المستدرک للحاکم، باب حدیث ثوبان، ح: ۸۳۹۰ (۵) المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمہ محمد، ح: ۵۴۵۰ (۶) مسند احمد ابن حنبل، و من حدیث ثوبان، ح: ۲۲۴۴۸ (۷) کنز العمال، اخبارہ بالغیب، ح: ۳۱۷۶۱ (۸) مشکاۃ المصابیح، کتاب الفتن، ۵۴۰۶ (۹) دلائل النبوۃ، ح: ۴۴۵

مفردات الحدیث: اس حدیث پاک میں کئی مفردات ہیں، جن کے لغوی معانی بیان کیے جانے چاہیے لیکن شمارے کی مناسبت سے صرف خاتم النبیین کی لغوی تحقیق کتب لغات سے پیش کی جارہی ہے۔

(۱) امام ابو منصور الازہری التھذیب فی اللّغۃ میں لفظِ ختم کے معنی یہ بیان کرتے ہیں: قال أبو إسحاق النحوي معنى طبع فى اللغة وختم واحد، وهو التغطية على الشئ و الاستيثاق من أن يدخله شيئ، كما قال: {اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُها}. (التھذیب فی اللّغۃ، ج:۱، ص:۲۴۰)

یعنی ابو اسحاق نحوی نے کہا: لغت میں طبع اور ختم کے معنی ایک ہیں اور وہ ہیں: کسی شے کو ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے باندھ دینا تاکہ اس میں کوئی شے داخل نہ ہو سکے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: ”اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُها “(یا ان کے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں۔)

علامہ موصوف یہی معنی امام زجاج کے حوالے سے یوں بیان کرتے ہیں: قال الزَّجَّاج في قوله ل {خَتَمَ اللّٰه عَلٰى قُلُوْبِهِمْ}: معنى ختم في اللغة و ”طبع“ واحد وهوالتغطية على الشيء والاستيثاق منه لئلا يدخله شيئ. (التھذیب فی اللغۃ، ج:۱، ص: ۱۱۱۳)

یعنی زجاج نے ارشاد باری تعالی {خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ} کے حوالے سے کہا ہے: لغت میں ختم اور طبع کے معنی ایک ہیں اور وہ ہیں: کسی شے کو ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے باندھ دینا تاکہ اس میں کوئی شے داخل نہ ہو سکے۔

موصوف لفظ خاتم کا معنی درج ذیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وخاتم كل شيء آخره. (ایضا)

یعنی اور ہر شے کا خاتم اس کا آخر ہے۔

علامہ مذکور آیت ختم نبوت محمدی میں سے ” خاتم النبیین“ کا معنی یوں بیان فرماتے ہیں: وقوله ل {مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ

مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰـكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ} معناه آخر النبيين ومن أسمائه "العاقب" أيضاً معناه آخرالأنبياء. (ایضا،ص:۱۱۱۴)

یعنی اور ارشاد باری تعالیٰ {محمد (ﷺ) تمھارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں} کا معنی "تمام نبیوں کا فرد آخر" ہے۔ اور آپ ﷺ کے اسمائے گرامی میں سے ایک "عاقب" ہے جس کے معنی بھی "سب انبیاء کے آخری فرد" کے ہیں۔"

(۲) امام اسماعیل بن عباد المُحیط فی اللغۃ میں لفظ ختم اور خاتم کے حوالے سے لکھتے ہیں: وختام الوادی: أقصاه وخاتمة السورة آخرها. وكذلك خاتم كل شيئ. (المحیط فی اللغۃ، ج:۴،ص:۳۱۵)

یعنی اور وادی کے ختام سے مراد اس کا آخری کنارا ہے اور سورت کے خاتمہ سے مراد اس کا آخر ہے اور یہی معنی ہر شے کے خاتم کا ہے۔

(۳) امام ابن حماد الجوہری الصحاح فی اللغۃ میں لفظِ خاتم کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: والخاتَمُ وَالخاتِمُ بكسر التّاء وفتحها والخَيتام والخَاتَام كلّهُ بمعنى والجمع اَلخَوَاتِيْمُ وَخاتِمَة الشّيء آخره ومحمَّد ﷺ خاتم الأنبياء عليهم الصلاة والسلام.(الصحاح فی اللغۃ، ج:۱،ص:۳۳۰)

یعنی خاتم تاء کی زیر اور زبر کے ساتھ اور خیتام اور خاتام ان سب (الفاظ) کے ایک ہی معنیٰ ہیں اور ان کی جمع خواتیم ہے اور کسی شے کے خاتمہ سے مراد اس کا آخر ہے۔ اس معنی میں حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء (آخری نبی) ہیں۔

(۴) امام ابن زکریا نے مقاییس اللّغۃ میں ختم اور خاتم کے یہ معانی بیان کیے ہیں: ختم: وهو بلوغ آخرِ الشيئ: يقال ختمت العمل و ختم القاری السورة. فاما الختم، وهو الطبع على الشئ فذلك من الباب أيضاً، لأن الطبع على الشئ لا يكون إلا بعد بلوغ آخره ... والخاتم مشتق منه. والنبی ﷺ خاتم الأنبياء لأنه آخرهم.(مقاییس اللغۃ،ص:۳۲۴)

یعنی ختم کا معنی کسی چیز کے آخر پر پہنچنا ہے۔ کہا جاتا ہے میں نے کام ختم کر لیا اور قاری نے سورت ختم کر لی۔ پھر ختم کا معنی کسی شے پر مہر کرنا بھی ہے اور یہ بھی اسی باب سے ہے کیوں کہ کسی شے پر مہر اس کے آخر پر پہنچنے کے بعد ہی لگائی جاتی ہے۔ اور خاتم اسی سے مشتق ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں کیوں کہ آپ ﷺ ان سب سے آخر پر (مبعوث ہوئے) ہیں۔

(۵) امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ المفردات فی غریب القرآن میں خاتم النبیین کا درج ذیل معنی بیان فرمایا ہے: وَخَاتَم النّبيّين لأنّه ختم النّبُوّةَ أي: تمّمها بمجيئه. (المفردات فی غریب القرآن، کتاب الخاء، ص:۲۷۵)

یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کو خاتم النبیین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے (سلسلہ) نبوت ختم فرما دیا یعنی اپنی بعثت سے اسے مکمل فرما دیا۔

(۶) علامہ ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد القرشی صراح اللغۃ میں فرماتے ہیں: خاتمة الشيء آخره ومحمدٌ خاتَم الأنبياء بالفتح صلوات الله عليه وعليهم أجمعين. (صراح اللغۃ، باب المیم، فصل الخاء، ص: ۲۸۸)

یعنی خاتمہ کے معنی کسی شے کے آخر کے ہیں اور اسی معنی میں حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء یعنی سب سے آخری نبی ہیں۔

(۷) علامہ ابن منظور الافریقی لسان العرب میں "ابن سیدہ" کے حوالے سے لکھتے ہیں: وخاتِمُ كل شيء وخاتِمَته عاقبته وآخِرُه واخْتَتَمْتُ الشيء نَقيض افتَتَحْتُه وخاتِمَةُ السورة آخرُها... وخِتامُ الْوَادِي: أقصاه. وخِتامُ القَوْم وخاتِمُهُم وخاتَمُهُم: آخرُهم؛ عَنِ اللِّحْيَانِيِّ؛ وَمُحَمَّدٌ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خاتِمُ الأَنبياء، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. التَّهْذِيبُ: والخاتِم والخاتَم مِنْ أَسماء النَّبِيِّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِي التَّنْزِيلِ الْعَزِيزِ: مَا كانَ مُحَمَّدٌ أَبا أَحَدٍ مِنْ رِجالِكُمْ وَلكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخاتَمَ النَّبِيِّينَ؛ أَي آخِرَهُمْ ، قَالَ: وَقَدْ قُرِئَ وخاتَمَ؛ وَقَوْلُ العَجَّاج: مُبارَكٍ للأَنبياء خاتِمِ إِنما حَمَلَهُ عَلَى الْقِرَاءَةِ الْمَشْهُورَةِ فَكَسَرَ، وَمِنْ أَسمائه. (لسان العرب، فصل الخاء المعجمۃ، ج:۱۲، ص:۱۶۴)

یعنی ہر چیز کا خاتم اور خاتمہ اس کے انجام اور آخر کو کہا جاتا ہے۔ ... واخْتَتَمْتُ (میں کام ختم کیا) کا معنی افتَتَحْتُه کے الٹ ہے (یعنی میں نے کام شروع کیا) سورہ کا خاتم اس کے آخر کو کہا جاتا ہے۔ ''ختام الوادی، وادی کے آخری کنارے کو کہتے ہیں اور ختام القوم، خاتم القوم (بکسر التاء) اور خاتم القوم (بفتح التاء)، ان سب کا معنی ہے: ''قوم کا آخری فرد۔'' اسی معنی میں لحیانی سے نقل کیا جاتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ خاتم اور خاتم (تاء کی زیر اور زبر کے ساتھ یہ دونوں) حضور نبی اکرم ﷺ کے اسماء میں سے ہیں اور قرآن مجید میں ہے: {محمد (ﷺ) تمھارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں} یعنی آپ ﷺ تمام انبیاء کے آخر پر ہیں۔ اور اسے خاتَم (بفتح التاء) بھی پڑھا گیا ہے اور عجاج کا قول ''مبارک للأنبیاء خاتِم'' قراءتِ مشہورہ پر کسرہ کے ساتھ ہے۔ اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے ''عاقب'' ہے جس کا معنی بھی ''انبیاء کا آخر'' ہے۔''

(۸) علامہ محمد بن ابی بکر الرازی اپنی کتاب مختار الصحاح میں لفظ خاتم کا یہ معنی تحریر فرماتے ہیں: وَ (الْخَاتَمُ) بِفَتْحِ التَّاءِ وَكَسْرِهَا وَ (الْخَيْتَامُ) وَ (الْخَاتَامُ) كُلُّهُ بِمَعْنًى وَالْجَمْعُ (الْخَوَاتِيمُ) ، وَ (تَخَتَّمَ) لَبِسَ الْخَاتَمَ. وَ (خَاتِمَةُ) الشَّيْءِ آخِرُهُ. وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. (مختار الصحاح، باب الخاء، ص:۱۹۶)

یعنی خاتَم تاء کی زبر اور زیر کے ساتھ اور خیتام اور خاتام ان سب (الفاظ) کے ایک ہی معنیٰ ہیں اور ان کی جمع خواتیم ہے اور کسی شے کے خاتمے سے مراد اس کا آخر ہے۔ اس معنی میں حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء (آخری نبی) ہیں۔

(۹) علامہ محمد بن یعقوب فیروزآبادی القاموس المحیط میں لکھتے ہیں: والخاتَمُ: ... و من كلِّ شيءٍ: عاقِبتُهُ وآخِرَتُهُ كخاتِمَتِه وآخِرُ القَوْمِ كالخاتِمِ. (القاموس المحیط، فصل الخاء، ص:۱۰۹۹)

یعنی اور خاتَم (تاء پر زبر) کے معنی ہیں: کسی شے کے اخیر میں آنے والا اور کسی شے کا آخر، خاتمہ کی طرح اور آخرِ قوم، خاتِم (تاء پر زیر) کی طرح۔

(۱۰) خاتم المحدثین علامہ طاہر پٹنی مجمع البحار میں لفظ خاتم کا درج ذیل معنی بیان فرماتے ہیں: خاتِم النّبوّة بكسرِ التّاء أي فاعل الختم وهو الإتمام وبفتحها بمعنى الطابع أي شيئٍ يدل على أنه لا نبيّ بعده. (مجمع البحار، ج:۱، ص:۳۲۹)

یعنی خاتم النبوۃ میں تاء کی زیر کے ساتھ خاتِم یعنی ختم کا فاعل ہو تو اس کا معنی ہوگا نبوت کو تمام کرنے والا۔ اور تاء کی زبر کے ساتھ خاتَم ہو تو اس کا معنی مہر ہوگا، یعنی وہ شے جو اس پر دلالت کرے کہ اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۱۱) ابوالبقاء الحسینی الکفوی کلیات میں خاتم کی لغوی تحقیق اس طرح پیش فرمائی ہے: وتسمية نبيّنا خاتِمُ الأنبياء لأنّ الخَاتِمَ اٰخِرُ الْقوم. قال الله تعالٰى: {مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ}. (الکلیات، ص:۳۱۹)

''اور ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء اس لیے رکھا گیا کہ خاتم آخرِ قوم کو کہتے ہیں اور اسی معنی میں ارشاد باری تعالیٰ { مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ } ہے۔

(۱۲) علامہ مرتضیٰ زبیدی اپنی کتاب تاج العروس میں لفظِ خاتم کی یہ وضاحت فرمائی ہے: (و) الخاتَم (من كُلِّ شَيْءٍ: عاقِبَتُه، وآخِرتُه خاتِمته). (و) الخَاتَم: (آخِرُ القَوْم كالخاتِم) ، وَمِنْه قَولُه تَعَالَى: {وَخَاتم النَّبِيين} أَي: آخِرهم. (تاج العروس، فصل الخاء، ج:۱۶، ص:۱۹۰)

یعنی اور ہر شے کے خاتَم کے معنی اس کے اخیر اور آخر کے ہیں، کسی شے کے خاتمہ کی طرح اور خاتِم (تاء کی کسرہ اور فتح کے ساتھ) کے معنی خاتم کی طرح آخرِ قوم کے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ { وَخَاتم النَّبِيين } اسی معنی میں ہے یعنی تمام انبیاء کا آخر۔

کتب لغات سے ختم اور خاتَم کی وضاحت کے بعد اب چند ایسی احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں جن میں نبی معظم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا بیان ہے یا آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت نہ ہونے کا بیان ہے۔

(۱) بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ " مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ. (صحیح بخاری، بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح: ۳۵۳۵- صحیح مسلم، بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، ح:۲۲۸۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے گھر تعمیر کیا اور اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آکر اس مکان کو دیکھنے لگے اور خوش ہونے لگے اور کہنے لگے! یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں وہی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔

(۲) مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ ». قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ ». (صحیح مسلم، بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، ح:۲۲۸۷)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہو کر اسے دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی کمی نہ دیکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں، میں نے آکر انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔

(۳) أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ صَالِحٍ - هُوَ ابْنُ عَطَاءِ بْنِ خَبَّابٍ مَوْلَى بَنِي الدُّئِلِ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (قَالَ « أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلاَ فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلاَ فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلاَ فَخْرَ. (سنن دارمی، باب ما أعطي النبي صلى الله عليه و سلم من الفضل، ح:۴۹)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور (مجھے اس بات پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔

(۴) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي، الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ. (صحیح مسلم، بَابٌ فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح:۲۳۵۴)

ترجمہ: حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔ ☆☆☆☆

بانی مذہب قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات

ابوہلال محمد ابوالعلائی

مرزا کا نام ونسب: مرزاے قادیان کا نام غلام احمد، ماں کا نام چراغ بی بی، باپ کا نام غلام مرتضیٰ، دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ مرزاے قادیان کا نسبی تعلق کس سے تھا یہ پتہ لگانا تقریبا ناممکن ہے؛ اس لیے کہ وہ اپنی اصل ونسل کے بارے میں متضاد بیانات دیتا ہے اور کسی ایک نسل یا خاندان پر اکتفا نہیں کرتا۔ مرزا کی تحریروں کی روشنی میں اس کی اصل ونسل کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا نسبی تعلق مغل قوم اور اس کی خاص شاخ برلاس سے ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے: ہماری قوم مغل برلاس ہے۔(کتاب البریہ، ص:۱۴۴)

لیکن کچھ عرصہ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو بذریعہ الہام معلوم ہوا کہ وہ ایرانی النسل ہے۔ چناں چہ اس نے لکھا ہے: **خذو التوحید التوحید یا أبناء الفارس.** (یعنی توحید کو پکڑ لو۔ توحید کو پکڑ لو۔ اے فارس کے بیٹو!)

پھر دوسرا الہام میری نسبت یہ ہے: **لوکان الایمان معلقا بالثریا لناله رجل من فارس.** (یعنی اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو یہ مرد جو فارس الاصل ہے۔ وہیں جاکر اس کو لے لیتا)

اور پھر ایک تیسرا الہام میری نسبت یہ ہے: **إن الذین کفروا رد علیهم رجل من فارس شکر الله سعیه.** (یعنی جو لوگ کافر ہوئے اس مرد نے جو فارس الاصل ہے ان کے مذاہب کو رد کر دیا۔ خدا اس کی کوشش کا شکر گزار ہے) یہ تمام الہامات ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے آباء اوّلین فارسی تھے۔ (کتاب البریہ، ص:۱۴۵،۱۴۴)

مرزا قادیانی مغل برلاس تھا۔ لیکن خود کو ایرانی النسل ثابت کرنے کے لیے اپنے نام نہاد الہامات کا بھی سہارا لیا۔ چناں چہ وہ لکھتا ہے: یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے۔ کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا۔ ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔ اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے۔ سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں۔ کیوں کہ خاندانوں کی حقیقت جیسا کہ خدا تعالیٰ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں۔ اسی کا علم صحیح اور یقینی اور دوسرے کا شکی اور ظنی۔ (اربعین نمبر ۲ حاشیہ، ص:۱۸)

اتنے پر اس کے دل کو سکون نہیں ملا تو مزید ترقی کی اور اپنے نسب کے بارے میں لکھا: خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص: ۱۲)

میں اگر چہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔ (نزول المسیح، ص: ۴۸)

مرزاے قادیان خود بڑا کنفیوز ہوا آخر کار چند نسبوں کا معجون مرکب ہونا تسلیم کیا اور لکھا: اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔ (تریاق القلوب، ص:۱۵۸،۱۵۹)

درثمین میں نظم کرتا ہے:

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
(درثمین، ص:۱۰۰)

چینی الاصل: اپنی نسل کے حوالے سے مرزا قادیانی کی مزید گل افشانی ملاحظہ کیجیے، تذکرۃ الشہادتین میں لکھتا ہے: ایسا ہی میں بھی توأم پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے مشابہ ہوں اور اس قول

کے مطابق جو حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ: ”خاتم الخلفاء صینئی الاصل“ ہوگا۔ یعنی مغلوں میں سے اور وہ جوڑا یعنی توأم پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی نکلے گی۔ بعد اس کے وہ پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں اسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو بطور توأم میں پیدا ہوا۔ اوّل لڑکی اور بعدہ میں پیدا ہوا۔“ (تذکرۃ الشہادتین، ص:۳۳)

”اور اس پیش گوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب ”فصوص“ میں لکھا ہے اور لکھا ہے کہ وہ ”صینئی الاصل“ ہوگا۔“ (حقیقت الوحی، ص: ۲۰۱)

شجرۂ نسب: ہمارا شجرۂ نسب اس طرح پر ہے۔ میرا نام غلام احمد ابن مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ابن مرزا عطاء محمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب ابن مرزا فیض محمد صاحب ابن مرزا محمد قائم ابن مرزا محمد اسلم ابن مرزا محمد دلاور ابن مرزا الہ دین ابن مرزا جعفر بیگ ابن مرزا محمد بیگ ابن مرزا عبد الباقی ابن مرزا محمد سلطان ابن مرزا ہادی بیگ مورث اعلیٰ۔ (کتاب البریہ، ص:۱۴۲)(ضمیمہ حقیقت الوحی، ص:۷۷)

اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے۔ (کتاب البریہ، ص:۱۳۴)

مرزا کی درج بالا تحریروں سے اس کی اور اس کے آباء واجداد کی نسل متعیّن کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتا ہے کیوں کہ مرزائے قادیان کو خود معلوم نہیں کہ اس کی نسل اور خاندان کیا ہے؟ وہ اس حوالے سے تشکیک وابہام کا شکار نظر آتا ہے۔

سال ولادت: جس طرح مرزائے قادیان کی نسل و اصل انتہائی تشکیک کا شکار ہے، اسی طرح اس کی تاریخ پیدائش کے متعلق متضاد بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ حتمی تاریخ کا علم خود مرزا کو اور ان کے اہل خانہ کو بھی نہیں۔ معروف یہی ہے کہ وہ لاہور کے شمال مشرق میں واقع ہندوستان کے ضلع گورداسپور کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں ۱۳/ فروری ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔ کتاب البریہ میں ہے: میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا اور ریش و برودت کا آغاز نہیں تھا۔ (کتاب البریہ، ص:۱۵۹)

اپنی تاریخ پیدائش سے متعلق قادیانیت کے پیشوا کے بیان پر غیر تو غیر ٹھہرے ان کے اپنے بیٹے کو بھی اعتماد نہیں۔ وہ اسے صحیح تسلیم نہیں کرتا اور اپنے اختلاف کا اظہار اس طرح کرتا ہے: لیکن بعد میں ان کے خاندان کے افراد میں ان کے سالِ ولادت کے بارے میں اختلاف پیدا ہوگیا تھا۔ پہلے نظریے کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء ہوسکتا ہے۔ (سیرۃ المہدی، ج:۲، ص:۱۵۰)

تاریخ اور دن: یہ عاجز بروز جمعہ چاند کی چودھویں تاریخ میں پیدا ہوا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ، ص:۱۸۱)

وقت پیدائش: میں بھی جمعہ کے روز بوقت صبح توأم پیدا ہوا تھا۔ (حقیقت الوحی، ص:۲۰۱)

کیفیت ولادت: میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔ (تریاق القلوب، ص:۱۵۷)

”براہین احمدیہ میں ہے: تیسری، آدم سے مجھے یہ بھی مناسبت ہے کہ آدم توأم کے طور پر پیدا ہوا اور میں بھی توأم پیدا ہوا۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی۔ بعدہ میں، اور بایں ہمہ میں اپنے والد کے لیے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور میں جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا۔ (براہین احمدیہ، ح:۵، ص: ۸۶)

بچپن اور تعلیم و تربیت: مرزائے قادیان اپنی کتاب میں اپنے بچپنے کے متعلق لکھتا ہے: بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا۔ اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علیشاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے

مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خداتعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔(کتاب البریہ، ص:۱۴۸تا۱۵۰)

فیاللعجب! با ادب ملاحظہ ہوشیار! ایک با ادب شاگرد نے انتہائی مؤدبانہ پیرایے میں اپنے (پڑھانے والے نوکروں) اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے۔ درج بالا پیراگراف کو بار بار پڑھیے اور مرزاے قادیان کے ادب کی ترقیوں کو ملاحظہ کیجیے۔

جوانی کے کچھ حالات: سیرۃ المہدی میں ہے: بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود تمھارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے۔ تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کرلی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔ (سیرۃ المہدی، ح:۱، ص:۴۳)

عقد نکاح: مرزا صاحب کی عمر پندرہ سال تھی اور وہ ابھی زمانہ طالب علمی میں تھے کہ ان کی شادی اپنے ماموں مرزا جمعیت بیگ کی بیٹی، مرزا شیر علی ہوشیار پوری کی ہمشیرہ سے کر دی گئی۔ مرزا صاحب کی اس بیوی سے دو لڑکے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد پیدا ہوئے۔(ایضا، ح:۲، ص:۱۵۰)

محمدی بیگم سے مرزا کا نکاح: مرزا کا محمدی بیگم کے ساتھ عقد نکاح کے متعلق امام اہل سنت تحریر فرماتے ہیں: "اس پر بھی صبر نہ آیا بروزی کے چلتے وقت کمال بے حیائی کی ذلت ورسوائی تمام ملک میں طشت ازبام ہونے کے لیے اُسے (قادیانی کو اس کے جھوٹے خدا شیطان نے) یوں چاؤ دلایا کہ اپنی بہن احمدی کی بیٹی محمدی کا پیام دے، بروزی بیچارے کے مُنہ میں پانی بھر آیا، پیام پر پیام، لالچ پر لالچ، دھمکی پر دھمکی، اُدھر احمدی کے دل میں ڈال دیا کہ ہرگز نہ پسیج، یوں لڑائی ٹھنوا کر اپنے امدادی وعدوں سے بروزی کی امیدوار بڑھائی کہ دیکھ احمدی کا باپ اگر دوسری جگہ اس کا نکاح کر دے گا تو ڈھائی برس میں وہ مرے گا، اور تین برس میں وُہ شوہر، یا بالعکس، بروزی جی تو ہمیشہ اُس کی چالوں میں آجاتے تھے اسے بھی چھاپ بیٹھے یہاں تک تو وہی جُھوٹی پیشن گوئیاں رہتیں جو سدا کی تھیں۔ اب اُس قادیانی کے ساختہ خدا کو اور شرارت سوجھی جھٹ بروزی کو وحی پھنٹادی کہ "زوجناکھا" محمدی سے ہم نے تیرا نکاح کر دیا۔ اب کیا تھا بروزی جی ایمان لے آئے کہ اب محمدی کہاں جاسکتی ہے یُوں جُل دے کر بروزی کے منہ سے اُسے اپنی منکوحہ چھپوا دیا، تاکہ وُہ حد بھر کی ذلت جو ایک چمار بھی گوارا نہ کرے کہ اُس کی جورو اور اُس کے جیتے جی دوسرے کی بغل میں، یہ مرتے وقت بروزی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا ہو، اور رہتی دنیا تک بیچارے کی فضیحت وخواری وبے عزّتی وکذابی کا ملک میں ڈنکا ہو، ادھر تو عابد ومعبود کی یہ وحی بازی ہُوئی اُدھر سلطان محمد آیا اور نہ عابد کی چلنے دی نہ معبود کی، بروزی جی کی آسمانی جورو سے بیاہ کر ساتھ لے، یہ جا، وہ جا، چلتا بنا، ڈھائی تین برس پر موت دینے کا وعدہ تھا وُہ بھی جُھوٹا گیا، اُلٹے بروزی جی زمین کے نیچے چل بسے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ یہ ہے قادیانی اور اُس کا ساختہ خدا۔" ۔فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۴۳)

قادیانی کا بیٹا جو انبیاء کا چاند ہوگا: مرزا قادیانی کو ایک بیٹاے متعلق الہام ہوا جو کہ انبیا کا چاند ہوگا۔ امام اہل سنت نے اسے بڑے دلچسپ انداز میں بیان فرمایا ہے: "ایسے کو (خدا مانتا ہے) جس نے اپنا سب سے پیارا بروزی خاتم النبیین دوبار قادیان میں بھیجا، مگر اپنی جھوٹ، فریب، تمسخر، ٹھٹول کی چالوں سے اس کے ساتھ بھی نہ چوکا، اس سے کہہ دیا:

تیری جورو کے اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیا کا چاند ہوگا، بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، بروزی بے چارہ اس کے دھوکے میں آکر اسے اشتہاروں میں چھاپ بیٹھا، اسے تو یوں ملک بھر میں جھوٹا بننے کی ذلت ورسوائی اوڑھنے کے لیے یہ جل دیا اور جھٹ پٹ میں اُلٹی یہ کل پھرا دی، بیٹی بنا دی، بروزی بے چارہ کو اپنی غلط فہمی کا اقرار چھاپنا پڑا اور اب دوسرے پیٹ کا منتظر رہا۔

اب کی یہ مسخرگی کی کہ بیٹا دے کر امید دلائی اور ڈھائی برس کے بچے ہی کا دم نکال دیا، نہ نبیوں کا چاند بننے دیا، نہ بادشاہوں کو اس کے کپڑوں سے برکت لینے دی۔

غرض کہ اپنے چہیتے بروزی کا کذاب ہونا خوب اُچھالا اور اس پر مزید یہ کہ عرش پر بیٹھا اس کی تعریفیں گا رہا ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۴۲)

مرزاے قادیان اور زنا: قادیانیوں کو اس بات کا اعتراف

ہے کہ مرزا نے متعدّد بار زنا کیا مگر اس کے باوجود اس کی ولایت مسلم تھی۔ اخبار الفضل قادیان میں ہے: حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔ پھر لکھا ہے ہمیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں کیوں کہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے۔ کیوں کہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ (الفضل قادیان، مورخہ ۳۱/ اگست ۱۹۳۸ء)

مرزا قادیانی کے مشاغل: مقدمہ بازی، مناظرہ بازی، کتب بینی، یہ مرزا قادیانی کے مشاغل تھے۔ مرزا قادیانی عیسائیوں، ہندوؤں، آریوں سے الجھاؤ بازی کے مشغلہ میں سرگرداں رہا۔ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کے اشتہارات کو پہلے "تبلیغ رسالت" کے نام پر دس حصوں میں شائع کیا۔ پھر ان کو "مجموعہ اشتہارات" کے نام سے تین جلدوں میں شائع کیا۔ مجموعہ اشتہارات کی پہلی جلد میں پہلا اشتہار جو انہوں نے شائع کیا یہ آریوں کے خلاف ہے۔ اس میں پانچ سو روپیہ کی شرط لگائی ہے۔ غرض مناظرہ بازی بحث ومباحثہ سے ماحول کو گدلا کرنے کے بعد جب مرزا قادیانی نے اشتہار بازی کی طرف عنان توجہ کا رخ موڑا۔ پھر مسلمانوں سے مضامین مانگ تانگ کر براہین احمدیہ لکھنا شروع کی۔ مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے کہ: "یہ پہلا حصہ (براہین کا) ۱۸۸۰ء میں شائع ہوا۔ پھر اسی کتاب کا دوسرا حصہ ۱۸۸۱ء میں اور تیسرا حصہ ۱۸۸۲ء اور چوتھا ۱۸۸۴ء میں شائع ہوا۔" (سیرۃ مسیح موعود، ص: ۲۷)

مرزا قادیانی کا اشتہار بازی، مقدمہ بازی، مناظرہ بازی کے بعد پہلا تصنیفی کام "براہین احمدیہ" کی تصنیف ہے۔ پہلا حصہ ۱۸۸۰ء میں شائع ہوا۔

مرزا قادیانی کی عملی زندگی: غدر ۱۸۵۷ء کے وقت اسکی عمر ۱۷/ سال تھی، ۱۸۶۶ء میں سیالکوٹ کے گورنر کے دفتر میں بحیثیت کلرک تقرری ہوئی اور تقریباً تیس سال تک اسی ملازمت پر برقرار رہا۔ پھر تصنیف وتالیف کا کام شروع کیا اور مسیحیوں کا رد کیا، اس کے نتیجے میں مسلمانوں کے درمیان خوب شہرت حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۲۹۸ھ/ ۱۸۸۰ء میں اپنے متبعین کی ایک جماعت بنائی اور مجدد ہونے کا دعوی کیا، پھر ۱۳۰۵ھ/ ۱۸۸۷ء میں مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا۔ ۱۸۹۲ء میں مہدی ہونے کا دعوی کیا اور بالآخر ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعوی کر بیٹھا۔

اخلاق وکردار کے چند نمونے: اب ذرا مرزا قادیانی کے اخلاق وکردار کے چند نمونے بھی ملاحظ کرتے چلیے اور سمجھنے کی کوشش کیجیے کہ قادیانیوں کے نبی اور مسیح موعود اخلاق عالیہ کے کس عظیم المرتبت منصب پر فائز تھے۔ سیرۃ المہدی میں ہے: بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمھارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلے گئے۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا، پھر جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمھارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔

والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین ادھر ادھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچا لیا ورنہ خواہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا، ہمارے مخالف یہی کہتے کہ ان کا ایک چچازاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔ (سیرۃ المہدی، ح:۱، ص:۲۴)

ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی، مرزا قادیانی کی عادت شراب نوشی اور اس کے استعمال کا جواز پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے: آپ کو ضعف کے دورے ایسے شدید پڑتے تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے، نبض ڈوب جاتی تھی میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے کہ نبض کا پتہ نہیں ملتا تھا تو اطباء یا ڈاکٹروں کے مشورے سے آپ نے ٹانک وائن کا استعمال اندریں حالات کیا ہوا ہو تو پس مطابق شریعت ہے، آپ تمام دن تصانیف کے کام میں لگے رہتے تھے، راتوں کو عبادت کرتے تھے، بڑھاپا بھی پڑتا تھا تو اندریں حالات اگر ٹانک وائن بطور علاج پی بھی لی ہو تو کیا قباحت لازم آگئی۔ (اخبار پیغام صلح، ۴ مارچ ۱۹۳۵ء)

اب ٹانک وائن کی حقیقت بھی مرزا قایانی کے معتقد کی زبانی ملاحظہ کیجیے: حکیم محمد علی صاحب کہتے ہیں: ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں ای پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی تو ڈاکٹر صاحب کو حسب ذیل جواب ملا: ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔ ۲۱؍ستمبر ۱۹۳۳ء، سودائے مرزا:۳۹)

مرزا غلام احمد قادیانی بہ ہدایت الٰہی ایک ایک دوا بنام "تریاق الٰہی" کا موجد بھی تھا۔

"حضرت مسیح موعود نے "تریاق الٰہی" دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔" (اخبار الفضل، ج:۱۴، ص:۴)

دوا کا بڑا جز افیون اور پھر اس کا نام "تریاقِ الٰہی" مرزا صاحب کی دماغی اختراع اور ایجاد ہے جس کا سہرا ان کی ناقابلِ فہم حکمت کے سر ہی باندھا جا سکتا ہے۔

مرزا کی موت کی تمہید: مرزا نے کہا: اور جو شخص کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالاں کہ وہ نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اس کے الہام و کلام سے مشرف ہے، وہ بہت بری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔" (الفضل قادیان ج:۲۸، نمبر ۵۰، ص:۱)

اسی طرح مرزا نے قادیان نے مولوی ثناء اللہ کو ایک خط میں لکھا: "اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں، جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت زیادہ عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام و ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب مفتری نہیں اور خدا کے مکالمے و مخاطبے سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا تعالیٰ کے ہاتھوں سے ہے، جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔" (مجموعہ اشتہارات، ج:۲، ص:۷۰۵، ۷۰۶)

مرزا صاحب کا مولوی ثناء اللہ صاحب سے پہلے مرجانے اور اپنی دعا اور پیشین گوئی کے مطابق ہیضہ سے ہلاک ہونے کو واضح کرتے ہوئے مرزا کا سسر میر ناصر لکھتا ہے: "حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے، اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سویا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت (مرزا) صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: مرزا صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے، اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی، یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔" (حیات ناصر، ص:۱۴)

وصال سے دو گھنٹہ قبل حضور بات نہ کر سکے تھے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب معالج تھے۔ کاغذ قلم دوات منگا کر حضور نے لکھا خشکی بہت ہے بات نہیں کی جاتی۔ ایسے ہی کچھ اور بھی الفاظ تھے جو پڑھے نہ گئے۔ (اخبار "الفضل" قادیان، ج:۲۵، مورخہ ۲۴؍نومبر ۱۹۳۷ء)

سیرۃ المہدی میں مرزا قادیانی کی بیماری کی ابتدا اور اس کے آخری لمحات سے متعلق اس طرح روایت درج ہے: بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود یعنی والد صاحب (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اوّل کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اٹھو آیا اور پھر طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے۔ جاتے ہوئے فرمانے لگے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت سے کہا کہ اس سے پوچھو۔ میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔ لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی

اورآسمان تک چلی گئی۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت طاری ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے۔ خصوصاً گردن کے پٹھے درد، سر میں چکر ہوتا تھا اور اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بڑے سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہ رہی اور طبیعت عادی ہوگئی۔" (سیرۃ المہدی، ح: ۱، ص: ۱۶،۱۷)

خاکسار نے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ رفعِ حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم اب سو جاؤ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے نہ جاسکتے تھے۔ اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا "اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے" تو آپ نے کہا کہ یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئیں تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشا ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہاں۔ (سیرۃ المہدی، ح: ۱، ص: ۱۱)

مرزا کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد کے مطابق ۲۵/ مئی رات گئے تک مرزا کی حالت بالکل ٹھیک تھی۔ رات کے پچھلے پہر خراب ہوگئی۔ جسم اس قدر کمزور ہو گیا تھا کہ جب آخری دست کیا تو پھر اُٹھا نہ گیا۔ زندگی کا آخری چکر آیا اور چکرا کے اپنی ہی غلاظت میں گر کر ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ساڑھے دس بجے رات اپنے انجام کو پہنچے۔ ان کی لاش کو مال گاڑی میں رکھ کر قادیان روانہ کیا گیا۔ لاش والے تابوت اور اس میں پڑے ہوئے بھوسے کو بعد میں حکومت نے آگ لگا کر خاکستر کر دیا، تاکہ علاقے میں ہیضے کی وبا نہ پھیل جائے۔

مرزا قادیانی کا معمول تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کے لیے ہیضہ کی بددعا کرتے تھے کیونکہ وہ اس مرض کو قہرِ الٰہی کا نشان جانتے تھے۔ بالآخر مرزا صاحب خود اپنی کذب بیانی اور دجل و فریب کے باعث اسی قہرِ الٰہی کا شکار ہوئے اور مہلک قسم کے وبائی ہیضہ سے دوچار ہو کر موت کے آہنی پنجوں میں چلے گئے۔ مرزا صاحب کی موت یقیناً ایک نشانِ عبرت ہے۔ قادیانی حضرات کو اس پر غور کرنا چاہیے اور آج سے ہی قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام کے دائرۂ رحمت و عافیت میں آجانا چاہیے۔

قادیانی نسبت کی اصل وجہ: مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کے آخر میں قادیانی لاحقے کی اصل اور حقیقت بیان کرتے ہوئے پروفیسر الیاس برنی صاحب فرماتے ہیں: لوگ خیال کرتے ہیں کہ "قادیانی" ایک معمولی اور سرسری خطاب ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب قادیان میں پیدا ہوئے، اس لیے لوگ ان کو قادیانی کہنے لگے۔ حالانکہ "قادیانی" مرزا صاحب کے نزدیک ایک الہامی حقیقت ہے اور وہ ان کی نبوت کا ایک جزو لاینفک ہے حتیٰ کہ لفظ قادیانی مرزا صاحب کے نام سے خارج کر دیجیے تو ان کی نبوت کا ایک ثبوت غائب ہو جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر لفظ قادیانی مرزا صاحب کی نبوت کا ایک الہامی ثبوت ہے چناں چہ ملاحظہ ہو: "مجھے کشفی طور پر مندرجہ ذیل نام کے اعداد و حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھو یہی مسیح ہے کہ تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی، اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں "غلام احمد قادیانی" کسی کا بھی نام نہیں"۔ (ازالہ اوہام، ص: ۱۸۶) (بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، ص: ۱۱۰۲) ☆☆☆

قادیانی مذہب کے آغاز وارتقا کی مختصر تاریخ

مفتی توفیق احسن برکاتی

قادیانیت کا آغاز انگریزوں کے بہی خواہ اور تنخواہ دار ملازم مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے ہوا، جس کی پیدائش پنجاب کے ضلع گرورداس پور کے قصبہ قادیان میں ۱۸۳۹ء میں ہوئی، مقامی طور مختلف لوگوں سے تعلیم حاصل کی، انگریزی بھی پڑھی جو انگریزی ملازمت میں کافی کام آئی، بہت زیادہ پڑھ نہ سکے اور تعلیم مکمل نہ ہوئی تو والد کی زمینوں کی نگرانی کرنے لگے، پھر ضلعی عدالت میں ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء پندرہ روپے ماہوار پر ملازم رہے۔ یہ عہد انگریز گورنمنٹ کی دوبارہ مکمل توانائی حاصل کرنے کا تھا، لیکن ان کے خلاف ہندستان میں ماحول بھی بن رہا تھا، وہ ہندستانیوں کی اس طرح کی کسی بھی حرکت کو برداشت نہیں کرسکتے تھے، اس لیے انھیں ضرورت تھی ایسے افراد کی جو اس ماحول میں ان کے کام آسکیں اور ان کے اقتدار کو استحکام مل سکے۔ انگریزوں نے اس کام کے لیے کئی قابل افراد کا انتخاب کیا، ان میں یہ شخص بھی شامل تھا۔ بعد میں آہستہ آہستہ انگریزں نے مرزا قادیانی کو مختلف طریقوں سے بڑھاوا دینا شروع کردیا اور پھر دنیاوی شہرت واقتدار کی لالچ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ہمراز حکیم نورالدین کی رفاقت میں ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی اور اسے "قادیانیت" کے نام سے مشہور کرنے لگے۔ یہیں سے مرزا کی جھوٹی ارتقائی پوزیشن کا آغاز ہوتا ہے اور مختلف مرحلوں میں وہ دعویٰ نبوت کر بیٹھتا ہے، جس کے لیے اس کے حواری علما ماحول سازی کرتے رہتے ہیں اور اس کی راہیں کشادہ ہوتی جاتی ہیں۔ انگریزی گورنمنٹ بھی اس کے فروغ میں بھرپور دل چسپی لیتی ہے اور ان کی مالی امداد کرتی ہے۔ ۱۸۸۰ء میں مرزا نے اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، بعد میں مامور من اللہ کے درجے تک پہنچنے کا مدعی ہوا، ۱۸۸۲ء میں مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ سامنے آیا، ۱۸۹۱ء میں ظلی اور بزوری نبی ہونے کا اعلان کردیا اور ۱۹۰۱ء میں باقاعدہ مکمل اور صاحب شریعت نبی کی جھوٹی سند بھی حاصل کرلی۔

یہ ایک اجمالی خاکہ تھا جو ہم نے اپنے قارئین کے روبرو کردیا تاکہ انھیں حقیقت حال تک پہنچنے میں دشواری نہ ہو اور وہ سمجھ جائیں کہ قادیانیت اور مرزا قادیانی کی سچائی کیا ہے؟ اس گروہ نے اپنے عہد آغاز سے ہی روپوں اور طاقت کو اپنی زندگی کا لازمہ بنالیا تھا، یہ فرقہ کئی ناموں سے معروف ہے: احمدی، قادیانی اور مرزائی۔ ان کے عقائد سراسر اسلام مخالف اور شریعت سوز ہیں، ان کا قائد ورہنما ایک دریدہ ذہن، جھوٹا، مکار، انبیا کا گستاخ اور شاطرانہ طبیعت کا مالک تھا، اس کی جھوٹی نبوت کا اقرار قادیانیت کا بنیادی نظریہ ہے، مرزا قادیانی کو متعدّد بار اپنی جھوٹی پیش گوئی کی ذلت بھی اٹھانی پڑی اور کئی بار مناظروں میں رسوا بھی ہونا پڑا، مگر اس نے اپنی دشنام طرازی اور فریب کاری کا راستہ نہ چھوڑا اور دنیا کو ایک باطل عقیدہ دے کر ۱۹۰۸ء میں دنیا سے رخصت ہوا۔

مرزا قادیانی کو اپنے دور آغاز میں علمائے اہل سنت کی سخت مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا، کئی بار تحریری وتقریری مناظروں میں شکست فاش کی ہزیمت سہی، مگر اپنی روش سے باز نہ آیا۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے رد میں سب سے اول، جامع ومبسوط فتویٰ کفر ممتاز عالم دین، مفتی اہل سنت، مایہ ناز مصنف ومناظر علامہ مفتی غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمہ نے دیا، دستیاب شواہد کی رو سے علامہ قصوری نے یہ فتویٰ ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء میں تحریر کیا اور علماے پنجاب سے تصدیقات حاصل کیں، یہ فتویٰ اردو زبان میں تھا اور آپ نے اس کا نام "تحقیقات دستگیریہ رد ہفوات براہینیہ" رکھا۔ اس کے

علاوہ انھوں نے قادیانیت اور مرزا قادیانی کے باطل نظریات کے رد وابطال میں" رجم الشیاطین برداغلوطات البراہین" (۱۳۰۳ھ /۱۸۸۵ء)" فتح رحمانی بدفع کید قادیانی" (۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) اور" تصدیق المرام بتکذیب قادیانی ولیکھ رام" (۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) جیسی معرکہ آرا کتابیں تصنیف کیں۔ ان کتابوں کا تعارف اور مرزا غلام احمد قادیانی پر اولین فتویٰ کفر کی تحقیق محب گرامی جناب ثاقب رضا قادری، لاہوری نے اپنی مرتبہ کتاب "رسائل محدث قصوری" جلد اول ودوم (مطبوعہ اکبر بک سیلر، اردو بازار، لاہور، پاکستان، ۲۰۱۴ء۔۲۰۱۶ء) کے مقدمے میں تفصیل سے کی ہے۔ ان جلدوں میں علامہ قصوری کے رسائل وفتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے، جلد اول ۷۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں دس رسائل شامل ہیں جب کہ جلد دوم ۶۹۰ صفحات کو محیط ہے، رسائل کی تعداد پانچ ہے، سب رسائل کا تفصیلی تعارف جلد اول میں کرایا گیا ہے، ثاقب رضا قادری کا دونوں مقدمہ مستقل ایک کتاب کا درجہ رکھتا ہے، یہ رسائل انتہائی قیمتی معلومات اور نادر بحثوں کا احاطہ کرتے ہیں، کاش ان کی اشاعت ہندستان سے بھی ہوجاتی!!!

فتنہ قادیانیت کے صحافتی محاسبے پر مبنی محترم ثاقب رضا قادری نے "رد قادیانیت اور سنی صحافت" کے نام سے تین جلدوں میں ایک سیریز کی بِناڈالی ہے۔ جلد اول سراج الاخبار جہلم کی فائلوں سے تیار کی گئی ہے، یہ اخبار ۱۸۸۵ء سے ۱۹۱۷ء تک جاری رہا، جلد دوم اخبار اہل فقہ امرت سر اور جلد سوم اخبار الفقیہ امرت سر کی رپورٹس، مضامین ومقالات سے تیار کی گئی ہے۔ جس کے تحت اب تک دو ضخیم جلدیں طبع ہوکر منظر عام پر بھی آچکی ہیں، جلد اول ۷۳۶ صفحات پر مشتمل ہے اور ۲۰۱۴ء میں مکتبہ اعلیٰ حضرت، پاکستان سے شائع ہوئی ہے، اور جلد دوم اکبر بک سیلر، لاہور نے ۲۰۱۵ء میں ۵۰۰ صفحات میں شائع کی ہے، اس جلد میں راقم کا پیش لفظ بھی شامل کیا گیا ہے۔ تیسری جلد عن قریب شائع ہونے والی ہے۔ فتنہ قادیانیت کے رد میں ان جرائد کی صحافتی خدمات کو قطعاً نظر انداز نہیں کیا سکتا اور یہ جلدیں ایک دستاویز مرقع ہیں اور یہ بتاتی ہیں کہ قادیانیت کے خلاف محاذ قائم کرنے والے علما، اہل قلم، اور سنی صحافت سے وابستہ شخصیات نے کس دردمندی اور حوصلوں کے ساتھ اس فتنے کی سرکوبی کی کوششیں کی ہیں اور تحریراً وتقریراً قادیانیت کو رد بلیغ کیا ہے۔

بعد کے ادوار میں کئی نامور علمائے اہل سنت نے اس موضوع پر مستقل کتابیں اور رسائل تصنیف کیے اور قادیانیت کی گمراہی وبے دینی کو طشت ازبام کیا اور عقیدہ ختم نبوت کے حقائق دلائل وشواہد کے اجالے میں بیان کیا۔ ان میں خانقاہ بدایوں کے ممتاز عالم دین علامہ شاہ فضل رسول بدایونی اور مجدد اعظم امام احمد رضا قادری قدس سرہما کا نام نمایاں ہے۔ پڑوسی ملک پاکستان میں تحفظ عقیدہ ختم نبوت کی مناسبت سے کانفرنسیں منعقد کرنے اور ۱۹۷۴ء میں حکومتی سطح پر قرار داد پاس کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کے زمرے میں رکھنے اور اس فتنے کے خلاف ماحول سازی کرنے میں پاکستان کے علماے اہل سنت کی تاریخی خدمات کو قطعاً بھلایا نہیں جاسکتا۔

لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود فتنہ قادیانیت اپنی جڑیں مضبوط کرتا جارہا ہے اور دنیا کی طاقت اور اسلام دشمن طاقتیں اس کی مادی وسیاسی سرپرستی کا فریضہ نبھا رہی ہیں، ان ممالک میں برطانیہ اور اسرائیل سرفہرست ہیں، اس وقت مرزا کا پانچواں خلیفہ مرزا مسرور لندن میں مقیم ہے اور مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعے قادیانیت کے فروغ میں کوشاں ہے، وہاں ان کا ٹیلی ویژن چینل بھی موجود ہے، قادیان، پنجاب میں ان کا سالانہ میلا بھی لگتا ہے، اس میں دنیا بھر کے قادیانی شریک ہوتے ہیں۔ غاصب اسلام دشمن ملک اسرائیل میں قادیانیوں سے سب سے بڑا دفتر قائم ہے اور اسرائیلی حکومت کا تعاون انھیں ملتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کے کئی ملکوں میں ان کی شاخیں کام کررہی ہیں اور قادیانیت کو فروغ مل رہا ہے، ملک نیپال میں بھی ان کی حرکت وعمل مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جارہی ہے، کئی بڑے شہروں میں بھی ان کی برانچ بن چکی ہیں۔ ہمیں کسی بھیانک انقلاب کے لیے خود کو تیار کرلینا چاہیے۔ قادیانیوں کے متعلق تمام فرقوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس لیے ہمیں یک جٹ ہوکر اس کے خلاف آواز بلند کرنی ہوگی، عوام مسلمین کو قادیانیت کی اسلام مخالف سازشوں سے آگاہ کرنا ہوگا اور حکومت نیپال سے اپیل کرنی ہوگی کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم فرقوں میں ہی شامل رکھے اور مسلمان فرقوں میں انھیں شامل کرکے کسی جدید فتنے کی بنیاد نہ رکھے۔ ☆☆☆☆

قادیانی مذہب کے باطل عقائد و نظریات ان کی کتابوں کی روشنی میں

ابوبلال محمد مصباحی

حق و باطل کے درمیان جنگ روز ازل سے ہی شروع ہو چکی تھی، اللہ تبارک و تعالی نے حق کی سربلندی اور سرفرازی کے لیے وقفے وقفے سے اپنے محبوب بندوں کو بھیجا، وہیں باطل کی بالادستی کی خاطر شیطان نے بھی اپنے چیلے تیار کیے۔ شیطان کے انہی چیلوں میں سے ایک غلیظ الزبان مرزا قادیان (مرزا غلام احمد قادیانی) ہے۔ جس نے شیطانی سلطنت و اقتدار اور شہرت کے لیے اپنی خر دماغی، بد زبانی، بے لگام گستاخی اور کفریہ پھلجھڑیوں کے ذریعہ قادیان کو اپنی الگ سلطنت کفرستان بنایا اور اسلام و سنیت کو ناقابل بیان نقصان پہنچایا۔

اس کی ان کارستانیوں کے پیش نظر علماے اسلام نے روز اول سے ہی اس کا تعاقب فرمایا اور اس کے کفریہ عقائد سے عوام اہل سنت کو تحریراً و تقریراً ہر مناسب و مؤثر ذریعہ سے آگاہ کرنے کی سعی بلیغ فرمائی۔ الحمد للہ! علماے اسلام کی کوششیں بارآور ہوئیں، اس فتنے کا سیلاب کم ہوا، لوگوں نے اس کا اصلی چہرہ دیکھا، بلکہ علماے پاکستان کی کوششوں سے ملکی سطح پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا جو اہل اسلام کے لیے فتح مبین سے کم نہیں۔ اب جب کہ ان قادیانیوں اپنی کارستانیوں کا جال ملک عزیز نیپال میں پھیلانے کا ارادہ کر کے اپنے کام کا آغاز کر چکا ہے تو علماے اسلام نے بھی ان کی سرکوبی کے لیے اپنی کوششیں تیز تر کر دی ہیں اور امید ہے کہ رب کے کرم سے یہاں بھی ہم علماے اسلام کی مشترکہ کارکردگی کامیاب ہوگی اور ہمیں فتح نصیب ہوگی۔

اب آئیے آپ حضرات بھی غلیظ الزبان مرزا قادیان کے دجالی عقائد، شیطانی مذہب، خر دماغی اور بے لگام گستاخی، اس کی اپنی تحریروں اور تقریروں کی روشنی میں پڑھیے، غور کیجیے اور سمجھنے کی سعادت حاصل کیجیے۔

اللہ جل شانہ کی شان میں گستاخی اور خدا ہونے کا دعوی: (۱) میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام، ص:۵۶۴)

(۲) خدا نمائی کا آئینہ میں ہوں۔ (نزول المسیح، ص:۸۴)

(۳) خدا نے مجھے (مرزا قادیانی کو) الہام کیا کہ تیرے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ "کأنّ اللہ نزل من السماء" گویا خدا آسمانوں سے اتر آیا۔ (حقیقت الوحی، ص:۹۵)

(۴) مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔ (دافع البلاء، ص:۶)

(۵) وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔ (سراج منیر، ص:۶۲)

(۶) وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے۔ اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔ (تجلیات الٰہیہ، ص:۴)

(۷) قیوم العالمین (اللہ تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہاء عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔ (توضیح المرام، ص:۷۵)

(۸) أنت مني بمنزلة أولادي. یعنی اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔ (حاشیہ اربعین نمبر ۴، ص:۱۹)

(۹) سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء، ص:۱۱)

نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاے کرام علیہم الصلواۃ و السلام کی شان میں گستاخی اور نبی ہونے کا دعوی: (۱) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ، ص:۶۷) میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے۔ (براہین احمدیہ، ص:۵۷)

(۲) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا اور میرا نام نبی رکھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی، ص:۶۸)

(۳) مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں، اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیوں کہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح، ص:۵۶)

(۴) سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء، ص:۱۱)

(۵) اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی اور میرا نام رسل رکھا یعنی پہلے ایک رسول ہوتا تھا اور پھر مجھ میں سارے رسول جمع کر دیے گئے ہیں۔ میں آدم بھی ہوں۔ شیث بھی ہوں۔ یعقوب بھی ہوں اور ابراہیم بھی ہوں۔ اسماعیل بھی میں اور محمد احمد بھی میں ہوں۔ (حقیقت الوحی، ص: ۷۲)

(۶) اس امت میں نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ہیں۔ (حقیقت الوحی، ص:۳۹۱)

(۷) اسلام محمد عربی کے زمانہ میں پہلی رات کے چاند کی طرح تھا اور مرزا قادیانی کے زمانہ میں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگیا۔ (خطبہ الہامیہ، ص:۱۸۴)

(۸) دنیا میں کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ (حقیقت الوحی، ص:۸۹)

(۹) سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء، ص:۲۳) (انجام آتھم، ص:۶۲)

(۱۰) خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۱۰)

(۱۱) مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد ﷺ کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیوں کہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ (اربعین نمبر۴، ص:۱۵)

(۱۲) یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ (حقیقت النبوۃ، ص: ۲۲۸)

(۱۳) نبی پاک ﷺ اشاعت دین مکمل طور پر نہ کر سکے۔ نبی ﷺ سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہو سکی۔ میں نے پوری کی ہے۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ، ص:۱۰۱)

(۱۴) اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم (ﷺ) زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی جو کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔ (خطبہ الہامیہ، ص:۱۹۴، ۱۹۳)

(۱۵) اور جان کہ ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے۔ ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔ (خطبہ الہامیہ، ص:۱۸۰)

(۱۶) آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا۔ جو مسیح موعود اور مہدی معہود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ، ص:۹۴)

(۱۷) ور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ تعالی اجمعین میں داخل ہوا اور یہی معنی "اخرین منہم" کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے۔ اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔ (خطبہ الہامیہ، ص:۱۷۱)

(۱۸) جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع ثبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟ (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۸)

(۱۹) میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں موجب آیت "واٰخرین منهم لمّا یلحقوا بهم" بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ﷺ ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے "براہین احمدیہ" میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۸)

(۲۰)مبارک ہیں وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح، ص:۵۶)

(۲۱)کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاءؑ میں پائے جاتے تھے۔ وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کیے گئے اور اسی لیے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے... پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔ (ملفوظات، ج: ۳، ص: ۲۷۰)

(۲۲)ور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی ﷺ کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔ پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کی طرح ہے۔" (خطبہ الہامیہ، ص: ۱۸۱، ۱۸۲)

انبیاے کرام علیہم الصلوات و السلام کی شان میں گستاخی: (۱)منم مسیح زماں و منم کلیم خدا منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد۔ (تریاق القلوب، ص:۵)

ترجمہ: میں مسیح زمانہ ہوں کلیم اللہ ہوں اور محمد اور احمد مجتبیٰ ہوں۔

(۲) یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے۔ ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے۔ بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آگئے۔" (حاشیہ نزول المسیح، ص: ۳۵)

(۳) میں خود اس بات کا قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہادی غلطی نہیں کی۔ (تتمہ حقیقت الوحی، ص:۱۳۵)

(۴) زندہ شد ہر نبی بآمدنم

ہر رسول نہاں بہ پیراہنم (ترجمہ: زندہ ہوا ہر نبی میری آمد سے تمام رسول میرے کرتہ میں چھپے ہوئے ہیں۔) (نزول المسیح، ص:۱۰۰)

(۵) اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔ (تتمہ حقیقت الوحی، ص:۱۳۷)

(۶) پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا لعین) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا۔ مگر یوسف بن قید میں ڈالا گیا۔ (براہین احمدیہ، ح:۵، ص: ۷۶)

(۷) انبیاء گرچہ بودہ اند بسے

من بعرفاں نہ کمترم زکسے (ترجمہ: اگرچہ دنیا میں بہت سارے نبی ہوئے ہیں۔ لیکن علم و عرفان میں میں کسی سے کم نہیں ہوں۔) (نزول المسیح، ص:۹۹)

(۸) خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔" (حاشیہ حقیقت الوحی، ص: ۷۲)

حضرت عیسی علیہ السلام کی شان میں گستاخی: (۱) وہ (مسیح ابن مریم) ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے۔ تولد پاکر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔ (حاشیہ براہین احمدیہ، ص:۳۶۹)

(۲) آپ (حضرت عیسیٰ) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ص: ۷)

(۳) یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح، ص:۶۶)

(۴)ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء، ص:۲۰)

(۵) عیسیٰ کو گالی دینے، بد زبانی کرنے اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی اور چور بھی تھے۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ص: ۶، ۵)

(۶) یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چلن، نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔ (ست بچن، حاشیہ، صفحہ ۱۷۲)

پنجتن پاک کی شان میں گستاخی: (۱) پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا صاحب) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علی) کو تلاش کرتے ہو۔ (ملفوظات احمدیہ، ج:۱، ص:۱۳۱)

(۲) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ، حاشیہ ص:۹)

(۳) میں (مرزا قادیان) امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے بر تر ہوں۔ (دافع البلاء، ص:۱۳)

(۴) مجھ میں اور تمھارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ (اعجاز احمدی، ص:۶۹)

(۵) میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمھارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ (اعجاز احمدی، ص:۸۱)

(۶) کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین اس در گریبانم میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ میرے گریبان میں سو حسین پڑے ہیں۔ (نزول المسیح، ص:۹۹)

(۷) اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمھارا منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں سے ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء، ص:۱۳)

(۸) تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمھارا ورد صرف حسین ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔ (اعجاز احمدی، ص:۸۲)

اسلام، قرآن اور مسلمانوں کی توہین: (۱) قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی نبوت کے بغیر دین اسلام لعنتی، شیطانی، مردہ اور قابل نفرت ہے۔ (ضمیمہ براہین پنجم، ص: ۱۸۳) (ملفوظات احمدیہ، ج:۱، ص:۱۲۷)

(۲) قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کے استعمال کر رہا ہے۔ (ازالہ اوہام، ص: ۲۸،۲۹)

(۳) میں قرآن کی غلطیاں نکالنے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہو گئی ہیں۔ (ازالہ اوہام، ص: ۳۷۱)

(۴) قرآن مجید زمین پر سے اٹھ گیا تھا میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔ (ایضاً حاشیہ، ص: ۳۸۰)

(۲) قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے یعنی مکہ اور مدینہ اور قادیان کا۔ (حاشیہ خطبہ الہامیہ، ص:۲۰)

(۳) آنچہ من بشنوم زوحی خدا - بخدا پاک دامنش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم - از خطاہا ہمینست ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید - از دہاں خدائے پاک و وحید

(ترجمہ: جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں... قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے... خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے خدائے پاک وحدہ کے منہ سے۔) (نزول المسیح، ص: ۹۹)

(۴) میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ (اعجاز احمدی، ص: ۳۵)

(۵) کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔ (آئینہ کمالات، ص:۵۴۷)

(۶) جو دشمن میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے۔ (نزول المسیح، ص:۴)

(۷) میرے مخالف جنگلوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔ (نجم الہدیٰ، ص:۵۳م)

(۸) جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔ (انوار الاسلام، ص:۳۰)

(۹) جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ (حقیقت الوحی، ص:۱۶۳)

درج بالا عقائد و نظریات صرف اور صرف مرزا قادیان غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے بطور نمونہ پیش کیے گئے ہیں۔ اگر اس کے تمام باطل عقائد و نظریات اور اس کے اعوان و انصار کی تقریر و تحریر سے گندے عقائد بیان کیے جائیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے مگر طالب حق و صواب کے لیے شاگرد شیطانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جھوٹے دین کی نقاب کشائی کے لیے اتنا بیان ہی کافی ہوگا۔ ان شاء اللہ ☆☆☆☆

قادیانی مذہب کے باطل عقائد و نظریات کا رد

مفتی محمد حسینی

قادیانیوں کے عقائد انتہائی گندے اور کفریہ ہیں۔ تمام قادیانی علما، خلفا اور مبلغین کو رہنے دیا جائے، صرف تنہا غلیظ الزبان مرزا قادیان کے باطل اور کفریہ عقائد و نظریات کو سپرد قرطاس کیا جائے تو ایک دفتر درکار ہے۔

زیب نظر مقالہ میں اسلامی اور قادیانی عقائد کو پیش کیا گیا ہے۔ پہلے اسلامی عقائد کو پیش کرکے ان کے متعلق آیات اور کہیں احادیث پیش کی گئی ہیں۔ اور پھر بلا تبصرہ قادیانی عقائد و نظریات پیش کیے گئے ہیں اور فیصلہ قارئین کی عدالت پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

اللہ تعالی کے بارے میں اسلامی عقیدہ: اللہ تعالی ایک ہے، پاک اور بے عیب ہے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ وہ جسم و جسمانیت سے پاک ہے۔ درج ذیل آیات کریمہ ہمیں یہی بتاتی ہیں:

اسلامی عقیدہ: وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ (البقرۃ، آیت:۱۶۳)

اور تمھارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ (آل عمران، آیت:۱۸)

اور اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ

وہ تو ایک ہی معبود ہے۔ (النحل، آیت:۵۱)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ۔

لَوْ كَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾ (الانبیاء، آیت:۲۲)

اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ تباہ ہوجاتے تو پاکی ہے اللہ عرش کے مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔

قادیانی عقیدہ: (۱) میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام، ص:۵۶۴)

(۲) خدا نمائی کا آئینہ میں ہوں۔ (نزول المسیح، ص:۸۴)

اسلامی عقیدہ: قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ (زخرف، آیت:۸۲)

تم فرماؤ بفرضِ محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ (الاخلاص کامل)

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ (البقرۃ، آیت:۱۱۶)

اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی پاکی ہے اسے بلکہ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں۔

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَنّٰی یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۱﴾ (الانعام، آیت:۱۰۰-۱۰۲)

اور اللہ کا شریک ٹھہرایا جنوں کو حالانکہ اسی نے ان کو بنایا اور

اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں گڑھ لیں جہالت سے پاکی اور برتری ہے اس کو ان کی باتوں سے بے کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اس کے بچہ کہاں سے ہو حالانکہ اس کی عورت نہیں اور اس نے ہر چیز پیدا کی اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ (یونس، آیت:۶۸)

بولے اللہ نے اپنے لیے اولاد بنائی پاکی اس کو وہی بے نیاز ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں تمھارے پاس اس کی کوئی بھی سند نہیں کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ﴿۳﴾

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ۔ (الجن، آیت:۳)

قادیانی عقیدہ: (۳) خدا نے مجھے (مرزا قادیانی کو) الہام کیا کہ تیرے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہو گا۔ "کأنّ اللہ نزل من السماء" گویا خدا آسمانوں سے اتر آیا۔ (حقیقت الوحی، ص:۹۵)

(۴) أنت مني بمنزلة أولادي. یعنی اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔ (حاشیہ اربعین نمبر۴، ص:۱۹)

اسلامی عقیدہ: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾ (الشوری، آیت:۱۱)

اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ (الحشر، آیت:۲۳)

وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزّت والا عظمت والا تکبر والا اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ (الجمعۃ، آیت:۱)

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بادشاہ کمال پاکی والا عزّت والا حکمت والا۔

قادیانی عقیدہ: (۵) وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔ (سراج منیر، ص:۶۲)

(۶) وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے۔ اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔ (تجلیات الٰہیہ، ص:۴)

(۷) قیوم العالمین (اللہ تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہاء عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔ (توضیح المرام، ص:۷۵)

(۸) سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء، ص:۱۱)

نبی کریم ﷺ کے بارے میں اسلامی عقائد:

انبیائے کرام، تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسُل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔ ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ تمام انبیا میں افضل و اعلیٰ ہیں۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں، کہ اب کوئی نبی یا رسول نہیں آنے والے، نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ درج ذیل آیات واحادیث اس جانب ہماری رہنمائی فرماتی ہیں:

اسلامی عقیدے: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ (آل عمران، آیت:۸۲)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمھارے پاس وہ رسول کہ تمھاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمھارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ

نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ (المائدۃ، آیت:۳)

آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ﴿۴۰﴾ ۔(الاحزاب، آیت:۴۰)

محمدؐ تمھارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعَا ۨالَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ الَّذِیۡ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ کَلِمٰتِہٖ وَ اتَّبِعُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ (الاعراف، آیت:۱۵۸)

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمان وزمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے (زندگی اور موت دے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اُس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾ (الانبیاء، آیت:۱۰۷)

اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

وَ الضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾ وَ لَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾ وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾ (الضحیٰ، آیت:۴)

چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمھیں تمھارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور بے شک پچھلی تمھارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔

وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ؕ﴿۴﴾ (الانشراح، آیت:۴)

اور ہم نے تمھارے لیے تمھارا ذکر بلند کر دیا۔

احادیث مبارکہ میں ہے: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»: هَذَا حَدِيثٌ حسن صَحِيحٌ. (سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی تخرج کذابون، ح:۲۲۱۹)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکین سے مل جائیں گے اور بتوں کی پرستش کریں گے۔ اور یہ کہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ہر ایک کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے حالاں کہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بخاری ومسلم کی متفق علیہ حدیث ہے: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ " مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ. (صحیح بخاری، بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح: ۳۵۳۵- صحیح مسلم، بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، ح:۲۲۸۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے گھر تعمیر کیا اور اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آکر اس مکان کو دیکھنے لگے اور خوش ہونے لگے اور کہنے لگے! یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں وہی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔

مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ ». قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ».

(صحیح مسلم، بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، ح:۲۲۸۷)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہو کر اسے دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی کمی نہ دیکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں، میں نے آکر انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ صَالِحٍ - هُوَ ابْنُ عَطَاءِ بْنِ خَبَّابٍ مَوْلَى بَنِي الدُّئِلِ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (قَالَ « أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلاَ فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلاَ فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلاَ فَخْرَ. (سنن دارمی، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ح:۴۹)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور (مجھے اس بات پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي، الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ. (صحیح مسلم، بَابٌ فِي أَسْمَائِهِ ﷺ، ح:۲۳۵۴)

ترجمہ: حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔

قادیانی عقیدے: (۱) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ، ص:۶۷) میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے۔ (براہین احمدیہ، ص:۵۷)

(۲) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا اور میرا نام نبی رکھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی، ص:۶۸)

(۳) مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں، اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیوں کہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح، ص:۵۶)

(۴) سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء، ص:۱۱)

(۵) اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی اور میرا نام رسل رکھا یعنی پہلے ایک رسول ہوتا تھا اور پھر مجھ میں سارے رسول جمع کر دیے گئے ہیں۔ میں آدم بھی ہوں۔ شیث بھی ہوں۔ یعقوب بھی ہوں اور ابراہیم بھی ہوں۔ اسماعیل بھی میں اور محمد احمد بھی میں ہوں۔ (حقیقت الوحی، ص: ۷۲)

(۶) اس امت میں نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ہیں۔ (حقیقت الوحی، ص:۳۹۱)

(۷) اسلام محمد عربی کے زمانہ میں پہلی رات کے چاند کی طرح تھا اور مرزا قادیانی کے زمانہ میں چودہویں رات کے چاند کی طرح ہو گیا۔ (خطبہ الہامیہ، ص:۱۸۴)

(۸) دنیا میں کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ (حقیقت الوحی، ص:۸۹)

(۹) سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء، ص:۲۳) (انجام آتھم، ص:۶۲)

(۱۰) خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۱۰)

(۱۱) مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد ﷺ کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیوں کہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ (اربعین نمبر ۴، ص:۱۵)

(۱۲) یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت (ﷺ) کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ (حقیقت النبوۃ، ص: ۲۲۸)

(۱۳) نبی پاک ﷺ اشاعت دین مکمل طور پر نہ کر سکے۔ نبی ﷺ سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہو سکی۔ میں نے پوری کی ہے۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ، ص:۱۰۱)

(۱۴) اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم (ﷺ) زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی جو کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔ (خطبہ الہامیہ، ص:۱۹۴، ۱۹۳)

(۱۵) اور جان کہ ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے۔ ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔ (خطبہ الہامیہ، ص:۱۸۰)

(۱۶) آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا۔ جو مسیح موعود اور مہدی معہود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ، ص:۹۴)

(۱۷) اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ تعالی اجمعین میں داخل ہوا اور یہی معنی "اخرین منہم" کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفی میں تفریق کرتا ہے۔ اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔ (خطبہ الہامیہ، ص:۱۷۱)

(۱۸) جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع ثبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوی کیا؟ (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۸)

(۱۹) میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں موجب آیت "واٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم" بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ﷺ ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے "براہین احمدیہ" میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۸)

(۲۰) مبارک ہیں وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح، ص:۵۶)

(۲۱) کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے۔ وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کیے گئے اور اسی لیے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے... پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔ (ملفوظات، ج: ۳، ص: ۲۷۰)

(۲۲) ور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی ﷺ کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔ پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کی طرح ہے۔" (خطبہ الہامیہ، ص: ۱۸۱، ۱۸۲)

حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ تعالی عنہا کے بارے میں اسلامی عقائد: حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام ایک کے برگزیدہ بندے اور نبی ہیں۔ آپ کی والدہ حضرت مریم رضی اللہ تعالی عنہا انتہائی پاک باز اور اللہ کی نیک بندی تھی۔ رب کی بارگاہ میں آپ دونوں کو بزرگی حاصل ہے۔ درج ذیل آیات مقدسہ سے یہی روشنی ملتی ہے:

اسلامی عقیدے: اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ

مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾

اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رو دار ہوگا دنیا اور آخرت میں اور قرب والا۔ اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے (جھولنے) میں اور پکی عمر میں اور خاصوں میں ہوگا۔ بولی اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا وہ فوراً ہوجاتا ہے۔ اور اللہ اسے سکھائے گا کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمھارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمھارے رب کی طرف سے کہ میں تمھارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہوجاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سپید داغ والے کو اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمھیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو بے شک ان باتوں میں تمھارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ (آل عمران، ۴۵-۴۹)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ (البقرۃ، آیت: ۸۷، ۸۸)

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کیا اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور پاک روح سے اس کی مدد کی تو کیا جب تمھارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمھارے نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو تو ان (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو۔ اور یہودی بولے ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۖ (المائدۃ، آیت: ۱۱۰)

جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ (آل عمرا، آیت: ۳۷)

تو اُسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اُسے اچھا پروان چڑھایا اور اُسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ (الانبیاء، آیت: ۹۱)

اور اس عورت کو جس نے اپنی پارسائی (پر) نگاہ رکھی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی اور اُسے اور اس کے بیٹے کو سارے جہاں کے لیے نشانی بنایا۔

قادیانی عقیدے: (۱) وہ (مسیح ابن مریم) ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے۔ تولد پاکر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔ (حاشیہ براہین احمدیہ، ص: ۳۶۹)

(۲) آپ (حضرت عیسیٰ) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر

ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ص: ۷)

(۳) یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح، ص:۶۶)

(۴) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء، ص:۲۰)

(۵) عیسیٰ کو گالی دینے، بد زبانی کرنے اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی اور چور بھی تھے۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ص: ۶،۵)

(۶) یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چلن، نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بد نتیجہ ہے۔ (ست بچن، حاشیہ، صفحہ ۱۷۲)

اہل بیت اطہار کے بارے میں اسلامی عقائد: اہل بیت سے مراد وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کا تعلق نبی کریم ﷺ کے گھر سے ہو۔ ان میں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات، اولاد امجاد، بنات طاہرات، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما شامل ہیں۔

درج ذیل آیات کریمہ اور احادیث مقدسہ آپ حضرات کی شان مبین بیان کرتی ہیں:

اسلامی عقیدے: وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (البقرۃ، آیت:۱۵۴)

وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ (آل عمران، ۱۶۹)

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُوْلُ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. (سنن الترمذی، باب مناقب علی، ح:۳۷۳۵)

ایک انصاری شخص ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَ أَبْنَآءَ كُمْ) [آل عمران : ٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ : اللّٰهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِيْ. (صحیح مسلم، باب من فضائل علی، ح:۲۴۰۴)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ "آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ" نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔" اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما وَ سَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ : أَحْسِبُهُ بِقَتْلِ الذُّبَابِ، فَقَالَ : أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَ قَدْ قَتَلُوْا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم : هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا. (صحیح بخاری، باب مناقب الحسن والحسین، ح:۳۵۴۳)

حضرت ابن ابو نعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں احرام باندھنے والے کا مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے (امام حسین رضی اللہ عنہ) کو شہید کر دیا تھا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشنِ دُنیا کے دو پھول ہیں

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ : قَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها : خَرَجَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم غَدَاةً. وَ عَلَيْهِ

مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ، فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ : (إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا). (صحیح مسلم، باب فضائل اہل بیت النبی ﷺ، ح:۲۴۲۴)

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاوں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔

عَن ابْن عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : أَيُّهَا النَّاس، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَ جَدَّةً؟ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ عَمًّا وَ عَمَّةً؟ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَ خَالَةً؟ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ أَبًّا وَ أُمًّا؟ هُمَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، جَدُّهُمَا رَسُوْلُ اللهِ وَ جَدَّتُهُمَا خَدِيْجَة بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ أُمُّهُمَا فَاطِمَة بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ، وَ أَبُوْهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِب وَ عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِيْ طَالِب، وَ عَمَّتُهُمَا أُمُّ هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِب وَ خَالُهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ وَ خَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ وَ رُقَيَة وَ أُمُّ كَلْثُوْمَ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللهِ، جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّة وَ أَبُوْهُمَا فِي الْجَنَّة وَ أُمُّهُمَا فِي الْجَنَّة عَمُّهُمَا فِي الْجَنَّة وَ عَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّة وَ خَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّة وَ هُمَا فِي الْجَنَّة. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. (المعجم الکبیر للطبرانی، ح:۲۶۸۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسنین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے۔

قادیانی عقیدے: (۱) پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا صاحب) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علی) کو تلاش کرتے ہو۔ (ملفوظات احمدیہ، ج:۱، ص:۱۳۱)

(۲) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ، حاشیہ ص:۹)

(۳) میں (مرزا قادیان) امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے بر تر ہوں۔ (دافع البلاء، ص:۱۳)

(۴) مجھ میں اور تمھارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ (اعجاز احمدی، ص:۶۹)

(۵) میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمھارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ (اعجاز احمدی، ص:۸۱)

(۶) کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین اس در گریبانم میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ میرے گریبان میں سو حسین پڑے ہیں۔ (نزول المسیح، ص:۹۹)

(۷) اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمھارا منجی

ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں سے ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء، ص:۱۳)

(۸) تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمھارا ورد صرف حسین ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔ (اعجاز احمدی، ص:۸۲)

قرآن مقدس کے بارے میں اسلامی عقائد: قرآن مقدس تمام آسمانی کتابوں میں سب سے آخری کتاب ہے، جو ہمارے پیارے نبی ﷺ پر نازل ہوا۔ اس کی زبان عربی ہے۔ یہ بے مثل و بے مثال کتاب ہے۔ آج تک کوئی بھی اس کے مقابل میں ایک آیت بھی نہ لاسکا۔ یہ کتاب اقوام ماضیہ کے سچے حالات و واقعات، مواعظ حسنہ، احکام اسلامی اور نعت مصطفی ﷺ سے بھری ہوئی ہے۔

اسلامی عقیدے: پیش آمدہ آیات قرآنیہ سے یہ عقائد ثابت ہیں: ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ

وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو۔ (البقرۃ، آیت:۲)

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرۃ، آیت:۲۳-۲۴)

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لیے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ (النساء، آیت:۱۳۶)

اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے اُن رسول پر اُتاری اور اُس کتاب پر جو پہلے اُتاری اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (الانعام، آیت:۱۵۵)

اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر، آیت:۹)

بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

قادیانی عقیدے: (۱) قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی نبوت کے بغیر دین اسلام لعنتی، شیطانی، مردہ اور قابل نفرت ہے۔ (ضمیمہ براہین پنجم، ص:۱۸۳) (ملفوظات احمدیہ، ج:۱، ص:۱۲۷)

(۲) قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کے استعمال کر رہا ہے۔ (ازالہ اوہام، ص:۲۹،۲۸)

(۳) میں قرآن کی غلطیاں نکالنے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہوگئی ہیں۔ (ازالہ اوہام، ص:۳۷۱)

(۴) قرآن مجید زمین پر سے اٹھ گیا تھا میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔ (ایضاً حاشیہ، ص:۳۸۰)

(۴) قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے یعنی مکہ اور مدینہ اور قادیان کا۔ (حاشیہ خطبہ الہامیہ، ص:۲۰)

(۵) آنچہ من بشنوم زوحی خدا - بخدا پاک دامنش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم - از خطاہا ہمینست ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید - از دہاں خدائے پاک و وحید

(ترجمہ: جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں... قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے... خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے خدائے پاک وحدہ کے منہ سے۔) (نزول المسیح، ص:۹۹)

(۶) میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ (اعجاز احمدی، ص:۳۵) ☆☆☆☆

مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں اور الہامات

علامہ عبدالرحیم ثمر مصباحی

غیب سے کسی بات یا خیال کا دل میں نزول یا القا کو الہام کہتے ہیں۔ الہام دو طرح کا ہوتا ہے، ایک وہ جس کو اللہ تعالی اپنے مقدس اور برگزیدہ بندوں کے دلوں پر القا فرماتا ہے۔ اور دوسرا وہ جس کو شیطان اپنے متعلقین کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ اسی شیطانی الہام کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: وَ اِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰۤی اَوْلِیٰٓـٕهِمْ لِیُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو تو اس وقت تم مشرک ہو۔ (سورہ انعام ۱۲۱)

الہام کسی مذہبی دعوی کی صداقت اور کسی عقیدہ کی صحت کی موثر دلیل سمجھی جاتی ہے۔ چناں چہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنے باطل مذہب کی تائید میں کثرت سے الہامات کے دعوے کیے۔ اس کے لیے اس نے براہین احمدیہ نامی کتاب بھی لکھی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس پر ہمیشہ الہام کا سلسلہ جاری و ساری رہتا ہے۔ اس کتاب میں کثرت سے اس کے کاذبانہ الہامات اور جھوٹی پیشن گوئیاں موجود ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں پر ہمیشہ ان کی قوم کی زبان میں وحی نازل فرمائی۔ چناں چہ قرآن کریم میں رب تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ ؕ فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اور وہی عزت حکمت والا ہے۔ (سورہ ابراہیم: ۴)

لیکن الہامات مرزا کے باب میں سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ قادیانیوں کے نبی کو خود بھی پتہ نہیں ہوتا تھا کہ اس پر اترے ہوئے الہام کا معنی و مفہوم کیا ہے۔ چناں چہ خود مرزا قادیانی کا دعوی ہے: بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔ (روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۴۳۵ (نزول المسیح: ص:۵۷)

جس کے لیے وہ اپنے خود ساختہ خدا (شیطان) سے شکوہ بھی کرتا ہے اور کہتا ہے: ”اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیوں کہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔“ (روحانی خزائن، ج: ۲۳، ص: ۲۱۸ (چشمۂ معرفت: ۲۰۹)

مرزا کی کتاب براہین احمدیہ میں اس قدر مہمل اور بے سر و پا الہامات ہیں جن کو پڑھنے کے بعد ہنسی تو آتی ہی ہے ساتھ ہی حیرت بھی ہوتی ہے کہ ایسے بے ربط جملے کسی عام پڑھے لکھے انسان کے شایان شان نہیں چہ جائیکہ انھیں قدرت کا الہام کہا جائے اور کہنے والے کو نبی مان لیا جائے۔ ذیل میں ہم بطور نمونہ مرزا کے کچھ لایعنی الہامات درج کرتے ہیں جن کو پڑھنے کے بعد آسانی سے ان کے من جانب الشیطان ہونے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

انگریز نوجوان کی شکل میں فرشتہ: ایک فرشتہ کو میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا کہ ہاں میں درشنی ہوں۔ (تذکرہ، مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا: ۳۱)

یلاش خدا کا ایک نیا نام: ”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ یلاش خدا ہی کا نام ہے۔ یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا اس کے معنی میرے پر یہ کھولے گئے کہ یا لا شریک۔“ (روحانی خزائن، ج: ۱۷، ص: ۲۰۳ (تحفہ گولڑویہ، ۱۱۰)

کولا وائن کی شکل میں کتاب: ”۵ مئی ۱۹۰۶ء رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولاوائن کی ایک بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوائی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر رسیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس نے دی ہے وہ یہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔“ (مکاشفات:۵۲، تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا:۶۱۲)

ہاتھی اور قلم: ”ہم ایک جگہ جارہے ہیں ایک ہاتھی دیکھا اس سے بھاگے اور ایک اور کوچہ میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اور کوچہ میں چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔ ”پھر نظارہ بدل گیا، گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر میں نے دو نوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں، پھر میں کہتا ہوں یہ بھی نامرد ہی نکلا۔ اس کے بعد الہام ہوا ان اللہ عزیز ذوانتقام۔“ (تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا:۴۷۰)

مرزائی اسرار و رموز: ”اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔ ۲۸، ۲۷، ۱۴، ۲، ۲۷، ۲، ۲۶، ۲، ۲۸، ۱، ۲۳، ۱۵، ۱۱، ۱، ۲، ۲۷، ۱۴، ۱۰، ۱، ۲۸، ۲۷، ۴۷، ۱۶، ۱۱، ۳۴، ۱۴، ۱۱، ۱۷، ۱، ۵، ۳۴، ۲۳، ۳۴، ۱۱، ۱۴، ۷، ۲۳، ۱۴، ۱، ۱، ۱۴، ۵، ۲۸، ۷، ۳۴، ۱، ۷، ۳۴، ۱۱، ۱۶، ۱، ۱۴، ۷، ۲، ۱، ۷، ۵، ۱، ۱۴، ۱، ۱۴، ۲، ۲۸، ۱، ۷، والسلام علی من فہم اسرارنا وتبع الہدی الناصح المشفق خاکسار غلام احمد قادیانی ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء۔“ مجموعہ اشتہارات، ۱: ۳۰۱)

پتھر بنا خوبصورت بھینس: ”مجھے ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ جمعہ کی رات کو جس میں انتشار روحانیت مجھے محسوس ہوتا تھا اور میرا خیال تھا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی سے مینہ برس رہا تھا۔ ایک رؤیا ہوا یہ رؤیا ان کے لیے ہے جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے۔ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے۔ تب میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں۔ تب میں نے یہ معلوم کرتے ہی اس پتھر کو زمین پر پھینک دیا، پھر بعد اس کے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے اور میں اس دعا میں محو ہو گیا۔ جب بعد اس کے میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا ہے۔ سب سے پہلے میری نظر اس کی آنکھوں پر پڑی اس کی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں تب میں یہ دیکھ کر کہ خدا نے پتھر کو جس کی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوبصورت بھینس بنا دیا۔ جس کی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں اور خوبصورت اور مفید جاندار ہے۔ خدا کی قدرت کو یاد کر کے وجد میں آگیا اور بلا توقف سجدہ میں گرا۔“ (روحانی خزائن، ج: ۱۴، ص: ۴۴۳، ۴۴۴ (حقیقۃ المہدی:۱۰)

موسیٰ و فرعون کا تخیل: ”دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں و رتھوں وغیرہ کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا: کلا ان معی ربی سیہدین اتنے میں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔“ (مجموعہ الہامات مرزا:۴۲۹)

بلی کو پھانسی: ”میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے، وہ اس پر حملہ کرتی ہے بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہ رہا ہے، پھر بھی باز نہ آئی تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کر اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا۔ بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اٹھاتی جاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔“ (تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا:۴۸۳)

حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کا مرزا کے گھر رونق افروزی: ”رؤیا دیکھا کہ گویا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں رونق افروز ہوئی میں اسی اثنا میں، میں نے مولوی عبد الکریم صاحب کو جو میرے پاس بیٹھے ہیں کہا کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہئے۔“ (تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا قادیانی:۳۳۷)

یہ اوتار ہیں یہ کرشن ہیں: ”رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے

ہندو ہمارے سامنے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور پھر ہمارے سامنے نذریں رکھتے ہیں پھر ایک دفعہ الہام ہوا ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما و تیری استتی گیتا میں موجود ہے لفظ رودر کے معنی نذیر اور گوپال کے معنی بشیر کے ہیں۔" (ملفوظات، ۳: ۲۷۰۔۲۷۱، ۴: ۱۴۳، مرتبہ منظور الٰہی قادیانی)

خاکسار پیپر منٹ: ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء میں حالت کشفی میں جبکہ حضور (مرزا قادیانی) کی طبیعت ناساز تھی۔ ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا "خاکسار پیپر منٹ۔ (تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا قادیانی: ۲۵۷)

علاج دنداں اخراج دندان: "نشان (نبوت) ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس نے کہا کہ علاج دنداں اخراج دنداں۔ اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا تب اس وقت مجھے غنودگی آگئی اور میں زمین پر بے تابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چارپائی پاس بچھی تھی۔ میں نے بے تابی کی حالت میں اس چارپائی کی پائنتی پر اپنا سر رکھ دیا تھا اور تھوڑی سی نیند آگئی۔ جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام و نشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا۔ **واذا مرضت فھو یشفین**" (روحانی خزائن، ج: ۲۲، ص: ۲۴۷، ۲۴۶ (حقیقت الوحی: ۲۳۵)

مرزا کے انگریزی الہامات:

I love you. (میں تم سے محبت کرتا ہوں۔)

I am with you. (میں تمھارے ساتھ ہوں۔)

Yes, I am happy. (ہاں میں خوش ہوں۔)

Life is pain. (زندگی دکھ ہے۔)

I shall help you. (میں تمھاری مدد کروں گا۔)

We can, what will do. (ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔)

God is coming by His army.

خدا تمھاری طرف ایک لشکر کے ساتھ چلا آتا ہے۔

He is with you to kill enemy.

وہ دشمن کو ہلاک کرنے کے لیے تمھارے ساتھ ہے۔

The days shall come when God shall help you.

وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمھاری مدد کرے گا۔

You have to go to Amritsar

تمہیں امرتسر جانا پڑے گا۔

He halts in the Zila Peshawar

وہ ضلع پشاور میں ٹھہرتا ہے۔

Word and two girls (ایک لفظ اور دو لڑکیاں)

(روحانی خزائن، ج: ۲۲، ص: ۳۱۷، ۳۱۶ (حقیقت الوحی: ۳۰۳)

مرزا کے عربی الہامات:

شانک عجیب واجرک قریب۔

تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے۔ (براہین احمدیہ، ج: ۲، ص: ۵۱۶، روحانی خزائن، ج: ۲۲، ص: ۷۸ (حقیقت الوحی: ۷۵)

الارض والسماء معک کما ھو معی

آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ (روحانی خزائن، ج: ۲۲، ص: ۷۸ (حقیقت الوحی: ۷۵)

انت منی بمنزلہ توحیدی وتفریدی۔

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ (روحانی خزائن، ج: ۲۲، ص: ۸۹ (حقیقت الوحی: ۸۶)

انت منی بمنزلہ عرشی۔

تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ (روحانی خزائن، ج: ۲۲، ص: ۸۹ (حقیقت الوحی: ۸۶)

انت منی بمنزلہ ولدی۔

تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔ (روحانی خزائن، ج: ۲۲، ص: ۸۹ (حقیقت الوحی: ۸۶)

بشری لک یا احمدی انت مرادی ومعی۔

تجھے بشارت ہو، اے میرے احمد (اے غلام احمد) تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ (روحانی خزائن، ج: ۲۲، ص: ۸۲ (حقیقت الوحی: ۷۹)

انی حمی الرحمن۔

میں خدا کی چراگاہ ہوں۔

ربنا عاج۔

ہمارا رب عاجی ہے (معنی نامعلوم)۔ (براہین احمدیہ: ۵۵۶)

مرزا کے عبرانی الہامات

ھوشعنا، نعسا

بقول مرزا: ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ (براہین احمدیہ، حصہ چہارم: ۵۵۶)

ایلی ایلی لما سبقتنی۔

اے میرے خدا، اے میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (براہین احمدیہ، ۴: ۵۵۵)

سنسکرت زبان میں الہام:

مرزا نے اپنا ایک الہام یہ بیان کیا کہ کشفی طور پر ایک مرتبہ ایک شخص دکھایا گیا اور مجھے مخاطب کر کے بولا: ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔ (ملفوظات احمدیہ، ۴: ۱۴۲، مرتبہ منظور الٰہی قادیانی)

عجیب وغریب زبان میں الہام

پریشن، عمبراطوس، یاپلاطوس۔ (تذکرہ، مجموعہ الہامات: ۱۱۹۔۱۲۰)

یہ ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کے کچھ الہامات۔ ان میں کچھ ایسی زبانوں میں بھی ہیں جن کے معنی و مفہوم سے مرزا بالکل ناآشنا اور جاہل تھا اسی وجہ سے وہ اپنے خود ساختہ خدا (شیطان) سے شکوہ کناں تھا "کہ یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی پیشن گوئیاں: مرزا قادیانی نے لایعنی الہامات کی طرح متعدّد پیشن گوئیاں کیں اور ان پیشن گوئیوں کو اپنے صدق و کذب کے پرکھنے کا پیمانہ بھی قرار دیا چناں چہ ایک پیشن گوئی ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے: "بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشین گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محکِ امتحان نہیں ہو سکتا۔" (روحانی خزائن، ج: ۵، ص: ۲۸۸ (آئینہ کمالاتِ اسلام: ۲۸۸)

مگر ان کی اکثر و بیشتر پیشن گوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں البتہ دو چند سچی بھی ہوئی لیکن اس میں مرزا کا کوئی کمال نہیں کیوں کہ بقول مرزا: بلکہ بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پرلے درجے کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا ببر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔ (روحانی خزائن، ج: ۳، ص: ۹۵ (توضیح المرام: ۸۴)

اس کے باوجود مرزا کو اپنی پیشن گوئیوں کے سچا ہونے کا اتنا یقین تھا کہ بڑے وثوق سے دعوی کرتا ہے کہ: "اگر ثابت ہو کہ میری ۱۰۰ پیشن گوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔" (روحانی خزائن، ج: ۱۷، ص: ۴۶۱ (اربعین نمبر ۴: ۲۵)

اور کذب اور کذاب کے بارے میں لکھتا ہے: "محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔" (روحانی خزائن، ج: ۱۷، ص: ۵۶ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ: ۲۰)

"غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔" (روحانی خزائن، ج: ۱۰، ص: ۱۳ (آریہ دھرم: ۱۳)

ذیل میں ہم اس کی کچھ جھوٹی پیشن گوئیاں ذکر کر رہے ہیں جن سے وہ خود اپنے ہی پیمانے سے کذاب، شریر، بدذات اور نجاست میں پیدا ہونے والا اور نجاست ہی میں مرنے والا کیڑا ثابت ہوتا ہے:

لڑکا کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی: مرزا کی بیوی حمل سے تھی تو مرزا نے پیشن گوئی کی کہ: "آج آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک حمل مدت سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات، ۱: ۱۱۶، ۱۱۷)

مرزا کی یہ پیشن گوئی جھوٹی ثابت ہوئی اور اس کے گھر لڑکی پیدائی: "ایک صاحب ملازم ایگزامینر دفتر ریلوے لاہور ... اپنے مراسلہ خط ۱۳ جون ۱۸۸۶ء اس عاجز کو لکھتے ہیں کہ تمھاری پیش گوئی جھوٹی نکلی اور دختر پیدا ہوئی۔" (مجموعہ اشتہارات، ۱: ۱۲۵، ۱۲۶)

بیماری سے صحت یابی کی بجائے موت ہوئی: مرزا کا بیٹا مبارک احمد جب بیمار ہوا تو مرزا نے پیشین گوئی کی کہ: 27 "اگست ۱۹۰۷ء صاحب زادہ میاں مبارک صاحب جو تپ سے سخت بیمار ہیں۔ اور بعض دفعہ بیہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور ابھی تک بیمار ہیں۔ ان کی نسبت آج الہام ہوا قبول ہو گئی۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا۔ یعنی یہ دعا قبول ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو شفا دے۔ یہ پختہ طور پر یاد نہیں رہا کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میاں کی صحت کی بشارت دی۔"

(تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا(طبع سوم):۲۲۸۔۲۲۷)

لیکن مرزا کا بیٹا ٹھیک ہونے کی بجائے فوت ہو گیا چناں چہ مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا بشیر احمد کا بیان ہے: 1907ء میں ہمارا چھوٹا بھائی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا اور اسی بیماری میں بیچارہ اس جہان فانی سے رخصت ہوا۔ مبارک احمد کی بیماری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کی تیمار داری اور علاج معالجہ میں اس قدر شغف تھا کہ گویا آپ نے اپنی ساری توجہ اسی میں جما رکھی تھی اور ان ایام میں تصنیف وغیرہ کا سلسلہ بھی عملاً بند ہو گیا تھا۔" (اخبار الفضل، قادیان نمبر ۲۴۷، جلد ۲۸)

انا نبشرک بغلام حلیم یزل منزل المبارک: اپنے لخت جگر مبارک احمد کی موت کے بعد مرزا نے پیشن گوئی کرتے ہوئے کہا کہ:

"خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا، ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا انا نبشرک بغلام حلیم یزل منزل المبارک یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہو گا اور اس کا قائم مقام اور شبیہ ہو گا۔" (مجموعہ اشتہارات، ۳ : ۵۸۷)

اس پیشن گوئی کے بعد مرزا کے گھر کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔

ایک عیسائی کے مرنے کی پیشن گوئی: ۵ جون ۱۸۹۳ء میں عبد اللہ آتھم نامی عیسائی سے مرزا غلام احمد قادیانی نے مباحثہ کیا اور اس کے بعد پیشین گوئی کی کہ: "آتھم پندرہ مہینے میں ہلاک ہو گا۔" (روحانی خزائن، ج: ۲۲، ص: ۱۹۲ (حقیقت الوحی: ۱۸۵)

دوسری جگہ کہتا ہے" :میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پہ ہے۔ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کے لیے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے اور رو سیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے، مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا، ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں گے پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی... اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں، بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔" (روحانی خزائن، ج: ۶، ص: ۲۹۳، ۲۹۲ (جنگ مقدس: ۲۱۱، ۲۱۰)

اس پیشین گوئی کے مطابق آتھم کو ۵، ۶ ستمبر کی درمیانی رات ۱۸۹۴ء میں مرجانا چاہیے تھا مگر وہ نہ مرا بلکہ مقررہ معیاد ختم ہونے کے تقریباً دو سال بعد اس کی موت ہوئی۔ چناں چہ مرزا کا بیٹا مرزا محمود لکھتا ہے: "آتھم کے متعلق پیشین گوئی کے وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ ہم سے مخفی نہیں۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا اور میری عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال تھی مگر مجھے وہ نظارہ خوب یاد ہے جب آتھم کی پیشین گوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب و اضطراب سے دعائیں کی گئیں۔ میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور دوسری طرف بعض نوجوان جہاں حضرت خلیفہ اوّل مطب کیا کرتے تھے اور آج کل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں، وہاں اکٹھے ہو گئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں۔ اس طرح اُنہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیئے۔ ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر دعا جاری تھی کہ یا اللہ! آتھم مر جائے۔ یا اللہ! آتھم مر جائے مگر اس کہرام اور آہ و زاری کے نتیجے میں آتھم نہ مرا۔" (خطبہ مرزا محمود احمد، مندرجہ الفضل قادیان، ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء)

مکہ و مدینہ کی بجائے لاہور میں وفات: مرزا نے پیشن گوئی کی تھی کہ: "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔" (میگزین، ۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء)

لیکن زمانہ نے دیکھا کہ مرزا کو مکہ یا مدینہ میں مرنا تو دور دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا اور لاہور میں ایک بیت الخلا میں اس کذاب اعظم کی موت عبرت نشان بنی۔

ایک ایسی پیشن گوئی جو سچ ثابت ہوئی: مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک ایسی پیشن گوئی بھی ہے جو سچ ثابت ہوئے لیکن وہ مرزا کو سچا ثابت کرنے کی بجائے مرزا کو کذاب اور مفتری ثابت کر گئی، چناں چہ مرزا نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بارے میں پیشن گوئی کی کہ: "اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں۔ جیسا کہ آپ ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔" (تبلیغ رسالت، ۱: ۱۲۰، مولفہ میر قاسم علی قادیانی)

اور ہوا بھی ایسا ہی مولوی ثناء اللہ امرتسری کی زندگی ہی میں مرزا ہیضہ میں مبتلا ہو کر مر گیا۔

اللہ سبحانہ و تعالی ہمارے وطن عزیز ملک نیپال کو فتنہ قادیانی سے محفوظ و مامون رکھے، آمین یارب بجاہ خاتم النبیین و سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ☆☆☆☆

جھوٹے مدعیان نبوت

قاضی نیپال مفتی محمد اظہار النبی حسینی

ہمارے نبی مکرم ﷺ کو اللہ تعالی نے تمام انبیاء ورسلین کے آخر میں مبعوث فرمایا اور آپ پر باب نبوت ورسالت بند کر دیا۔ آپ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا، ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینا محال وباطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے۔ یہ عقیدہ ضروریات دین سے ہے۔ اس کا منکر بلکہ اس میں ادنی سا شک کرنے والا بھی کافر ومرتد اور ملعون ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا قطعی ہے، ایسا قطعی جو صریح آیت قرآن وحدیث متواتر اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

محمد تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں! اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

نبی آخر الزماں ﷺ نے فرمایا، مصنف عبد الرزاق میں ہے: إِنَّمَا بُعِثْتُ فَاتِحًا وَخَاتَمًا. یعنی میں باب رحمت کھولنے اور سلسلہ نبوت ورسالت کو ختم کرنے والا بنا کر مبعوث کیا گیا۔ (مصنف عبد الرزاق، مسئلۃ اہل الکتاب، ح:۱۰۱۶۳)

سنن ترمذی اور مستدرک حاکم وغیرہ کتب حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا روایت ہے: إنّ الرّسالَةَ والنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فلا رَسُولَ بَعْدِي ولا نَبِيَّ. یعنی بلاشبہ سلسلہ نبوت ورسالت منقطع ہو چکا اس لیے اب نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔

بہر حال کثیر آیات واحادیث اور اجماع امت سے یہ ثابت ہے کہ اب کوئی نیا نبی نہیں آنے والا مگر نگاہ نبوت دیکھ رہی تھی، علم رسالت میں یہ غیب واضح تھا کہ صریح آیات واحادیث وآثار کے باوجود کچھ جھوٹے ظاہر ہوں گے اور اپنے لیے نبی ہونے کا دعوی کریں گے؛ چناں چہ صحیح مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، مسند احمد اور صحیح ابن حبان وغیرہ کتب حدیث میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے نبی آخر الزماں ﷺ کا فرمان ہے: وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلاَثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي. یعنی بلاشبہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے سب کے سب یہ دعوی کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالاں کہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (سنن ابو داؤد، باب ذکر الفتن ودلائلھا، ح:۴۲۵۴)

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے: وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ. یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تقریبا تیس کذاب دجال ظاہر نہ ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک کا دعوی ہوگا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ (صحیح بخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ح:۳۶۰۹)

احادیث رسول ﷺ کی صداقت پوری دنیا نے دیکھا اور اب بھی دیکھ رہی ہے کہ زمانۂ نبوت سے ہی نبوت کے دعوے دار سامنے آنے لگے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے مختصر حالات بھی اس جواب میں طوالت کا باعث ہوگا؛ اس لیے اپنی معلومات کے مطابق ہم پہلے ان کے نام شمار کریں گے اور پھر ان میں سے چند کے مختصر حالات قلم بند کیے جائیں گے۔

کذاب مدعیان نبوت: (۱) مسیلمہ کذّاب (۲) عنسی اسود (۳) طلیحہ اسدی (۴) سجاح بنت حارث (۵) حارث دمشقی (۶) مغیرہ بن سعید (۷) بیان بن سمعان (۸) صالح بن

ظریف(۹) اسحاق اخرس(۱۰) استاد سیس خراسانی (۱۱)علی بن محمد خارجی(۱۲) مختار بن ابو عبید ثقفی(۱۳) حمدان بن اشعث قرمطی(۱۴) علی بن فضل یمنی(۱۵) حاتم بن من للہ(۱۶) عبدالعزیز باسندی(۱۷) ابوطیب احمد بن حسین(۱۸) ابوالقاسم احمد (۱۹) عبدالحق مرسی(۲۰) بایزید روشن جالندھری(۲۱) میر محمد حسین مشہدی(۲۲) مرزاغلام قادیانی۔ (فہرست ائمہ تلبیس، ص: ۵-۸) (۷۲) مولوی یار محمد قادیانی (۷۳) احمد نور کابلی قادیانی (۷۴) عبد اللطیف قادیانی (۷۵) چراغ دین جموی قادیانی (۷۶) غلام محمد قادیانی (۷۷) عبد اللہ تیما پوری قادیانی (۷۸) (قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، ص:۷۱۵-۷۲۰، پروفیسر الیاس برنی)

صاف بن صیاد مدنی: احادیث میں اس کا نام ابن صیاد اور ابن صائد دونوں آیا ہے۔ امام مسلم رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے مستقل ایک باب " ذکر ابن صیاد" باندھا ہے۔ اسی میں ہے: عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَكَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرِبَتْ يَدَاكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» فَقَالَ: لَا، بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِي، يَا رَسُولَ اللهِ حَتَّى أَقْتُلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ يَكُنِ الَّذِي تَرَى، فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ» (صحیح مسلم، باب ذکر ابن صیاد، ح: ۲۹۲۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چند بچوں کے پاس سے گزرے، ان میں ابن صیاد بھی تھا، سب بچے بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا، گویا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ناپسند کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا نہی، بلکہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اسے قتل کردوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہے جو تمھارا گمان ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکو گے۔

ابن صیاد کا نبی کریم ﷺ کے سامنے دعوی نبوت کے باوجود اسے قتل نہیں کیا گیا۔ اس بارے میں امام بیہقی اور قاضی عیاض رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ وہ اس وقت نابالغ تھا۔ جب کہ علامہ خطابی نے معالم السنن میں فرمایا کہ نبی معظم ﷺ نے مدینہ آنے کے بعد مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان صلح نامہ لکھا، جس میں یہ تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف جوش نہ دلایا جائے اور ان کو ان کے معاملات پر چھوڑ دیا جائے اور ابن صیاد بھی اسی معاہدہ کے تحت داخل تھا۔ (ملخص از شرح صحیح مسلم، ج:۷، ص: ۸۰۸، علامہ غلام رسول سعیدی)

اسود عنسی: اس کا پورا نام عَبْهَلَہ بن کعب عنسی اور لقب "ذُوالخِمار" تھا۔ بعض نے "ذُوالحِمار" بھی ذکر کیا ہے چوں کہ یہ اپنے چہرے پر سیاہ اوڑھنی ڈال کر چھپائے رکھتا تھا اس لیے "ذُوالخِمار" سے یاد کیا جاتا تھا اور اس کے پاس ایک سیاہ گدھا تھا جسے اس نے سدھایا ہوا تھا کہ وہ گدھا اس کے سامنے سجدہ کیا کرتا تھا، اسی لیے اسے ذوالحمار بھی کہا جاتا تھا۔۔ بہر حال اس کے پاس جو چادر یا گدھا تھا، اس کا رنگ سیاہ تھا، اسی مناسبت سے یہ خود اَسْوَدْ یعنی "**سیاہ**" کہا جاتا تھا۔ ابتداء میں یہ کاہن تھا اور عجیب وغریب باتیں اس سے ظاہر ہوتی تھیں۔ چرب زبانی سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیتا تھا۔ اس کے ساتھ دو ہمزاد شیطان تھے، جو اس کو زمانے کی خبریں بتاتے تھے۔ (مدارج النبوت، ج۲، ص۴۰۷)

اس کے اسود کہے جانے کے متعلق ایک قول یہ ہے کہ سیاہ فام ہونے کی وجہ سے اسود کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کا فتنہ تین چار مہینے سے زیادہ نہ رہا۔ اسود مدعی نبوت تھا، اس لیے ضروری تھا کہ وہ کوئی آسمانی کلام اپنے دام افتادوں کے سامنے پیش کرتا۔ اس نے قرآن پاک کی نقل کرتے ہوئے کچھ عبارتیں لکھ رکھی تھیں، جنھیں اس کے پیروکار برہان مقدس سمجھتے تھے۔ الکامل فی التاریخ میں ہے: وَاسْمُهُ عَيْهَلَةُ بْنُ كَعْبِ بْنِ عَوْفٍ الْعَنْسِيُّ، بِالنُّونِ، وَعَنْسٌ بَطْنٌ مِنْ مَذْحِجٍ، وَكَانَ يُلَقَّبُ ذَا الْخِمَارِ؛ لِأَنَّهُ كَانَ مُعْتَمًّا مُتَخَمِّرًا أَبَدًا.

وَكَانَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ جَمَعَ لِبَاذَانَ حِينَ أَسْلَمَ وَأَسْلَمَ أَهْلُ الْيَمَنِ - عَمَلَ الْيَمَنِ جَمِيعَهُ، وَأَمَّرَهُ

عَلَى جَمِيعِ مُخَالِفِيهِ، فَلَمْ يَزَلْ عَامِلًا عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ. فَلَمَّا مَاتَ بَاذَانُ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أُمَرَاءَهُ فِي الْيَمَنِ، فَاسْتَعْمَلَ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ عَلَى نَجْرَانَ، وَخَالِدَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَلَى مَا بَيْنَ نَجْرَانَ وَزَبِيدَ، وَعَامِرَ بْنَ شَهْرٍ عَلَى هَمْدَانَ، وَعَلَى صَنْعَاءَ شَهْرَ بْنَ بَاذَانَ، وَعَلَى عَكٍّ وَالْأَشْعَرِيِّينَ الطَّاهِرَ بْنَ أَبِي هَالَةَ، وَعَلَى مَأْرِبَ أَبَا مُوسَى، وَعَلَى الْجَنَدِ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ، وَكَانَ مُعَاذُ مُعَلِّمًا يَتَنَقَّلُ فِي عَمَالَةِ كُلِّ عَامِلٍ بِالْيَمَنِ وَحَضْرَمَوْتَ.

وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اعْتَرَضَ الْأَسْوَدَ الْكَاذِبَ - شَهْرُ، وَفَيْرُوزُ، وَدَاذَوَيْهِ، وَكَانَ الْأَسْوَدُ الْعَنْسِيُّ لَمَّا عَادَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَتَمَرَّضَ مِنَ السَّفَرِ غَيْرَ مَرَضِ مَوْتِهِ بَلَغَهُ ذَلِكَ، فَادَّعَى النُّبُوَّةَ، وَكَانَ مُشَعْبِذًا يُرِيهِمُ الْأَعَاجِيبَ، فَاتَّبَعَتْهُ مَذْحِجٌ، وَكَانَتْ رِدَّةُ الْأَسْوَدِ أَوَّلَ رِدَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَغَزَا نَجْرَانَ، فَأَخْرَجَ عَنْهَا عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ وَخَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ، وَوَثَبَ قَيْسُ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ بْنِ مَكْشُوحٍ عَلَى فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ، وَهُوَ عَلَى مُرَادٍ، فَأَجْلَاهُ وَنَزَلَ مَنْزِلَهُ، وَسَارَ الْأَسْوَدُ عَنْ نَجْرَانَ إِلَى صَنْعَاءَ، وَخَرَجَ إِلَيْهِ شَهْرُ بْنُ بَاذَانَ فَلَقِيَهُ، فَقُتِلَ شَهْرٌ لِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً مِنْ خُرُوجِ الْأَسْوَدِ، وَخَرَجَ مُعَاذٌ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَبِي مُوسَى وَهُوَ بِمَأْرِبَ، فَلَحِقَا بِحَضْرَمَوْتَ، وَلَحِقَ بِفَرْوَةَ مَنْ تَمَّ عَلَى إِسْلَامِهِ مِنْ مَذْحِجٍ.

وَقَدْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَجَابَنَا أَبُو بَكْرٍ. «قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَتَى الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي لَيْلَتِهِ الَّتِي قُتِلَ فِيهَا، فَقَالَ: قُتِلَ الْعَنْسِيُّ، قَتَلَهُ رَجُلٌ مُبَارَكٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ مُبَارَكِينَ، قِيلَ: مَنْ قَتَلَهُ؟ قَالَ: قَتَلَهُ فَيْرُوزُ».

قِيلَ: كَانَ أَوَّلُ أَمْرِ الْعَنْسِيِّ إِلَى آخِرِهِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، وَقِيلَ قَرِيبٌ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ، وَكَانَ قُدُومُ الْبَشِيرِ بِقَتْلِهِ فِي آخِرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَكَانَ أَوَّلَ بِشَارَةٍ أَتَتْ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ.(الکامل فی التاریخ، ج:۲، ص:۲۰۴)

رسولِ گرامی وقار ﷺ نے پہلے ہی اس کے ظہور کی پیشن گوئی فرمادی تھی۔ آپ ﷺ کے دور مبارک میں ہی ۱۰ سن ہجری یمن میں اس کذاب کا ظہور ہوا اور نبوت کا دعوی کیا۔ اس کا خروج حجۃ الوداع کے بعد ہوا۔

ماہ صفر المظفر ۱۱ ہجری میں کذاب اسود عنسی کو صحابیِ رسول حضرت سیدنا فیروز دیلمی رضی اللہ تعالی عنہ نے واصل جہنم فرمایا۔ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالی عنہ اسود کے شہر صنعاء (یمن) میں پہنچ کر چھپ گئے اور ایک رات اسود کی رہائش گاہ کی دیوار میں نقب لگائی اور اسے قتل کر دیا حالاں کہ اس وقت ایک ہزار آدمی اس کے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ موت کے وقت اس کے منہ سے گائے کے ڈکارنے کی طرح اونچی آواز نکلی اس کے پہرے دار اس کی طرف دوڑے لیکن حضرت سیدنا باذان رضی اللہ تعالی عنہ کی زوجہ مرزبانہ نے کہا رک جاؤ! اس کے پاس کوئی نہیں جائے گا کیوں کہ تمھارے نبی پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس طرح وہ واصل جہنم ہو گیا۔ (مدارج النبوت، ج۲، ص۴۰۸)

نعمۃ الباری میں ہے: اس کا نام الاسود الصنعانی ہے، اس کو صحابیِ رسول ﷺ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالی عنہ نے صنعاء میں قتل کیا۔ یہ رسول اللہ کی حیات مبارک کا واقعہ ہے اس وقت آپ (ﷺ) کی طبیعت مبارک ناساز تھی اور اسی میں آپ (ﷺ) کا وصال مبارک بھی ہوا، حضور نبی کریم (ﷺ) نے اپنے صحابہ کرام کو اس کے قتل کی بشارت عطا فرمائی تھی۔ (نعمۃ الباری، ج:۶، ص:۶۶۶، علامہ غلام رسول سعیدی)

مسیلمہ کذاب: اس کا پورا نام مسیلمہ بن حبیب، کنیت ابو ثمامہ اور تعلق بنو حنیفہ سے تھا، نبوت کا دعوی آقائے دو جہاں ﷺ کے مبارک دور میں ہی کر دیا تھا لیکن لوگوں کی حمایت اس نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد حاصل کی اور یہ خود کو **رحمان الیمامہ** کہلاتا تھا اس کا کہنا یہ تھا کہ جو شخص مجھ پر وحی لاتا ہے اس کا نام رحمن ہے۔ یہ ملعون بہت بوڑھا، انتہائی مکار اور حیلہ باز تھا۔ قتل کے وقت اس کی عمر ایک سو پچاس سال تھی۔ (تھذیب الاسماء واللغات، حرف المیم، الرقم: ۵۷۴، ج۲، ص۴۰۰، تاریخ الخلفاء، ص۵۸، مدارج النبوت، ج۲، ص۴۰۶)

۱۰ ہجری مسیلمہ کذاب اپنی قوم بنی حنیفہ کے وفد کے ہمراہ

مدینہ منورہ آیا، وفد کے افراد کی تعداد سترہ تھی، مسیلمہ کے سوا باقی سب نے اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے اسلام قبول کرلیا۔ بارگاہ نبوی میں مسیلمہ کی آمد سے متعلق بخاری شریف میں ہے: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ. (صحیح بخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ح:۳۶۲۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ کے دور مبارک میں مسیلمہ کذاب آکر کہنے لگا اگر محمد (ﷺ) مجھے اپنا (معاذ اللہ) جانشین مقرر کردیں تو میں ان کی پیروی کرنے کے لیے تیار ہوں اور اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔ رسول اللہ (ﷺ) کے دست اقدس میں شاخ کا ایک ٹکڑا تھا حتی کہ آپ ﷺ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور ارشاد فرمایا: اگر تم مجھ سے اس شاخ کے ٹکڑے کا بھی سوال کروگے تو میں تم کو یہ نہیں دوں گا (خلافت و نبوت میں حصہ تو دور کی بات ہے) تیرے متعلق جو اللہ پاک کی تقدیر ہے تو اس سے نہیں بھاگ سکتا اگر تو نے (اسلام سے) پیٹھ پھیری، تو اللہ تعالی تجھے تباہ و برباد کردے گا اور بے شک میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں دکھایا گیا تھا۔

اس روایت میں جس خواب کا ذکر ہے، اس کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ. یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے، تو مجھے ان دونوں کی وجہ سے فکر لاحق ہوئی، تو خواب میں میری طرف یہ وحی فرمائی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں، تو میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں (کنگن) اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ میرے بعد دو جھوٹوں کا ظہور ہوگا، ان میں سے ایک عنسی ہے اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ کذاب ہے۔

بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے واپسی کے بعد مسیلمہ نے ایک مکتوب اللہ کے رسول ﷺ کی جانب روانہ کیا۔ مکتوب میں لکھا تھا: مِنْ مُسَيْلِمَةَ رَسُولِ اللَّهِ، إِلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ: سَلَامٌ عَلَيْكَ؛ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي قَدْ أُشْرِكْتُ فِي الْأَمْرِ مَعَكَ، وَإِنَّ لَنَا نِصْفَ الْأَرْضِ، وَلِقُرَيْشٍ نِصْفَ الْأَرْضِ، وَلَكِنَّ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُونَ.

یعنی اللہ کے رسول مسیلمہ کی طرف سے اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف۔ آپ کو سلام، نبوت اور حکومت کے معاملے میں مجھے آپ کا شریک بنایا گیا ہے، آدھی زمین ہماری ہے اور آدھی قریش کی۔ لیکن قریش حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہے۔

اس کے جواب میں محمد رسول اللہ ﷺ نے مکتوب میں لکھا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ، إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ: السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى. أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يُشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

یعنی اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور رحم والا۔ اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے سخت جھوٹے مسیلمہ کی طرف! بلا شبہ زمین اللہ تعالی کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کی ملکیت عطا فرماتا ہے اور بہتر انجام اللہ تعالی سے ڈرنے والوں کے لیے ہے۔ (السیرۃ النبویۃ، لابن ھشام، کتاب مسیلمۃ الی رسول اللہ، ج۲، ص۵۰۶، مدارج النبوت، ج۲، ص۴۰۶)

اس کی سرکوبی کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی

عنہ نے یکے بعد دیگرے حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالی عنہما اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کو بھیجا۔ سخت معرکہ ہوا، مسیلمہ کے لشکر سے تقریبا بیس ہزار لوگ جہنم واصل ہوئے وہیں صحابہ کرام کی بھی بڑی تعداد تقریبا ۱۲۰۰ عظیم شخصیات نے شہادت کا جام نوش کیا۔

مسیلمہ کے لشکری جب بھاگے تو خود مسیلمہ کذاب بھی بھاگ کھڑا ہوا اور ایک دیوار کے پیچھے جاکر چھپ گیا، لیکن ایک صحابی حضرت سیدنا وحشی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے دیکھ لیا اور اس زور کا نیزہ مارا کہ اس کے سینے کے آر پار ہوگیا اور وہ اپنے بھیانک انجام کو پہنچ گیا۔ (الکامل فی التاریخ، ج۲، ص۲۲۲، تاریخ الخلفاء، ص۵۸)

علامہ بدرالدین عینی رضی اللہ تعالی عنہ لکھتے ہیں: یہ بدبخت ۹ر ہجری میں مدینہ منورہ آیا یہ وفود کے آنے کا سال تھا۔ امام ابن اسحاق نے فرمایا: جب یہ وفد رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہِ اقدس میں گیا جس میں مسیلمہ کذاب بھی تھا اور جب یہ واپس یمامہ گیا تو مسیلمہ کذاب (لعنۃ اللہ علیہ) مرتد ہوگیا اور نبوت کا دعوٰی کیا، اس کو یمامہ میں حضرت وحشی نے قتل کیا تھا، جس وقت اس کو قتل کیا گیا، اس کی عمر ۱۵۰ سال تھی۔ (عمدۃ القاری، ج:۱۶، ص:۱۵۱، علامہ بدر الدین عینی)

طلیحہ اسدی: طلیحہ اسدی نے بھی حضور پرنور ﷺ کی زندگی میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اسود کی طرح یہ بھی کاہن تھا۔ کچھ قبیلے اس کے بھی تابع ہوگئے۔ نبی مکرم ﷺ نے اس کی سرکوبی کے لیے ضرار بن الاسود رضی اللہ تعالی عنہ کو صحابہ کی ایک جماعت ساتھ دے کر روانہ کیا۔ حضرت ضرار رضی اللہ تعالی عنہ نے خوب سرکوبی کی اور مرتدین کو اتنا مارا کہ طلیحہ کی جماعت کمزور پڑگئی۔ لیکن اتنے میں جان کائنات ﷺ کی وفات کی خبر آگئی۔ حضرت ضرار رضی اللہ تعالی عنہ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر مدینہ آگئے۔ ان کے واپس آجانے کی وجہ سے طلیحہ کا فتنہ پھر زور پکڑ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر اس کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ نے جاتے ہی میدان کارزار گرم کیا عینیہ بن حصن، طلیحہ کی طرف سے لڑ رہا تھا اور طلیحہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے ایک چادر اوڑھے ہوئے وحی کے انتظار میں ایک طرف بیٹھا تھا۔ جب مرتدین کے پیر میدان جنگ سے اکھڑنے لگے تو عینیہ بن حصن لوگوں کو لڑتا چھوڑ کر طلیحہ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ کیا میرے بعد تیرے پاس جبرئیل امین کوئی وحی لے کر آئے ہیں۔ طلیحہ نے کہا نہیں کوئی وحی نہیں آئی۔ عینیہ لوٹ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد پھر آیا اور سوال کیا کہ کیا اس اثناء میں جبرئیل کب تک آئیں گے۔ ہم تو تباہ ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد عینیہ پھر آیا اور طلیحہ سے پھر یہی سوال کیا۔ طلیحہ نے کہا ہاں ابھی جبرئیل آئے تھے اور یہ وحی لے کر آئے ہیں: " إن لك رحا كرحاه، وحديثا لا تنساه " تیرے لیے بھی خالد کی طرح ایک چکی ہوگی اور ایک بات پیش آئے گی جس کو تو کبھی نہ بھولے گا۔

قَالَ لی: إن لك رحا كرحاه، وحديثا لا تنساه عینیہ نے یہ سن کر کہا کہ بے شک اللہ کو معلوم ہے کہ کوئی بات ایسی ضرور پیش آئے گی جس کو تو نہ بھولے گا اور اس کے بعد قوم سے مخاطب ہوکر یہ کہا: " يا بنى فزارة هكذا، فانصرفوا، فهذا والله كذاب " عینیہ کا یہ لفظ سنتے ہی تمام لوگ بھاگ گئے اور میدان خالی ہوگیا اور کچھ لوگ ایمان لے آئے۔ طلیحہ نے اپنے لیے اور اپنی بیوی کے لیے پہلے ہی سے ایک گھوڑا تیار کر رکھا تھا۔ جب اس پر سوار ہوکر بھاگنے لگا تو لوگوں نے آکر اس کو گھیر لیا۔ طلیحہ نے جواب دیا: من استطاع منكم أن يفعل مثل ما فعلت وينجو بأهله فليفعل " جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اپنی بیوی کو بچا سکتا ہو وہ ضرور ایسا کر گزرے گا۔

اس طرح طلیحہ بھاگ کر ملک شام چلا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں تائب ہوکر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور جنگ قادسیہ میں نمایاں کارنامے انجام دیے۔

تاریخ طبری میں ہے: ارْتَدَّ طُلَيْحَةُ فِي حَيَاةِ رَسُول اللَّهِ ص، فادعى النبوه، فوجه النبى ﷺ ضِرَارَ بْنَ الأَزْوَر إِلَى عُمَّالِهِ عَلَى بَنِي أَسَدٍ فِي ذَلِكَ،

حدثت أن الناس لما اقتتلوا، قاتل عيينه مع طليحة في سبعمائة من بني فزارة قتالا شديدا، وطليحة متلفف فِي كساء لَهُ بفناء بيت لَهُ من شعر، يتنبأ لهم، والناس يقتتلون، فلما هزت عيينة الحرب، وضرس القتال، كر

على طليحة، فَقَالَ: هل جاءك جبريل بعد؟ قَالَ :لا، قَالَ: فرجع فقاتل حَتَّى إذا ضرس القتال وهزته الحرب كر عليه فقال :لا أيا لك! أجاءك جبريل بعد؟ قَالَ :لا والله، قَالَ :يقول عيينة حلفا: حَتَّى متى! قد والله بلغ منا! قَالَ :ثُمَّ رجع فقاتل، حَتَّى إذا بلغ كر عَلَيْهِ، فَقَالَ: هل جاءك جبريل بعد؟ قَالَ :نعم، قَالَ :فماذا قَالَ لك؟ قَالَ :قَالَ لي: إن لك رحا كرحاه، وحديثا لا تنساه، قَالَ :يقول عيينة: أظن أن قد علم الله أنه سيكون حديث لا تنساه، يا بني فزارة هكذا، فانصرفوا، فهذا والله كذاب فانصرفوا وانهزم الناس فغشوا طليحة. (تاریخ الطبري، ج:۳،ص:۲۵۶)

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں ہے: ارتد بعد النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وادعى النبوة، وكان فارسا مشهورا بطلا، واجتمع عليه قومه، فخرج إليهم خالد بن الوليد في أصحاب النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فانهزم طليحة وأصحابه، وقتل أكثرهم، وكان طليحة قد قتل هو وأخوه عكاشة بن محصن الأسدي [وثابت بن أقرم ، ثم لحق بالشام، فكان عند بني جفنة حتى قدم مسلما مع الحاج المدينة، فلم يعرض له أبو بكر، ثم قدم زمن عمر بن الخطاب، فَقَالَ له عمر: أنت قاتل الرجلين الصالحين- يعني ثابت بن أقرم، وعكاشة بن محصن، فَقَالَ: لم يهني الله بأيديهما وأكرمهما بيدي. فَقَالَ: والله لا أحبك أبدا. قَالَ: فمعاشرة جميلة يا أمير المؤمنين. ثم شهد طليحة القادسية، فأبلى فيها بلاء حسنا. (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج:۲،ص:۷۷۳، تاریخ طبری ج۲ص۲۶۲، تاریخ ابن الاثیر ج۲ص۲۰۹، تاریخ ابن خلدون ج۲ص۴۰۶)

سجاح بنت حارث: سجاح بنت حارث سجاح بنت حارث قبیلۂ بنی تمیم کی ایک عورت تھی۔ نہایت ہوشیار تھی اور حسن خطابت وتقریر میں مشہور تھی۔ نبی معظم ﷺ کی وفات کے بعد اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ایک گروہ اس کے ساتھ ہوگیا۔ مدینہ منورہ پر حملہ کا ارادہ کیا مگر کسی وجہ سے یہ ارادہ ملتوی ہوگیا۔ بعد ازاں سجاح نے مسیلمہ کا رخ کیا۔ مسیلمہ نے یہ خیال کرکے کہ اگر سجاح سے جنگ چھیڑی تو کہیں قوت کمزور نہ ہو جائے۔ اس لیے مسیلمہ نے بہت سے ہدایا اور تحائف سجاح کے پاس بھیجے اور اپنے لیے امن طلب کیا اور ملاقات کی درخواست کی، مسیلمہ بنی حنیفہ کے چالیس آدمیوں کے ہمراہ سجاح سے جاکر ملا اور یہ کہا کہ عرب کے کل بلاد نصف ہمارے تھے اور نصف قریش کے لیکن قریش نے بدعہدی کی اس لیے وہ نصف میں نے تم کو دے دیے۔ اس کے بعد مسیلمہ نے سجاح کو اپنے یہاں آنے کی دعوت دی۔ سجاح نے اس دعوت کو قبول کیا۔ مسیلمہ نے ملاقات کے لیے ایک نہایت عمدہ خیمہ نصب کرایا اور قسم قسم کی خوشبوؤں سے اس کو معطر کیا اور تنہائی میں ملاقات کی۔ کچھ دیر تک سجاح اور مسیلمہ میں گفتگو ہوتی رہی۔ ہر ایک نے اپنی اپنی وحی سنائی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کی نبوت کی تصدیق کی اور اسی خیمہ میں نبی اور نبیہ کا بلا گواہوں اور بلا مہر کے نکاح ہوا۔ تین روز کے بعد سجاح اس خیمہ سے برآمد ہوئی۔ قوم کے لوگوں نے پوچھا کیا ہوا؟ کہا کہ میں نے مسیلمہ سے صلح کرلی اور نکاح بھی کرلیا۔ لوگوں کو بہت ناگوار ہوا اور سجاح کو لعنت ملامت کی۔ قوم نے پوچھا کہ آخر مہر کیا مقرر ہوا؟ سجاح نے کہا کہ اچھا میں پوچھ کر آتی ہوں کہ میرا مہر کیا ہے؟ سجاح مسیلمہ کے پاس آئی اور مہر کا مطالبہ کیا۔ مسیلمہ نے کہا کہ جا اپنے ہمراہیوں سے یہ کہہ دے کہ مسیلمہ رسول اللہ نے سجاح کے مہر میں دو نمازیں فجر اور عشاء کی تم سے معاف کردیں۔ جن کو محمد (ﷺ) نے تم پر فرض کیا تھا۔ سجاح نے واپس آکر اپنے رفقاء کو اس مہر کی خبر کی۔ اس پر عطارد بن حاجب نے یہ شعر کہا: امست نبيتنا أنثى نطوف بها

وأصبح أنبياء الناس ذكرانا

(شرم کی بات ہے) ہماری قوم کی نبی عورت ہے جس کے گرد ہم طواف کر رہے ہیں اور لوگوں کے نبی مرد ہوتے چلے آئے ہیں۔ سجاح جب مسیلمہ کے پاس سے لوٹی تو راستے میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کا اسلامی لشکر مل گیا۔ سجاح کے رفقاء تو منتشر ہوگئے اور سجاح روپوش ہوگئی اور اسلام لے آئی اور پھر وہاں سے بصرہ چلی گئی اور وہیں اس کا انتقال ہوا اور حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف سے امیر تھے۔ الکامل فی التاریخ میں ہے: إِذْ

جَاءَتْهُمْ سَجَاحُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ عُقْفَانَ التَّمِيمِيَّةُ، قَدْ أَقْبَلَتْ مِنَ الْجَزِيرَةِ، وَادَّعَتِ النُّبُوَّةَ، وَكَانَ وَرَهْطُهَا فِي أَخْوَالِهَا مِنْ تَغْلِبَ تَقُودُ أَفْنَاءَ رَبِيعَةَ، مَعَهَا الْهُذَيْلُ بْنُ عِمْرَانَ فِي بَنِي تَغْلِبَ، وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَتَرَكَ دِينَهُ وَتَبِعَهَا، وَعَقَّةُ بْنُ هِلَالٍ فِي النَّمِرِ، وَتَادُ بْنُ فُلَانٍ فِي إِيَادٍ، وَالسَّلِيلُ بْنُ قَيْسٍ فِي شَيْبَانَ، فَأَتَاهُمْ أَمْرٌ أَعْظَمُ مِمَّا هُمْ فِيهِ لِاخْتِلَافِهِمْ.

وَكَانَتْ سَجَاحُ تُرِيدُ غَزْوَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى مَالِكِ بْنِ نُوَيْرَةَ تَطْلُبُ الْمُوَادَعَةَ، فَأَجَابَهَا وَرَدَّهَا عَنْ غَزْوِهَا، وَحَمَلَهَا عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَأَجَابَتْهُ وَقَالَتْ: أَنَا امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي يَرْبُوعٍ، فَإِنْ كَانَ مُلْكٌ فَهُوَ لَكُمْ. وَهَرَبَ مِنْهَا عُطَارِدُ بْنُ حَاجِبٍ، وَسَادَةُ بَنِي مَالِكٍ، وَحَنْظَلَةُ - إِلَى بَنِي الْعَنْبَرِ، وَكَرِهُوا مَا صَنَعَ وَكِيعٌ، وَكَانَ قَدْ وَادَعَهَا، وَهَرَبَ مِنْهَا أَشْبَاهُهُمْ مِنْ بَنِي يَرْبُوعٍ، وَكَرِهُوا مَا صَنَعَ مَالِكُ بْنُ نُوَيْرَةَ، وَاجْتَمَعَ مَالِكٌ وَوَكِيعٌ وَسَجَاحُ فَسَجَعَتْ لَهُمْ سَجَاحُ وَقَالَتْ: " أَعِدُّوا الرِّكَابَ، وَاسْتَعِدُّوا لِلنِّهَابِ، ثُمَّ أَغِيرُوا عَلَى الرِّبَابِ، فَلَيْسَ دُونَهُمْ حِجَابٌ ". فَسَارُوا إِلَيْهِمْ، فَلَقِيَهُمْ ضَبَّةُ وَعَبْدُ مَنَاةٍ، فَقُتِلَ بَيْنَهُمْ قَتْلَى كَثِيرَةٌ، وَأُسِرَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، ثُمَّ تَصَالَحُوا، وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ شِعْرًا ظَهَرَ فِيهِ نَدَمُهُ عَلَى تَخَلُّفِهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِصَدَقَتِهِ.

ثُمَّ سَارَتْ سَجَاحُ فِي جُنُودِ الْجَزِيرَةِ حَتَّى بَلَغَتِ التِّبَاحَ، فَأَغَارَ عَلَيْهِمْ أَوْسُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْهُجَيْمِيُّ فِي بَنِي عَمْرٍو، فَأَسَرَ الْهُذَيْلَ وَعَقَّةَ، ثُمَّ اتَّفَقُوا عَلَى أَنْ يُطْلِقَ أَسْرَى سَجَاحَ، وَلَا يَطَأَ أَرْضَ أَوْسٍ وَمَنْ مَعَهُ.

ثُمَّ خَرَجَتْ سَجَاحُ فِي الْجُنُودِ وَقَصَدَتِ الْيَمَامَةَ، وَقَالَتْ: عَلَيْكُمْ بِالْيَمَامَةِ، وَدُفُّوا دَفِيفَ الْحَمَامَةِ، فَإِنَّهَا غَزْوَةٌ صَرَّامَةٌ، لَا يَلْحَقُكُمْ بَعْدَهَا مَلَامَةٌ. فَقَصَدَتْ بَنِي حَنِيفَةَ. (الکامل فی التاریخ، ابن الاثیر، ج:۲، ص:۲۱۰)

مختار بن ابی عبید ثقفی: مختار ثقفی ایک جلیل القدر صحابی حضرت ابوعبید ابن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیٹا تھا مختار ثقفی کی ولادت ہجرت کے پہلے سال ہوئی اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی صحبت وروایت یعنی صحابیت کا شرف حاصل نہیں ہوا، ابتدا میں یہ شخص علم وفضل اور نیکی وتقوی کے ساتھ مشہور تھا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ خبث باطن کا شکار ہے اور محض دنیا سازی کے لیے علم وتقوی کا لبادہ اوڑھے ہوئے۔ پہلے یہ شخص اہل بیت نبوت سے سخت بغض وعناد رکھتا تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یزیدیوں کا کھلم کھلا دشمن ہوگیا اور ان میں سے بہت لوگوں کو اس نے خون حسین کے قصاص میں موت کے گھاٹ بھی اتارا۔ مگر بعد میں اس کے کرتوتوں سے ظاہر ہوا کہ یہ سب کچھ اس نے دنیا کی طلب میں کیا تھا۔

پھر جب اس نے اپنے فتنوں کا آغاز کیا، نبوت کا مدعی بھی بنا اور اس بات کا دعویٰ کرنے لگا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس وحی لے کر آتے ہیں تو حضرت عبداللہ ابن زبیر نے حضرت مصعب ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو جو بصرہ کے گورنر تھے، کو اس کی سرکوبی کا حکم فرمایا، انھوں نے اپنی فوج لے کر کوفہ پر چڑھائی کی مختار نے بھی مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور جہنم واصل ہوا۔

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: وَهُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، قَامَ بَعْدَ وَقْعَةِ الْحُسَيْنِ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَلَبِ ثَأْرِهِ، وَكَانَ غَرَضُهُ فِي ذَلِكَ أَنْ يَصْرِفَ إِلَى نَفْسِهِ وُجُوهَ النَّاسِ، وَيَتَوَسَّلَ بِهِ إِلَى الْإِمَارَةِ، وَكَانَ طَالِبًا لِلدُّنْيَا مُدَلِّسًا فِي تَحْصِيلِهَا، كَذَا ذَكَرَهُ الْقَاضِي، وَقِيلَ: كَانَ يُبْغِضُ عَلِيًّا، وَقِيلَ: كَانَ يَدَّعِي النُّبُوَّةَ بِكُوفَةَ، فَسُمِّيَ كَذَّابًا، وَمِنْ جُمْلَةِ كَذِبِهِ دَعْوَاهُ أَنَّ جِبْرِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - يَأْتِيهِ بِالْوَحْيِ، ذَكَرَهُ ابْنُ الْمَلَكِ. وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: كَانَ أَبُوهُ مِنْ جُمْلَةِ الصَّحَابَةِ، وُلِدَ الْمُخْتَارُ عَامَ الْهِجْرَةِ وَلَيْسَتْ لَهُ صُحْبَةٌ وَلَا رِوَايَةٌ وَلَا رُؤْيَةٌ، وَأَخْبَارُهُ غَيْرُ مَرْضِيَّةٍ، وَذَلِكَ مُذْ طَلَبَ الْإِمَارَةَ إِلَى أَنْ قَتَلَهُ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ سَنَةَ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ، وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ مَعْدُودًا فِي أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْخَيْرِ، يَظْهَرُ بِذَلِكَ كُلِّهِ، وَلَا يَكْتُمُ الْفِسْقَ، فَظَهَرَ مِنْهُ مَا كَانَ يَكْتُمُهُ إِلَى أَنْ فَارَقَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَطَلَبَ الْإِمَارَةَ. وَكَانَ الْمُخْتَارُ يُزَيِّفُ لِطَلَبِ دَمِ الْحُسَيْنِ، وَيَسْتُرُ طَلَبَ الدُّنْيَا وَالْإِمَارَةِ، فَيَأْتِي مِنْهُ الْكَذِبُ وَالْجُنُونُ، وَإِنَّمَا كَانَتْ إِمَارَتُهُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَيُقَالُ: كَانَ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ خَارِجِيًّا، ثُمَّ صَارَ زُبَيْرِيًّا ثُمَّ صَارَ رَافِضِيًّا، وَكَانَ يُضْمِرُ بُغْضَ عَلِيٍّ - كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ - وَيَظْهَرُ

مِنْهُ لِضَعْفِ عَقْلِهِ أَحْيَانًا. كَذَا نَقَلَهُ مِيرَكُ عَنِ التَّصْحِيحِ، وَكَذَا ذَكَرَهُ الْمُؤَلِّفُ فِي أَسْمَائِهِ. (مرقاۃ المفاتیح، ج:۹، ص: ۳۸۶۷)

مختار بن ابو عبید ثقفی کے حوالے سے مسند ابو یعلی میں سند حسن کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا: مِنْهُمْ مُسَيْلِمَةُ، وَالْعَنْسِيُّ، وَالْمُخْتَارُ، یعنی قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں ان میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی و مختار ثقفی ہے۔ (مسند ابو یعلی، مسند عبد اللہ بن الزبیر، ح: ۶۸۲۰)

سنن ترمذی میں ہے:عَن ابْن عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ: يُقَالُ: الكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، وَالمُبِيرُ: الحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ. یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بنو ثقیف میں ایک جھوٹا اور ہلاک کرنے والا ہو گا۔ (سنن الترمذی، باب ماجاء فی ثقیف کذاب و مبیر، ح:۲۲۲۰)

مشکاۃ المصابیح میں ہے:وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ: الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُبِيرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: أَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ ألفٍ وَعشْرين ألفا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ.

وَرَوَى مُسْلِمٌ فِي «الصَّحِيحِ» حِينَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ أَسْمَاءُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا «أَن فِي ثَقِيف كذابا ومبيرا» فَأَما الْكذَّاب فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ. یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قبیلہ ثقیف میں انتہا درجہ کا جھوٹا شخص پیدا ہو گا اور ایک انتہا درجہ کا مفسد و ہلاکو۔ حضرت عبد اللہ عصمہ تابعی کہتے ہیں کہ علما کا کہنا ہے: جھوٹے شخص سے مراد مختار بن ابو عبید اور مفسد و ہلاکو سے مراد حجاج ابن یوسف ہے۔ اور ہشام ابن حسان نے فرمایا: حجاج بن یوسف نے جس قدر لوگوں کو یوں ہی پکڑ پکڑ کر قید خانہ میں ڈال کر قتل کیا ہے ان کی تعداد لوگوں نے شمار کی ہے جو ایک لاکھ بیس ہزار ہے اس روایت کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔ (مشکاۃ المصابیح،)

اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہ روایت نقل کی ہے کہ: حجاج بن یوسف نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو شہید کر دیا تو حضرت اسماء نے کہا کہ ہم سے نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا تھا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک انتہا درجہ کا جھوٹا شخص پیدا ہو گا اور ایک بڑا مفسد و ہلاکو پس جہاں تک جھوٹے شخص کا تعلق ہے تو اس کو دیکھ چکے اب رہی مفسد و ہلاکو کی بات، تو میرا خیال ہے کہ اے حجاج وہ مفسد و ہلاکو تو وہی ہے۔

تاریخ الخلفاء میں ہے: و فی أیام ابن الزبیر کان خروج المختار الکذاب الذي ادعی النبوة فجهز ابن الزبیر لقتاله إلی أن ظفر به فی سنة سبع و ستین و قتله لعنه الله. یعنی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں مختار کذاب مدعی نبوت کا خروج ہوا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس سے جنگ کے لیے لشکر تیار کیا یہاں تک کہ اس پر فتح پائی۔ یہ واقعہ ہے ۶۷ ہجری کا ہے۔ بالآخر یہ شخص (لعنۃ اللہ علیہ) قتل ہوا۔

دول الاسلام میں ہے:وقد ظهر بالعراق وکان یدعی أن جبرئیل یأتیه بالوحی. (دول الاسلام للذہبی ج: ۱، ص: ۳۵) یعنی یہ شخص عراق میں ظہور پذیر ہوا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ جبرئیل امین علیہ السلام مجھ پر وحی لاتے ہیں۔

حارث بن سعید کذاب دمشقی: حارث بن سعید کذاب دمشقی مروان بن حکم کا آزاد کردہ غلام تھا۔ حضرت عبد الرحمن بن حسان نے بیان فرمایا کہ وہ ابو جلاس کا آزاد کردہ غلام تھا۔ ابتداءً بڑا عابد و زاہد تھا۔ پھر شیطان نے اسے ورغلانا شروع کیا، اس نے اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا تو اس نے ایسی راہ دکھائی کہ اس کی گمراہی مزید بڑھ گئی۔ اس نے اپنے شعبدے دکھانے شروع کیے تو ایک بڑی جماعت نے اس کی پیروی کی۔ قاسم کے سامنے اس نے اپنا معاملہ پیش کیا اور اس سے عہد لیا۔ پھر اس نے کہا کہ میں نبی ہوں۔ عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں ملک شام میں اس نے نبوت کا دعوی کیا۔ اس پر قاسم نے کہا کہ اے دشمن خدا! تو نے جھوٹ کہا اور اب میرا تم سے

کوئی عہد نہیں ہے۔ اس نے یہ معاملہ حاکم وقت تک پہنچا دیا تو عبد الملک بن مروان اسے اسے قتل کر کے نشان عبرت بنایا اور سولی پر لٹکا دیا۔

الذي ادعى النبوة بالشام. دمشقي، يقال إنه مولى مروان بن الحكم. فروى الوليد بن مسلم، عن عبد الرحمن بن حسان قال: كان الحارث الكذاب دمشقياً، وكان مولى لأبي الجلاس، وكان له أب بالحولة. وكان متعبداً زاهداً لو لبس جبة من ذهب لرؤيت عليه زهادة، وكان إذا أخذ في التحميد لم يسمع السامعون إلى كلام أحسن من كلامه، فكتب إلى أبيه وهو بالحولة: يا أبتاه أعجل علي، فقد رأيت أشياء أتخوف أن يكون الشيطان قد عرض لي، قال: فزاده أبوه غياً فكتب إليه: أقبل علي ما أمرت به إن الله يقول: في الشياطين تنزل على كل أفاك أثيم ولست بأفاك ولا أثيم. وكان يجيء إلى أهل المسجد رجل فيذاكره أمره، ويأخذ عليهم العهد والميثاق إن رأى ما يرضى قبل، وإلا كتم عليه، وكان يريهم الأعاجيب، يأتي رخامة في المسجد فينقرها بيده) فتسبح، ويطعمهم فاكهة الصيف في الشتاء، ويقول: اخرجوا حتى أريكم الملائكة، فيخرجهم إلى دير مران فيريهم رجالاً على خيل. فتبعه بشر، كثير، وفشا الأمر في المسجد، وكثر أصحابه، فوصل الأمر إلى القاسم بن مخيمرة، قال: فعرض على القاسم وأخذ عليه العهد والميثاق، ثم قال: إني نبي. قال: كذبت يا عدو الله، ولا عهد لك عندي، (تاریخ الاسلام للذہبی)

مغیرۃ بن سعید عجلی: مغیرہ اموی گورنر عراق خالد بن عبد اللہ قسری کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اس نے اس نے عباسی خلیفہ المنصور کے دور میں مدینہ میں خروج کیا۔ اس نے محمد (النفس الزکیہ) کے بعد اپنی امامت کا دعوی کیا، پھر اس کے بعد اپنے نبی ہونے کا بھی دعوی کیا۔ اس نے محارم کو حلال کیا اور حجرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں ایسا غلو کیا جس کا کوئی عاقل اعتقاد نہیں رکھ سکتا۔ اس نے تشبیہ کے عقیدے کا اضافہ کیا اور کہا کہ اللہ تعالی صورت اور جسم ہے، اس کے اعضا حروف تہجی کی مانند ہیں۔ مزید ترقی کرتے ہوئے اسم اعظم کے علم کا ہونے کا دعوی کیا۔ اس نے اپنے مریدوں کے آگے یہ خیال بھی ظاہر کیا تھا کہ اسم اعظم کے ذریعہ سے وہ مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے اور لشکروں کو بھی شکست دے سکتا ہے۔ ان کے علاوہ اس کے بہت ساری کفری اور برے عقائد ہیں۔ الملل والنحل میں ہے:

ادعى أن الإمامة بعد محمد بن علي بن الحسين في : محمد النفس الزكية بن عبد الله ابن الحسن بن الحسن الخارج بالمدينة وزعم أنه حي لم يمت. وكان المغيرة مولى لخالد بن عبد الله القسري وادعى الإمامة لنفسه بعد الإمام محمد وبعد ذلك ادعى النبوة لنفسه واستحل المحارم وغلا في حق علي رضي الله عنه غلواً لا يعتقده عاقل. وزاد على ذلك قوله بالتشبيه فقال : إن الله تعالى صورة وجسم ذو أعضاء على مثال حروف الهجاء وصورته صورة رجل من نور على رأسه تاج من نور وله قلب تنبع منه الحكمة.

وزعم أن الله تعالى لما أراد خلق العالم تكلم بالأسم الأعظم فطار فوقع على رأسه تاجاً قال : وذلك قوله : سبح اسم ربك الأعلى الذي خلق فسوى.

ثم اطلع على أعمال العباد وقد كتبها على كفه فغضب من المعاصي فعرق فاجتمع من عرقه بحران: أحدهما مالح والآخر عذب والمالح مظلم والعذب نير.

ثم اطلع في البحر النير فأبصر ظله فانتزع عين ظله فخلق منها الشمس والقمر كله من البحرين فخلق المؤمنون من البحر النير وخلقالكفار من البحر المظلم وخلق ظلال الناس أول ما خلق وأول ما خلق هو ظل محمدج عليه السلام وظل علي قبل خلق ظلال الكل .

ثم عرض على السموات والأرض والجبال أن يحملن الأمانة وهي أن يمنعن علي بن أبي طالب من الإمامةن فأبين ذلك ثم عرض ذلك على الناس فأمر عمر بن الخطاب أبا بكر أن يتحمل منعه من ذلك وضمن له أن يعينه على الغدر به على شرط أن يجعل الخلافة له من بعده فقبل منه وأقدما على المنع متظاهرين فذلك قوله تعالى : " وحملها الإنسان إنه طكان ظلوماً جهولاً.

وزعم أنه نزل في حق عمر قولع تعالى : " كمثل الشيطان إذ قال للإنسان اكفر فلما كفر قال إني بريء منك ".

ولما أن قتل المغيرة اختلف أصحابه : فمنهم من قال بانتظاره ورجعته ومنهم من قال بانتظار إمامة : محمد كما كان يقول بانتظاره .

وقد قال المغيرة بإمامة أي جعفر محمد بن علي رضي اللع عنهما ثم غلا فيه وقال بإلهيته فتبرأ منه الباقر ولعنه . وقد قال المغيرة لأصحابه : انتظروه فإنه يرجع وجبريل وميكائيل يبايعانه بين الركن والمقام وزعم : أنه يحيي الموتى

ابو منصور عجلی: یہ شخص ابتداء میں رافضی تھا۔ بعد میں ملحد اور زندیق بنا اور مرزائیوں کی طرح آیات قرآنیہ میں عجیب عجیب تاویلیں کیں اور نبوت کا دعویٰ کیا۔ یوسف بن عمر ثقفی جو کہ خلیفہ ہشام بن عبدالملک کی طرف سے عراق کا والی اور امیر تھا۔ اس کو جب اس کے عقائد کفریہ کا علم ہوا تو ابو منصور کو گرفتار کر کے کوفہ میں پھانسی پر لٹکایا۔

فرقہ منصوریہ ابو منصور عجلی کے متبعین کا نام ہے۔ اس شخص کا دعویٰ تھا کہ امامت اولاد علی کرم اللہ وجہہ میں دائر ہے اور اپنے آپ کو امام باقر کا خلیفہ بتلایا۔ اس کے بعد اپنی ملحدانہ دعاوی میں اضافہ کیا کہ مجھے معراج آسمانی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ پھیر کر فرمایا! بیٹے میری تبلیغ کرتا رہ۔ اس کے بعد زمین پر اتار دیا اور کہا کرتا تھا کہ آیت خداوندی "وان يروا كسفاً من السماء ساقطاً يقولوا سحاب مركوم" میرے حق میں نازل ہوئی۔ یہ فتنہ جاری رہا یہاں تک کہ یوسف بن عمر ثقفی والی عراق نے ابو منصور عجلی کو سولی پر لٹکا کر اس فتنہ کا قلع قمع کیا۔ الملل و النحل میں ہے: أبي منصور العجلي وهو الذي عزا بنفسه إلى أبي جعفر محمد بن علي الباقر في الأول فلما تبرأ منه الباقر وطرده زعم أنه هو الإمام ودعا الناس إلى نفسه ولما توفي الباقر قال : انتقلت الإمامة غلي وتظاهر بذلك.

وخرجت جماعة منهم بالكوفة في بني كندة حتى وقف يوسف بن عمر الثقفي والي العراق في أيام هشام بن عبد الملك علىقصته وخبث دعوته فأخذه وصلبه.

زعم أبو منصور العجلي : أن علياً رضي الله عنه هو الكسف الساقط من السماء وربما قال : الكسف الساقط من السماء هو الله تعالى.

وزعم حين ادعى الإمامة لنفسه أنه عرج به إلى السماء ورأى معبوده فمسح بيده راسه وقال له : يا بني ! أنزل فبلغ عني ثم أهبطه إلى الأرض فهو الكسف الساقط من السماء.

وزعم أيضاً : أن الرسل لا تنقطع أبداً والرسالة لا تنقطع. وزعم: أن الجنة رجل أمرنا بموالاته وهو إمام الوقت وأن النار رجل أمرنا بمعاداته وهو خصم الإمام وتأول المحرمات كلها على أسماء رجال أمرنا الله تعالى بمعاداتهم. وتأول الفرائض على أسماء رجال أمرنا بموالاتهم. واستحل بأصحابه : قتل مخالفيهم وأخذ أموالهم واستحلال نسائهم. وهخم صنف من الخرمية.

وإنما مقصودهم من حمل الفرائض والمحرمات على أسماء رجال : هو أن من ظفر بذلك الرجل وعرفه فقد سقط عنه التكليف وارتفع الخطاب إذ قد وصل إلى الجنة وبلغ الكمال. ومما أبدعه العجلي أنه قال : إن أول ما خلق الله تعالى هو عيسى ابن مريم عليه السلام ثم علي بن أبي طالب كرم الله وجهه .

صالح بن طریف برغواطی: بیان کیا جاتا ہے کہ صالح بن طریف یہودی الاصل تھا، ۱۱۰ھ میں پیدا ہوا، نشو و نما اندلس کے ایک قلعہ برباط میں ہوئی، عبید اللہ معتزلی سے علوم و فنون حاصل کیے، پھر سحر میں دست گاہ حاصل کی۔ مغرب اقصی میں ساحل بحر پر واقع تامسنا کے مقام پر پہنچا، وہاں آباد بربری قبائل میں بود و باش اختیار کر لی، ان کی زبان سیکھی اور سحر سے انھیں اپنا گرویدہ بنا کر ان پر حکومت کرنے لگا۔ ۱۲۵ھ یا ۱۲۷ھ میں نبی ہونے کا اعلان کیا۔ اس نے دعوی کیا کہ اس پر قرآن نازل ہوا ہے اور اس میں سے سورتیں پڑھ کر سناتا تھا، ان سورتوں میں سورۃ الدیک، سورۃ الحمر، سورۃ الفیل وغیرہ تھیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ صالح کا ظہور ہشام بن عبد الملک کی

خلافت میں دوسری صدی کے ستائیسویں سال ہوا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ اس کا ظہور ہجرت کی ابتدا میں ہوا تھا۔ جب اسے نبی کریم ﷺ کی شان کی اطلاع ہوئی تو از راہ عناد آپ کی نقل اتارتے ہوئے یہ دعوی کیا تھا مگر پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ پھر اس نے یہ خیال کیا کہ وہ مہدی آخر الزماں ہے، حضرت عیسی علیہ السلام اس کے ساتھ ہوں گے اور اس کی اقتدا میں نماز ادا فرمائیں گے۔ اس کا نام عربوں میں صالح، سریان میں مالک، عجمی میں عالم، عبرانی میں روبیا اور بربری میں وربا ہے جس کا معنی خاتم النبیین ہے۔ ۱۷۴ھ میں اپنے تخت و تاج کو چھوڑ کر مشرق کی طرف نکل گیا۔ جاتے وقت اپنے بیٹے الیاس کو اپنے بیٹے کو اپنے دین کی وصیت کی۔

باب کی وصیت کے مطابق الیاس نے اس کی سلطنت اور کفریات کو قائم رکھا اور عامل رہا یہاں تک کہ ۲۲۴ھ میں مر گیا۔

الیاس کے بعد اس کا بیٹا یونس نے اس سلسلہ کو برقرار رکھا اور ۳۶۸ھ میں مرا۔ بالآخر ۴۵۱ھ میں مرابطون نے اس حکومت کفر کا خاتمہ کیا اور اہل سنت کی حکومت قائم کی۔

صَالح بن طريف البرغواطى الَّذِي ادّعى النُّبُوَّة بتامسنا من بلَاد الْمغرب الْأَقْصَى على سَاحل الْبَحْر الْمُحِيط فِيمَا بَين سلا وآسفى وبرغواطة بطن من المصامدة على مَا حَقَّقَهُ ابْن خلدون وَكَانَ أَبوهُ طريف يكنى أَبَا صبيح وَكَانَ من قواد ميسرَة الخفير الْقَائِم بدعوة الصفرية وَلما انقرض أَمر ميسرَة بَقِي طريف قَائِما بأَمْر برغواطة بتامسنا وَيُقَال إِنَّه تنبأ أَيْضا وَشرع لَهُم الشَّرَائِع ثمَّ هلك وَولى مَكَانَهُ ابْنه صَالح هَذَا وَقد كَانَ شهد مَعَ أَبيه حروب ميسرَة

قَالَ ابْن خلدون وَكَانَ من أهل الْعلم وَالْخَيْر ثمَّ انْسَلَخَ من آيَات الله وَانْتَحَلَ دَعْوَى النُّبُوَّة وَشرع لَهُم الدّيانَة الَّتِى كَانُوا عَلَيْهَا من بعده وَهِي مَعْرُوفَة فِي كتب المؤرخى.

وَوضع لَهُم قُرْآنًا يقرؤونه فِى صلواتهم ويتلونه فِى مَسَاجدهمْ وَزعم أَنه نزل عَلَيْهِ وَأَنه وَحى من الله تَعَالَى إِلَيْهِ وَمن شكّ فِى ذَلِك فَهُوَ كَافِر وَالْقُرْآن الَّذِي شرع لَهُم ثَمَانُون سُورَة سَمَّاهَا لَهُم بأسماء النَّبِيين وَغَيرهم مِنْهَا سُورَة آدم وَسورَة نوح وَسورَة فِرْعَوْن وَسورَة مُوسَى وَسورَة هَارُون وَسورَة بنى إِسْرَائِيل وَسورَة الأسباط وَسورَة أَيُّوب وَسورَة يُونُس وَسورَة الْجمل وَسورَة الديك وَسورَة الحجل وَسورَة الْجَرَاد وَسورَة هاروت وماروت وَسورَة إِبْلِيس وَسورَة الْحَشْر وَسورَة غرائب الدُّنْيَا وفيهَا الْعلم الْعَظِيم بزعمهم حرم فِيهَا وحلل وَشرع وَفصل وَتَسَمى فيهم بصَالح الْمُؤمنِينَ وَقَالَ أَنا صَالح الْمُؤمنِينَ الَّذِي ذكره الله فِى كِتَابه الَّذِي أنزلهُ على مُحَمَّد صلى الله عَلَيْهِ وَسلم كَمَا حَكَاهُ الْبكْرِيّ عَن زمور بن صَالح الْوَافِد مِنْهُم على الحكم الْمُسْتَنْصر الْخَلِيفَة بقرطبة من قبل ملكهم يَوْمئِذٍ أبى مَنْصُور عِيسَى بن أبى الْأَنْصَار سنة ثِنْتَيْن وَخمسين وثلاثمائة وَكَانَ يترجم عَنهُ بجَمِيع خَبره دَاوُد بن عمر المسطاسى قَالَ وَكَانَ ظُهُور صَالح هَذَا فِى خلَافَة هشَام بن عبد الْملك سنة سبع وَعشْرين وَمائَة. (الاستقصاء لاخبار دول المغرب الاقصى، ج:۱، ص:۱۷۰،۱۷۱)

ثمَّ خرج صَالح بن طريف إِلَى الْمشرق سنة أَربع وَسبعين وَمِائَة بعد أَن ملك أَمرهم سبعا وَأَرْبَعين سنة وَوَعدهمْ أَنه يرجع إِلَيْهِم فِى دولة السَّابع مِنْهُم وَأوصى بشَرِيعَتِهِ إِلَى ابْنه إِلْيَاس بن صَالح وَلم يزل إِلْيَاس مظْهرا لِلْإِسْلَامِ مصرا على مَا أوصاه بِهِ أَبوهُ من كلمة كفرهم وَكَانَ متظاهرا بالعفاف والزهد إِلَى أَن هلك سنة أَربع وَعشْرين وَمِائَتَيْن لمضى خمسين سنة من ولَايَته ثمَّ ولى من بعده ابْنه يُونُس بن إِلْيَاس فأظهر دينهم ودعا إِلَى كفرهم وَقتل من لم يدْخل فِى أمره حَتَّى حرق مَدَائِن تامسنا وَمَا والاها يُقَال إِنَّه حرق مِنْهَا ثَلَاثمِائَة وَثَمَانِينَ مَدِينَة واستلحم أَهلهَا بالسَّيْف لمخالفتهم إِيَّاه وَقتل مِنْهُم بموضع يُقَال لَهُ تاملكالات وَهُوَ حد عَالٍ نابت وسط الطَّرِيق سَبْعَة آلَاف وَسَبْعمائة وَسبعين نفسا. (الاستقصاء لاخبار دول المغرب الاقصى، ج:۲، ص:۱۵)

اسحاق اخرس مغربی: اہل اسلام کے مطابق اسحاق اخرس جھوٹے انبیا میں سے ایک تھا۔ وہ ملک مغرب کا رہنے والا تھا۔ اس وقت ممالک اسلامیہ پر عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کی حکومت تھی۔ روایت کے مطابق پہلے اس نے صحفِ آسمانی قرآن، تورات، انجیل اور زبور کی تعلیم حاصل کی۔ پھر جمیع علوم رسمیہ کی تکمیل کی۔ نہ صرف مذہبی معلومات بلکہ اسے کئی زبانیں بھی آتی تھیں، اس کے علاوہ دیگر علوم و فنون میں بھی کمال حاصل تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ کمال کا کیمیاگر بھی تھا۔ اسحاق ۱۳۵ھ میں اصفہان میں آیا۔

محققین نے لکھا ہے کہ پہلے اس نے صحفِ آسمانی قرآن، تورات، انجیل اور زبور کی تعلیم حاصل کی۔ پھر جمیع علوم رسمیہ کی تکمیل کی۔ زمانہ دراز تک مختلف زبانیں سیکھتا رہا۔ مختلف اقسام کی صناعیوں اور شعبدہ بازیوں میں مہارت پیدا کی۔ اور ہر طرح سے باکمال اور بالغ النظر ہو کر اصفہان آیا اور دس سال تک گونگا بنا رہا تھا۔

اصفہان پہنچ کر ایک عربی مدرسے میں قیام پزیر ہوا اور یہیں کے ایک چھوٹے سے کمرے میں مکمل دس سالوں تک ٹھہرا رہا۔ کہا جاتا ہے کہ یہیں اس نے اپنی زبان پر ایسی مہر سکوت لگائے رکھی کہ ہر عام و خاص شخص اسے گونگا سمجھتا رہا۔ دس سالوں تک بے زبان کا ناٹک کرنے کی وجہ سے وہ "اخرس" کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ وہ ہمیشہ اشاروں سے مدعا کیا کرتا اور ہر شخص سے اس کا رابطۂ مودت و شناسائی قائم تھا۔ ہر شخص کے دل میں اسحاق کے لیے ترس اور محبت تھی۔ گونگے بنے رہنے کے دس سالوں بعد آخر وہ وقت آ گیا کہ چپی توڑ دی۔ اس نے نہایت رازداری کے ساتھ کیمیائی مادوں کو ملا کر ایک مائع تیار کیا۔ ایک رات جب تمام لوگ خواب خرگوش میں مصروف تھے، اس نے مائع کو اپنے بدن پر ملا جس کے بعد اس کے جسم سے نورانی کرنیں پھوٹیں اور وہ جگنو کی طرح چمکنے لگا اور شمعیں جلا کر سامنے رکھ دیں۔ اس کے بعد انس نے ہولناک چیخ نکالی جس کی وجہ سے مدرسے کے تمام مکین جاگ اٹھے۔ جب لوگ ارگرد جمع ہوئے تو اس نے اٹھ کر نماز ادا کی اور ایسی خوش آوازی اور تجوید کے ساتھ بہ آواز قرآن پڑھنے لگا کہ بڑے بڑے قاری بھی دنگ رہ گئے۔

اسحاق نے کہا کہ "چالیس روز پیشتر ہی فیضان کے کچھ آثار نظر آنے لگے تھے آخر دن بہ دن القائے ربانی کا سرچشمہ دل میں موجیں مارنے لگا حتیٰ کہ آج رات خدا تعالیٰ نے اپنے فضل مخصوص سے اس عاجز پر علم و عمل کی وہ راہیں کھول دیں کہ مجھ سے پہلے لاکھوں رہروانِ منزل اس کے خیال اور تصور سے بھی محروم رہے اور وہ اسرار و حقائق منکشف فرمائے کہ جن کا زبان پر لانا مذہب طریقت میں ممنوع ہے البتہ مختصراً اتنا کہنے کا مجاز ہوں کہ آج رات دو فرشتے حوض کوثر پانی لے کر میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ہاتھ سے غسل دیا اور کہنے لگے السلام علیک یا نبی اللہ! مجھے جواب میں تامل ہوا اور گھبرایا کہ یا علیم یہ کیا ابتلا ہے؟ فرشتہ بزبان فصیح یوں گویا ہوا: اے اللہ کے نبی بسم اللہ کہہ کر ذرا منہ تو کھولیے میں نے منہ کھول دیا اور دل میں بسم اللہ کا ورد کرتا رہا فرشتے نے نہایت لذیذ چیز منہ میں رکھ دی یہ تو معلوم نہیں کہ وہ چیز کیا تھی؟ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ وہ شہد سے زیادہ شیریں، مشک سے زیادہ خوشبو اور برف سے زیادہ سرد تھی اس نعمت خداوندی کا حلق سے نیچے اترنا تھا کہ میری زبان گویا ہو گئی اور میر منہ سے یہ کلمہ نکلا: اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یہ سن کر فرشتوں نے کہا محمد ﷺ کی طرح تم بھی رسول اللہ ہو میں نے کہا اے دوستو! تم یہ کیسی بات کہہ رہے ہو مجھے اس سے سخت حیرت ہے بلکہ میں تو عرق خجالت میں ڈوبا جاتا ہوں فرشتے کہنے لگے خدائے قدوس نے تمہیں اس قوم کے لیے نبی مبعوث فرمایا ہے میں نے کہا کہ خدا نے تو سیدنا محمد علیہ الصلوۃ والسلام روحی فداہ کو خاتم الانبیا قرار دیا اور آپ کی ذات اقدس پر نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا اب میری نبوت کیا معنی رکھتی ہے؟ کہنے لگے درست مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مستقل حیثیت رکھتی ہے اور تمھاری ظلی و بروزی ہے۔

اسحاق کا جادو چل گیا اور اسکے پیروکاروں نے ایک بھاری جمعیت اور اثر اس تیزی سے پیدا کیا کہ اس نے خلافت پر حملہ کر کے خود خلیفہ بننے کا فیصلہ کیا چنانچہ عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کو مقہور و مغلوب کر کے بصرہ و عمان اور ان کے توابع پر قبضہ کر لیا۔ کئی معرکوں کے بعد خلافت عباسیہ کو فتح نصیب ہوئی اور اسحاق اخرس کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے کچھ پیروکار اب بھی عمان میں ہیں۔ ملخصا، جھوٹے نبی، ص ۴۵۰-۵۰)(ائمہ تلبیس، ص:۱۶۱-۱۶۵)

مرزا غلام احمد قادیانی: مرزا غلام قادیانی ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوا ابتدائی تعلیم مولوی گل علی شاہ سے حاصل کی کچھ عرصے اپنے والد کے ساتھ انگریزی کچہریوں کے چکر بھی لگائے آبائی پیشہ زمینداری تھا آباؤ اجداد سکھوں اور انگریزوں کے وفادار ملازم رہتے

آئے تھے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا مرزا غلام قادیانی انگریزی اور عربی میں ابجد خواں تھا اس نے قانون کا امتحان دیا مگر فیل ہونے پر تعلیم سے دل اچاٹ ہو گیا کمزوری دل و دماغ کا مرض پوری عمر جولانی سے رہا تشنج قلب، اسہال، دردسر، مالیخولیا، شوگر وغیرہ امراض موصوف کی زندگی کے ساتھی تھے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں موصوف کا شدت اسہال یا ہیضہ سے انتقال ہوا۔ بعد وفات انکے منہ سے پاخانہ نکلتے دیکھا گیا جو حاضرین کی عبرت کا باعث ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلفاء اس صورت حال کی تردید کرتے رہے والعلم عند اللہ عزوجل۔

۱۸۸۶ء میں مرزا نے اپنی نبوت کی بنیاد رکھنا شروع کی جو کہ گول مول الہام اور کشف وغیرہ پر مبنی تھی جو کہ براہین احمدیہ میں موجود ہے یاد رہے براہین احمدیہ اور تحذیر الناس (مدرسہ دیوبند) بیک وقت لکھی گئیں نیز علی گڑھ کالج کا اجراء، مدرسہ دیوبند کی تاسیس اور براہین احمدیہ کی تصنیف کا زمانہ بھی ایک ہی ہے گویا انگریزوں نے بیک وقت چار فتنے دیوبند، قادیان، علی گڑھ و دہلی سے کھڑے کر دیئے مگر مرزا غلام قادیانی سب پر بازی لے گیا کہ نبوت کا دعویٰ کر کے دجالوں میں اپنا نام لکھوایا اپنی دنیا سنبھالنے کی خاطر کروڑوں مسلمانوں کی عاقبت برباد کی چنانچہ ۱۸۸۶ء کے کشف و الہام کے دعاوی کے بعد ایک نیا مکسچر ظلی و بروزی نبی کے نام سے تیار کیا چنانچہ ۱۸۹۰ میں یہ کہنا شروع کیا کہ مسیح موعود اور ابن مریم، میں خود ہوں چنانچہ خود لکھتا ہے "مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا (کشتی نوح ص ۴۷) اور مسیح موعود کے متعلق لکھتا ہے: میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدائے تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشن گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا (تحفہ گولڑویہ ص ۱۹۵)۔

موصوف نے اپنی ظلی و بروزی کی منطق کا ہیر پھیر لفظوں کی چکر بازی میں یوں بھی دکھایا ہے کہ اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے، اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے اور میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد، احمد، مصطفی اور مجتبیٰ نہ رکھتا (نزول المسیح ص ۲) یہ تو ظل ہونے کے بارے میں ہے۔ بروزی کا فارمولا بھی ملاحظہ فرمائیے لکھتا ہے: مجھے بروزی صورت میں نبی و رسول بنایا ہے اور اس بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان میں نہیں بلکہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور حامد ہوا پس نبوت و رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی (نعوذ باللہ) (ایک غلطی کا ازالہ)۔

اس کے بعد مرزا قادیانی نے اور ترقی کی یہاں تک کہ ۱۹۰۱ء میں حقیقی نبوت کا دعوی کر دیا چنانچہ لکھتا ہے: ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول (یعنی مرزا غلام) کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ، جس نے مجھ کو پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح ص ۵۶)

یہ شخص انبیاء کرام کا نہایت گستاخ تھا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے: عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ ظاہر نہ ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۳ ملخص از برطانوی مظالم کی کہانی مؤلفہ عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری علیہ الرحمۃ ص ۶۴۳ تا ۶۵۶)

سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قادیانی سے بدزبان کو دیکھو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی کیسی توہین کرتا ہے یہاں تک انہیں اور انکی ماں صدیقہ بتول کو فحش گالیاں دیتا ہے یہاں تک ۴۰۰ انبیاء کو صاف جھوٹا لکھا حتی کہ دربارہ حبیب خود شان اقدس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ناپاک حملہ کیا۔ (ملفوظات ص ۲۰۸ مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور)

دعویٰ نبوت کے بعد مرزا کی رگ شیطانی مزید پھڑکی تو اس نے خدائی دعویٰ کر ڈالا چنانچہ لکھتا ہے میں نے نیند میں اپنے آپ کو ہو بہو اللہ دیکھا اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہ (اللہ) ہوں پھر میں نے آسمان و زمین بنائے اور کہا ہم نے آسمان کو ستاروں کے ساتھ سجایا ہے۔ (کمالات اسلام ص ۵۶۴، ۵۶۵ بحوالہ برطانوی مظالم کی کہانی

ص۶۵۸)

دیگر جھوٹے نبوت کے دعویداروں کی طرح مرزا غلام قادیانی نے بھی کچھ پیشن گوئیاں کی تھیں مگر ان کا انجام مسیلمہ کذاب کی طرح ہوا۔

(۱) اپنے لیے ایک لڑکے کی پیشن گوئی کی تھی جس کی نسبت کہا تھا کہ انبیاء کا چاند ہوگا اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے مگر نشان الٰہی کہ چوں دم برادشتم مادہ برآمد بیٹی پیدا ہوئی اس پر کہا کہ وحی سمجھنے میں غلطی ہوئی اب کی جو ہوگا وہ لڑکا انبیاء کا چاند ہوگا، بیٹی بیٹے ہمیشہ پیدا ہوتے ہیں اب کی ہوا بیٹا مگر چند روز جی کر مر گیا بادشاہ کیا کسی محتاج نے بھی اس کے کپڑوں سے برکت نہ لی۔

(۲) ایک اور پیشن گوئی آسمانی بیوی کی تھی اپنی چچازاد بہن احمدی کو لکھ بھیجا کہ اپنی بیٹی محمدی بیگم میرے نکاح میں دے دے اس نے صاف انکار کیا اس پر طمع دلائی پھر دھمکیاں دیں پھر کہا کہ وحی آگئی کہ زوجنکھا ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا اور یہ کہ اس کا نکاح اگر تو دوسری جگہ کرے گی تو ڈھائی یا تین برس کے اندر اس کا شوہر مر جائے گا مگر اس خدا کی بندی نے ایک نہ سنی، سلطان محمد خان سے نکاح کر دیا وہ آسمانی نکاح دھرا ہی رہا نہ وہ شوہر مرا کتنے بچے اس سے ہو چکے اور رہ چل دئے۔ (کتاب العقائد، ص:۶۰-۶۴)

اب علامہ پروفیسر الیاس برنی کی کتاب قادمانی مذہب کا علمی محاسبہ سے قادیانی نبیوں کے حالات نقل کیے جاتے ہیں۔

مولوی یار محمد قادیانی: ایک میرے استاد تھے جو سکول میں پڑھایا کرتے تھے بعد میں وہ نبوت کے مدعی بن گئے۔ ان کا نام مولوی یار محمد صاحب تھا۔ انھیں حضرت مسیح موعود سے ایسی محبت تھی کہ اس کے نتیجہ میں ہی ان پر جنوں کا رنگ غالب آگیا ممکن ہے پہلے بھی ان کے دماغ میں کوئی نقص ہو مگر ہم نے یہی دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کی محبت بڑھتے بڑھتے انھیں جنون ہوگیا اور وہ حضرت مسیح موعود کی ہر پیش گوئی کو اپنی طرف منسوب کرنے لگے۔ (ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۵ء)

احمد نور کابلی قادیانی: لا الہ الا اللہ احمد نور رسول اللہ اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں۔ اب آسمان کے نیچے اللہ کا دین میری تابعداری ہے اور اللہ کا مخاطب رسول زندہ موجود دنیا پر میں ہوں۔ میرا مان لینا اللہ کا دین ہے اور میرے خلاف اور نہ مان لینا اللہ کے دین سے اخراج ہے اور دنیا پر میرا وقت رسالت کا ہے اور اللہ کے دین رسی صرف میرے اور رحمن کے ہاتھ میں ہے۔ میری وحی کی طرف سے ہے جیسا کہ تمام انبیاء کی وحی اللہ سے ہے میں اللہ کی طرف سے رحمۃ للعالمین ہوں۔ میں تمام انبیاء کا مظہر ہوں اور قرآن کو ستاروں سے لایا ہوں۔ (لکل امۃ اجل ص ا ص ۲ مصنفہ احمد نور کابلی صاحب قادیانی)

سیّد احمد نور صاحب کابلی (قادیانی)... ہر شخص جانتا ہے کہ وہ خود مدعی نبوت ہیں اور معذور اور بیمار آدمی ہیں۔ پس ان کا کلام ہماری طرف کس طرح منسوب کیا جاسکتا ہے۔ (خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان، جلد ۲۲ نمبر ۵۸ مورخہ ۱۱/ نومبر ۱۹۳۴ء)

عبداللطیف قادیانی: چونکہ خدا تعالیٰ نے نو سال سے مجھے کل دنیا کی ہدایت کے لیے اور اسلام کو ہر رنگ میں تمام ادیان پر غالب کرنے کے لیے اپنا نبی اور رسول اور امام مہدی بنا کر مبعوث کیا ہے اور میرے دعویٰ کے دلائل کتاب چشمہ نبوت کے ذریعہ پانچ سال سے شائع ہو چکے ہیں لیکن میاں محمود احمد صاحب قادیانی اور ان کی جماعت نے میرے دعاوی قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لیے خدائے تعالیٰ نے مجھے اپنی وحی کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ وہ ان کو سزا دے گا اور ان کے اسی انکار اور سرکشی کی پاداش میں خدا کا غضب میاں محمود احمد قادیانی پر اور ان کے ساتھیوں پر اور ان کی بستی پر کسی سخت مصیبت اور عذاب شدید عبرت ناک کی صورت میں عنقریب نازل ہونے والا ہے اور اس عذاب شدید عبرت ناک کی صورت میں عنقریب نازل ہونے والا ہے اور اس عذاب شدید کے بعد جماعت احمدیہ کے بقیہ اور منتشر لوگ پھر خدا کے حکم سے میرے ہاتھ پر جمع ہوں گے۔ اس عذاب کے ٹلنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان قوم یونس کی طرح میرے دعاوی پر ایمان لا کر مجھے قبول کریں۔ اس کے سوا اور کوئی صورت اس عذاب کے ٹلنے کی نہیں۔ (مورخہ ۵/ مارچ ۱۹۳۰ء عبداللطیف خدا کا نبی اور رسول اور امام مہدی گناچور، ضلع جالندھر)

چراغ دین جموی قادیانی: چراغ دین جمونی کے متعلق حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا نزل بہ الجبیز کہ یہ کتے کی طرح آبیٹھا

تو اسے ٹکڑا ڈال دیا گیا۔ اس میں بتایا کہ یہ الہام کے قابل نہ تھا مگر ہمارے دروازہ پر آ بیٹھا۔ اس لیے اس پر الہام تو نازل کر دیا گیا مگر وہ ایسا ہی تھا جیسے کتے کو ٹکڑا ڈال دیا جائے۔ چراغ دین تو مرتد ہو گیا کیوں کہ جبیز کو اس نے اعلیٰ چیز سمجھ لیا اور اس پر اترانے لگا لیکن اگر پیچھے پڑنے سے پہلے جبیز ہی نازل ہو اور انسان اس پر متکبر نہ ہو بلکہ دعاؤں میں لگا رہے تو اس کے لیے اعلیٰ چیز بھی نازل ہوگی کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جنھیں پہلے پہل معمولی چیز ملتی ہے لیکن جب تعلقات بڑھ جاتے ہیں اور دوستی ترقی کر جاتی ہے تو دعوتیں ہونے لگتی ہیں پس اگر کسی کو خدا تعالیٰ خوانِ نعمت پر نہیں بلاتا اور دعوت نہیں دیتا تو بھی اسے کوشش جاری رکھنی چاہیے خواہ جبیز ہی مل جائے۔ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی قادیانی مبلغین کو نصائح مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸ نمبر ۵۹ مورخہ ۱۵/ نومبر ۱۹۳۰ء)

چونکہ اس شخص (چراغ دین) نے ہمارے سلسلہ کی تائید کا دعویٰ کر کے اور اس بات کا اظہار کر کے کہ میں فرقہ احمدیہ میں سے ہوں جو بیعت کر چکا ہوں طاعون کے بارے میں شاید ایک یا دو اشتہار شائع کیے ہیں اور میں نے سرسری طور پر کچھ حصّہ ان کا سنا تھا اور قابلِ اعتراض حصّہ ابھی سنا نہیں گیا تھا۔ اس لیے میں نے اجازت دی تھی کہ اس کے چھپنے میں کچھ مضائقہ نہیں مگر افسوس کہ بعض خطرناک لفظ اور بیہودہ دعویٰ جو اس کے حاشیہ میں تھے اس کو میں کثرت لوگوں اور دوسرے خیالات کی وجہ سے سن نہ سکا اور محض نیک ظنی سے ان کے چھپنے کے لیے اجازت دی گئی۔

اب جو رات اس شخص چراغ دین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلا اور اسلام کے لیے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم اور اپنا کام یہ لکھا ہے کہ تاکہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرا دے اور قرآن و انجیل کا تفرقہ باہمی دور کر دے اور ابنِ مریم (غالباً مرزا صاحب) کا ایک حواری بن کر یہ خدمت کرے اور رسول کہلائے۔

یہ بھی کہنا کہ میں رسول اللہ ہوں کس قدر خدا کے پاک سلسلہ کی ہتک عزت ہے گویا رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے۔ نادانی سے یہ نہیں سمجھتا کہ گو پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوئے تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہیں اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوسرا کوئی مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ ایک ہی ہادی کے پیرو تھے۔ اسی طرح اس جگہ بھی (یعنی قادیان میں) ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں کسی کو دعویٰ نہیں پہنچتا کہ وہ نعوذ باللہ رسول کہلائے۔

نفس امارہ کی غلطی نے اس (چراغ دین) کو خودستائی پر آمادہ کیا ہے۔ پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے جب تک کہ مفصل طور پر اپنا توبہ نامہ شائع نہ کرے اور اس ناپاک رسالت کے دعویٰ سے ہمیشہ کے لیے مستعفی نہ ہو جائے۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ ایسے انسان سے قطعاً پرہیز کریں۔ اس کی تحریروں سے ہمیں پوری واقفیت نہیں تھی اس لیے اجازت طبع دی تھی۔ اب ایسی تحریروں کو چاک کرنا چاہیے۔ (المشتہر: خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۳/ اپریل ۱۹۰۳ء دافع البلاء ص ۱۹، ۲۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

غلام محمد قادیانی: جس طرح تمام نبی ماموریت سے پہلے بالکل خاموش گم شدہ معمولی اور بے علم محض ہوتے ہیں۔ ایسا ہی میرا حال تھا۔ میری زبان اور قلم وعظ کے لیے بہت کم اٹھی۔ میری تمام توجہ اپنے ذاتی فرائض منصبی کی تکمیل اپنی ذاتی تکمیل اصلاح اور تلاش محبوب میں منہمک رہی اور جوں ہی کہ میں مراد کو پہنچ گیا تو ایک ہی لیلۃ القدر کی مشہور رات کے بعد میں بڑے شور و غل کے ساتھ غار حرا یا غار ثور سے باہر نکل آیا جس کی کوئی مثال موجود دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ ایک ہی رات میں وہ عظیم الشان تبدیلی مجھ میں ظہور میں آگئی کہ میں عالم بھی ہو گیا۔ مصنف بھی ہو گیا مقرر بھی ہو گیا امام بھی ہو گیا اور مصلح بھی ہو گیا اور یہ سب کچھ علم و عمل کے اتحاد کے ساتھ ظہور میں آیا مجھے جس انجمن نے اپنی تجارت میں بطور کارندہ ملازم رکھا ہوا تھا وہ انجمن حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی طرح عنقریب میری زوجیت میں بخوشی آنے والی ہے۔ (ص ۷)

اس کے بعد میں خدائے واحد اسلام کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اور جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک اور خالق ہے۔ اس کے نام عزت و جلال کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ (مرزا صاحب کے) مندرجہ بالا تمام الہامات و مکاشفات میں تمام شاہانہ

تصویر اور اس کے متعلق کاروبار میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں اور صرف میں ہی ان سب کا مصداق اور مدعی صادق ہوں... میں خدا کے فضل سے (مرزا صاحب کے) ۳۰؍ مئی ۱۹۰۶ء کے الہام کا بھی مصداق ہوں جو حسبِ ذیل ہے:

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ برہمن اوتار سے مقابلہ اچھا نہیں۔ ۵/۳۰، ۱۹۰۶ص ۲۵

خلیفہ جماعت قادیان (میاں محمود احمد صاحب) کے نام مخصوص آسمانی چٹھی آپ کو معلوم ہوگا کہ مجھے حضرت مسیح موعود کی روحانی فرزندیت میں آسمانی بابرکت مصلح موعود وقدرت ثانی کی آسمانی خلافت و ماموریت کا دعویٰ ہے جس کے مقابل آپ کو حضور کے جسمانی فرزند ہونے اور زمینی مصلح موعود و زمینی خلافت کا بغیر مخصوص وحی اور روح کے دعویٰ ہے... لیکن آپ نے معلوم ہوتا ہے مجھے کوئی معمولی انسان خیال کرکے تکبر سے منہ پھیر لیا ہوا ہے جس میں آپ نے مجھے ہی نہیں ٹھکرایا اور جواب دیا بلکہ اپنے محسن باپ کو ٹھکرایا اور جواب دے دیا جس کی شاہی گدی پر آپ زبردستی بیٹھ کر ہزاروں آرام کے دن دیکھ چکے ہیں... میری طرف سے اس لاپروائی کی سزا میں آپ کو سردست طرح طرح کی ہلکی سزاؤں میں مبتلا کیا جارہا ہے... جن سب کا تعلق صرف میری ذات سے ہے جس کی اطاعت سے الگ رہنے کی صورت میں آپ کے کام کو ٹھنڈا کردیا جانے والا ہے۔ (ص ۱۷)

پس میں ہی بشیر الدولہ اور قطعی بہشتی ہوں جس نے اپنے آپ کو گزشتہ دوشنبہ کی ۲۷ ماہ رجب ۱۳۵۳ھ میں شب معراج میں شجرۃ المنتہیٰ پر شدید القویٰ کی مخصوص وحی و قرب کے ساتھ آسمان روحانیت کی جنت پر دیکھا ہے۔ (ص ۱۰) (رسالہ نمبر ہشتم منجانب شیخ غلام محمد بشیر الدولہ روحانی فرزند ارجمند مسیح موعود و مہدی مسعود سلطان القلم ممبر مجلس معتمدین احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام احمدیہ بلڈنگس مدینۃ المسیح لاہور)

عبداللہ تیماپوری قادیانی: فی زمانہ حضرت غلام احمد مجدد چودھویں صدی نے علوم ظاہری سے تمام ادیان باطلہ پر دین حق کا غلبہ ظاہر کرکے راز تصوف میں مرتبہ شہود کا سبق پڑھایا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تعلیم دی۔ انھیں کے خادم اس عاجز مامور من اللہ کے ذریعہ سے تعلیم میں ترقی کرتے ہوئے دنیا کو دین کے رنگ میں لانے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ (ام العرفان ص ۹ مصنفہ عبداللہ تیما پوری صاحب قادیانی)

اللہ پاک نے اس عاجز پر اپنے صحیفہ آسمانی کا نزول فرما کر سلسلہ آسمانی کی طرف مخلوق کو دعوت دینے کی تاکید کی ہے۔ بائیس سال کا عرصہ گزرتا ہے خاکسار خدا سے وحی پاکر اس کام کو انجام دے رہا ہے۔ (اُم العرفان ص ۹ مصنفہ عبداللہ تیماپوری صاحب قادیانی)

ناظرین! یہ وہی تفسیر کبیر ہے (یعنی تیماپوری صاحب قادیانی کی تصنیف) جس کو حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد نے اپنے ایک رویا (خواب) میں دیکھا ہے۔ آپ کے ملفوظات کے سنہری چوغہ کو شیطان لوگوں کی نظروں سے غائب کرنے کے لیے لے بھاگا تھا۔ یہ خاکسار شیطان سے چھین کر واپس لایا اس کی تعبیر خود حضرت (مرزا) صاحب نے یہ کی ہے کہ وہ تفسیر ہمارے (مرزا صاحب کے) لیے موجب عزت و زینت ہوگی۔ الحمد للہ اس تفسیر مبارک سے حضور کی رویائے صادقہ روحانی و جسمانی طریق میں مجسم بن کر پوری ہوئی۔ یہ خاکپائے غلامان رسول اللہ آپ ہی کے اتباع کی برکت سے مردگی سے زندہ ہوکر ایک قاش عرفان الٰہی اور عشق و نبوت محمدی کی آپ ہی کے ہاتھوں سے کھایا ہے جس کی خوش خبری براہین کے حاشیہ در حاشیہ ص ۲۴۸ میں دی گئی ہے اور اس عاجز کی زندگی کے ساتھ دین اسلام کی تر و تازگی و ترقی منظور الٰہی ہے۔ میرے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی صداقت زور آور حملوں کے ساتھ دوبارہ ظاہر ہوگی۔ (اتنی عجلت! شاباش، للمؤلف) (تفسیر آسمانی سبعاً من المثانی مؤلفہ عبداللہ تیماپوری صاحب قادیانی ص الف)

اسی تفسیر کے سلسلہ میں تیما پوری قادیانی صاحب الرحمن الرحیم سے نکتے پیدا کرتے ہیں جس کی مرزا صاحب داد دیے بغیر نہیں

رہ سکتے۔ کردن خویش آمدن پیش بغور ملاحظہ ہو:

رحمن ورحیم یا باسم محمد واحمد یہ ایک تخم کی دو پھانک ہیں۔ یہ دونوں شقوں کے درمیان سے نور اللہ کا موڑ بذریعہ عشق نکلا۔ پھر نیاز کی زمین سے ناز کا درخت بلند ہوا۔ اس کی شاخیں آسمان سے جالگیں۔ اس کی ایک شاخ وڈالی میں توحید کے خوشنما پھول لگے۔ یوں وحدت کثرت میں آکر اپنا جلوہ دکھائی اور استعداد زمانہ کی وجہ سے وحدت الوہیت کا تاج کثرت کے سر پر رکھا جاتا ہے تو خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے چونکہ وہ ذات اپنی الوہیت میں شرکت پسند نہیں کرتی لہٰذا اس کی اصطلاح کے لیے مامور من اللہ آیا کرتے ہیں چنانچہ فی زمانہ حضرت مسیح ناصری کو خدا کے نادان بندوں نے اس کی خدائی میں شریک گردانا، ہمیشہ کے لیے مسیح کو زندہ مانا، حقیقی پرندوں کے پیدا کرنے والے، مردوں جلانے والے یقین کرلیا۔ اس مشرکانہ عقیدت کو مٹانے کے لیے اللہ پاک نے اپنے ایک برگزیدہ غلام احمد کو مسیح احمد بنا کے بھیجا۔ پھر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا پھر وہی بادشاہ زمین وآسمان نے اس عاجز کو چن لیا تاکہ زور آور حملوں سے غلام احمد کی سچائی کو ظاہر کرے اور اس کے ذریعہ سے بذریعہ الہام ایک نور حق کے آنے کی پیش گوئی بھی سنائی جو اس عاجز کے وجود سے پوری ہوئی وہ یہ ہے: وجاءک النور وھم افضل منک (یعنی آئے گا تیرے پاس ایک نور اور وہ تجھ سے بھی افضل ہوگا) اس نور کی بزرگی میں بطور استعارہ یہ الہام نازل ہوا۔ کان اللہ نزل من السماء یہ مرتبہ خاتم ولایت محمدی کی طرف اشارہ ہے اور الہام "پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد" میں ظاہر ہونے والے راز کو کھولا ہے۔ غرض ایک وجہ سے مرتبہ احمدیت مرتبہ محمدیت کا ظل ہے اور ایک وجہ سے مرتبہ محمدیت مرتبہ احمدیت کا ظل ہے... لہٰذا آپ (مرزا صاحب) خاتم ولایت احمدی ہوئے اور اس عاجز کے وجود سے یہ کشف مرتبہ ناز روحانی میں ظل رحمانی کے درجہ پر یوں پورا ہوا کہ حضرت اقدس مسیح احمد از روئے تولد روحانی مظہر جمال تھے۔ آپ کے وجود میں جمال کا غلبہ زیادہ تھا اور جلال اس میں پوشیدہ تھا اس معنی کہ جمالی رنگ میں آپ کا تولد ہوا اور یہ عاجز آپ کے پیچھے اور ساتھ میں مرتبہ جلال وجمال پر تولد پاکر خاتم ولایت محمدی ہوا ہے۔ "اول باخر نسبت وارد" کا دورہ پورا ہوکر قدرت انی کا دوسرا دور دور محمدی کا آغاز ہوا۔ یہ مرتبہ ظل رحمانی ہے۔ مرتبہ راز اللہ ہی اللہ ہے۔ خدا ہی جانے کیا سے کیا ہونے والا ہے (مولوی تیماپوری صاحب کا مرزا صاحب سے غالباً مرتبہ بلند ہونے والا ہے اور اس میں بھی مرزا صاحب ہی کا نام روشن ہونے والا ہے جیسا کہ خود مرزا صاحب کے صاحبزادے میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ دنیا میں وہی استاد لائق کہلاتا ہے جس کے شاگرد لائق ہوں اور جس کے شاگرد استاد سے بازی لے جائیں اس کی استادی کا کیا کہنا۔ استادوں کا استاد نکلا۔ بہرحال تیماپوری صاحب بھی مرزا صاحب سے کچھ کم حوصلہ مند نہیں ہیں کامیابی ناکامیابی قسمت کی بات ہے۔ للمؤلف) (تفسیر آسمانی سبعاً من المثانی حصہ اوّل ص ۶۷، ۶۹ مصنفہ عبداللہ تیماپوری صاحب قادیانی)

☆☆☆☆ (ص:۵۶ کا بقیہ) ☆☆☆☆

ناموس رسالت پہ فدا جان کریں گے

محمد فرقان فیضی، سرلاہی

ہم ذکرِ نبی زیست کا عنوان کریں گے
اس دل کے دریچوں کو گلستان کریں گے

ہم لوگ ہیں سرکار دو عالم کے فدائی
ہم ذکر نبی پاک کا ہر آن کریں گے

ناموس رسالت تلک آ پہنچی ہے اب بات
اب جو بھی کریں گے سرِ میدان کریں گے

پھر ماضی کی تاریخ کو ایک بار پلٹ کر
ہم دین کے غدار کو حیران کریں گے

ہم نعرہ تکبیر کی دے دے کے صدائیں
پھر کفر کے ایوان میں طوفان کریں گے

یہ مال یہ دولت ہی نہیں وقت پڑا تو
ناموس رسالت پہ فدا جان کریں گے

گستاخ کو جینے کا کوئی حق ہی نہیں ہے
فیضی یہ سرِ دار بھی اعلان کریں گے

حیات قادیانی میں علماے اہل سنت کی جانب سے تکفیر قادیانی

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابو العلائی

قادیانی فتنہ جب اٹھا تو وادیِ عقائد میں اس فتنہ کی فتنہ انگیزی اور ہلاکت خیزی سے علماے اہل سنت اپنے مومنانہ نورِ فراستِ سے آگاہ ہوگئے۔ اس لیے علماے اہل سنت نے بروقت قادیانی اور عقائد قادیانی کی تردید وتبکیت اور رد وابطال شروع کر دیا اور نہ صرف تردید کی بلکہ اس کی تردید میں علماے کرام منظم ہوگئے اور پھر منظم انداز میں قادیانی اور عقائد قادیانی کی بیخ کنی میں مصروف عمل ہوگئے۔

علماے اہل سنت اپنی اس تردید میں نہایت ہی مخلص تھے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی کے عقائد، کفریہ ہونے کے باوجود علماے اہل سنت نے صرف اور صرف ان عقیدوں کی تردید کی اور صاحب عقائد پر کوئی حکم شرعی عائد نہیں کیا البتہ صاحب عقائد قادیانی پر یہ واضح کیا کہ اس کے عقائد کے خلاف اسلام ہیں اس لیے ان عقائد سے توبہ اور رجوع کی طرف راغب کرتے رہیں لیکن جب علماے اہل سنت نے یہ دیکھ لیا اور انہیں یہ یقین ہوگیا کہ اب قادیانی توبہ نہیں کرے گا بلکہ وہ "ختم اللہ علی قلوبہم " کی جماعت میں شامل ہوگیا ہے تو پھر علماے اہل سنت نے مزید اتمام حجت کے بعد کرنے کے بعد اس پر حکم شرعی عائد کیا اور حکم شرعی ظاہر ہے اس کے عقائد کی روشنی میں تکفیر کا ہی عائد ہونا تھا، اس لیے علماے اہل سنت نے قادیانی کی زندگی سراپا شرمندگی ہی میں اس پر حکم کفر نافذ فرمایا۔ اور نہ صرف خود حکم کفر نافذ فرمایا بلکہ دیگر علماے اہل سنت سے بھی اس کے عقائد کی روشنی میں اس پر حکم شرعی لگانے کا شرعی مطالبہ کیا تو علماے اہل سنت نے جب اس کے کفریہ اور باطل وگمراہ کن عقائد ملاحظہ کیے تو قادیانی کے عقائد کی روشنی میں علماے کرام نے قادیانی کی تکفیر کی اور نہ صرف یہ کہ ہندو پاک کے علماے اہل سنت نے قادیانی کی تکفیر کی بلکہ علماے حرمین شریفین نے بھی قادیانی کی تکفیر کی جس کی تفصیل ذیل میں آرہی ہے۔

محدث جلیل علامہ احمد علی محدث سہارن پوری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: افضل المحدثین علامہ احمد علی سہارنپوری کی ولادت ۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰ء اور وصال ۶/ جمادی الاولی ۱۲۹۷ھ / ۱۶/ اپریل ۱۸۸۰ء کو تقریبًا بہتر (۷۲) سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ اپنے آبائی قبرستان متّصل عید گاہ سہارنپور میں سپرد خاک کیے گئے۔ آپ حافظ قرآن، عالم اجل، استاذ الاساتذہ، محدث کبیر اور کثیر الفیض شخصیت کے مالک تھے، اشاعت احادیث میں آپ کی کوشش آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں، آپ نے صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث کی تدریس، اشاعت، حواشی اور درستیٔ متن میں آپ نے جو کوششیں کی وہ مثالی ہیں۔ استاذ المحدثین حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی، استاذ العلماء مفتی سید دیدار علی شاہ محدث لاہوری، قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی وغیرھم آپ کے مشہور شاگرد ہیں۔ (حدائق حنفیہ، ۵۱۰، صحیح البخاری مع الحواشی النافعۃ، مقدمہ، ۱/۳۷)

تکفیر قادیانی: آپ نے بھی قادیانی کی تکفیر اس کی موت سے قبل کی۔ چناں چہ آپ اس کی تکفیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "بے شک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ قرآن شریف میں معجزہ کا ثبوت ہے اس کا انکار کفر ہے اور ایسے آدمی سے بیعت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں"۔ (قہر یزدانی، ص: ۲۸)

دوسرے مقام پر آپ کا فتویٰ ان الفاظ میں ہے: "ایسے آدمی کی بیعت ہی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں"۔ (ایضًا، ص: ۴۴)

ادیب الہند علامہ فیض الحسن سہارن پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

امام الادب حضرت مولانا فیض الحسن سہارنپوری کی

پیدائش ۱۲۳۲ھ/۱۸۱۶ء کو محلہ شاہ ولایت سہارنپور میں پیدا ہوئے اور ۶ فروری ۱۸۸۷ء کو لاہور میں وصال فرمایا، قبرستان درہ آلی سہارنپور میں دفن کیا گیا، آپ نے صدر الصدور دہلی مفتی صدر الدین آزردہ، علامہ فضل حق خیر آبادی، علامہ شاہ احمد سعید مجددی وغیرہ اجل علما سے جملہ علوم ادب، فقہ واصول فقہ، حدیث وطب میں کامل مہارت حاصل کی، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے ہاتھ پر بیعت کی، آپ ۱۸۷۰ء میں گورنمنٹ اورینٹل کالج کے پہلے عربی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ تصانیف میں تعلیقات علی تفسیر الجلالین، حل ابیات بیضاوی، تحفۂ صدیقیہ (شرح حدیث اُمّ زرع) فیضیہ (در فن مناظرہ) الفیضی (شرح دیوانِ حماسہ) ریاض الفیض (شرح سبع معلقات، عربی، فارسی، اُردو) حاشیہ عروج المفتاح، دیوان الفیض (عربی، نسیم فیض (دیوانِ فارسی)، گلزار فیض (دیوان اُردو) مطبوع ہیں اور قرابادین فیضی، فیض القاموس، شرح تاریخ تیموری، ضوء المشکاۃ اختیار ایلاتی مخطوطہ ہیں۔ ان کے علاوہ دیوان حسان بن ثابت کی ترتیب، ڈاکٹر جی ڈبلیو لائٹز (پرنسپل اورینٹل کالج) کی کتاب ''سنینِ اسلام'' کی تالیف میں معاونت، مولانا محمد عبد السمیع بیدل رام پوری کی کتاب پر تقریظ نیز اورینٹل کالج کے ماہ وار عربی مجلہ ''شفاء الصدور'' کی کئی سال ادارت کرتے رہے۔

آپ نے علامہ غلام دستگیر قصوری صاحب کی کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل اور علامہ عبد السمیع رامپوری کی کتاب انوار ساطعہ در بیان مولود وفاتحہ دونوں کی تائید کرتے ہوئے ان پر تقاریظ بھی لکھیں۔

آپ کی وفات ۱۳/ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۴ھ مطابق ۶/ فروری ۱۸۸۷ء کو لاہور میں ہوئی۔ وصیت کے مطابق سہارن پور کے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ (تذکرہ مفتی عبد اللہ ٹونکی، دعوت اسلامی)

تکفیر قادیانی: آپ نے بھی قادیانی کی حیات ہی میں قادیانی کو ''مثل نیچری'' کہہ کر اس کی تکفیر کر دی تھی۔ چناں چہ علامہ غلام دستگیر قصوری اپنی کتاب ''رجم الشیاطین'' میں لکھتے ہیں: ''مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے اخبار ''شفاء الصدور'' میں صاف لکھ دیا ہے کہ مرزا قادیانی مثل علی گڑھی نیچری کے ہے۔ یعنی اختلال دین اسلام واضلال خواص وعوام میں رہا۔'' (رجم الشیطان)

فاتح عیسائیت پایۂ حرمین حضرت علامہ رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ کی ولادت باسعادت جمادی الاولیٰ ۱۲۳۳ھ مطابق مارچ ۱۸۱۸ء کو ''محلہ دربار کلاں'' کیرانہ ضلع مظفر نگر اتر پردیش (انڈیا) میں ہوئی۔ ۱۲/ برس کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا، اور فارسی وعربی کی ابتدائی کتب پڑھیں، پھر تحصیل علم کے شوق میں دہلی گئے، وہاں زیادہ تر حضرت مولانا محمد حیات دہلوی (خلیفہ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے پڑھا، ان کے علاوہ حضرت مولانا عبد الرحمن چشتی، حضرت مولانا احمد علی مظفر نگری، حضرت مفتی سعد اللہ مرادآبادی (مرید حضرت آل احمد اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) حضرت مولانا امام بخش اصبہانی سے درس نظامی کی تکمیل کی، اور دورۂ حدیث حضرت شاہ عبد الغنی نقشبندی سے کیا۔ حکیم فیض محمد سے طب اور مصنف لوگاثم سے ریاضی پڑھی۔ غوث الاسلام، فاتحِ قادیانیت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں مکۃ المکرمہ میں طالب ہوئے۔ (مہرِ منیر: ۱۲۰/ مہر انور: ۳۳۳)۔

آپ کی تالیفات نہایت اہم اور قیمتی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: (۱) ازالۃ الاوھام، (۲) ازالۃ الشکوک، (۳) اعجاز عیسوی، (۴) احسن الاحادیث فی ابطال التثلیث، (۵) بروق لامعہ البحث الشریف فی اثبات النسخ و التحریف، (۶) تقلیب المطاعن، (۷) اظہار الحق وغیرہ۔

اس کے علاوہ آپ کا ایک بڑا کارنامہ ملک عرب میں علم و فن کے جوہر بانٹنے کے لیے ''مدرسہ صولتیہ'' کا قیام ہے۔ آپ کا وصال ۲۲/ رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ مطابق یکم مئی ۱۸۹۱ء کو ہوا۔ جنت المعلیٰ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے جوار میں دفن ہوئے۔ آپ کے ساتھ مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، شیخ الدلائل مولانا شاہ عبد الحق مکی علیہم الرحمہ آرام فرما ہیں۔ (ماخوذ از مبلغ اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانوی از سید منور علی بخاری قادری رضوی)

تکفیر قادیانی: مرزا قادیانی علامہ غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمہ کی تفہیم کے بعد بھی اپنے کفریہ اعتقاد سے تائب نہ ہوا تو علامہ قصوری نے قادیانی کی کفریہ عبارات نقل کر کے علمائے حرمین شریفین سے جواب حاصل کی۔ ان میں سے فاتح عیسائیت علامہ رحمت اللہ کیرانوی علیہ الرحمہ نے بھی ہیں۔ آپ قادیانی کو خارج از

اسلام قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد فانی سمعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها فوجدتها صحيحة العبارة والمضمون والنقول التي نقلها حضرت مولف ہذہ الرسالة جزاه الله خيرا مطابقة للاصل وقد سمعت قبل هذا ايضاً من الثقات المعتبرين حال صاحب البراهين الاحمدية فهو عندى خارج من دائرة الاسلام لايجوز لاحد اطاعته وجزى الله مؤلف هذه الرسالة عسى أن ينجو بمطالعتها كثير من الناس من ان يتبعوا صاحب البراهين الاحمدية-عصمنا الله وجميع المسلمين من اغواء الشياطين و مكرهم و خديعتهم.

وانا الفقير الراجي رحمت ، الله ابن خليل الرحمن غفر الله لهما و لجميع المسلمين اجمعين." (رجم الشياطین، ص:۵۲)

یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم! حمد اور صلوۃ کے بعد؛ بے شک میں نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک سنا۔ اس کی عبارت اور مضمون دونوں صحیح پائے۔ حضرت مؤلفِ رسالہ نے (خدا اس کو اچھا بدلہ دے) جو نقلیں درج کی ہیں وہ سب اصل کے مطابق ہیں۔ میں نے اس سے پہلے بھی معتبروں کی زبانی مرزا قادیانی کا حال سنا ہے۔ سو وہ میرے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی فرمان برداری کسی کو جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالی اس رسالہ کے مولف کو نیک بدلہ دے۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت لوگ صاحب براہین احمدیہ کی پیروی سے بچ جائیں گے۔ ہم کو اور سب مسلمانوں کو اللہ تعالی شیطانوں کے اغوا اور مکر و فریب سے محفوظ رکھے۔

میں (رحمتِ خدا کا) طلب گار و امیدوار رحمت اللہ بن خلیل الرحمن۔ اللہ دونوں اور تمام مسلمانوں کی بخشش دے۔

عالم باعمل حضرت مولانا مفتی حافظ غلام محمد بگوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: عالم باعمل حضرت مولانا مفتی حافظ غلام محمد بگوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ایک علمی گھرانے میں ۱۲۵۵ھ/۱۸۳۹ء کو بگہ (تحصیل پنڈ دادنخان) ضلع جہلم میں ہوئی، علم دین والدِ گرامی استاذالکل مولانا غلام محی الدین بگوی سے حاصل کیا، سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ فقیر محمد چوراہی سے بیعت و خلافت کا شرف پایا، حصول علم و عرفان کے لئے لاہور آگئے، علم و تقویٰ کی وجہ سے یہاں عام و خواص کا رجوع آپ کی جانب تھا، آپ کی کوششوں سے لاہور کی بادشاہی مسجد آباد ہوئی اور آپ اس کے امام و خطیب، متولی اور صدر دارالافتاء بنائے گئے، آپ انجمن نعمانیہ لاہور کے بانیان میں سے بھی تھے، آپ کا وصال ۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۸ھ/۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء کو ہوا۔ مزار میانی قبرستان میں ہے۔ (تذکرہ علماے اہل سنت و جماعت لاہور، ص:۲۱۸، امام احمد رضا اور علماے لاہور، ص: ۱۵۵)

تکفیر قادیانی: آپ قادیانی کی تکفیر میں لکھتے ہیں: "عقائد و اقوالِ مندرجہ در کتابے معتبر اہلِ اسلام ندیدم و نشنیدم، اہلِ اسلام را باید کہ ازیں عقائد و اقوال احتراز واجب دانند و اتباعِ شریعتِ حقہ نمایند، و معتقدِ ایں عقائد را از اہلِ ہوا و ضلال باید دانست۔ غلام محمد بگوی بقلمِ خود"۔ (فتاویٰ ختم نبوت، ج:۲، ص:۱۴۶)

یعنی (سوال میں) مندرج عقائد و اقوال معتبر و مستند اہل اسلام کی کسی کتاب میں میں نے نہ دیکھے اور نہ سنے۔ اہل اسلام کو چاہیے کہ ان عقائد و اقوال سے احتراز (بچنا) کو واجب جانیں اور شریعتِ حقہ کی اتباع کریں اور ان عقائد کے معتقدین کو گمراہ اور نفس پرست جانیں۔

قطبِ لاہور حضرت مولانا غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ کا اسم گرامی عبدالقادر جب کہ عرفی نام غلام قادر بھیروی۔ آپ کی ولادت ۱۲۳۷ھ مطابق ۱۸۲۲ء میں بھیرہ ضلع سرگودھا میں مولانا غلام حیدر کے گھر ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی۔ پھر لاہور میں مولانا غلام محی الدین بگوی، اور مولانا احمد دین بگوی علیہما الرحمہ سے معقول و منقول کی کتابوں کا درس لینے کے بعد دہلی میں حضرت صدرالصدور مفتی صدر الدین آزردہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچے، اور تفسیر، حدیث اور فقہ میں کسبِ فیض کیا اور سند فراغت لے کر واپس لاہور آگئے۔ آپ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوکر، خلافت سے مشرف ہوئے۔

آپ کے زمانے میں آپ کی حیثیت کی تعیین کے لیے آپ کے دور میں آپ کو یاد کیے جانے والے درج ذیل القاب رہنما ہیں:

استاذالاساتذہ، مقتدائے اہل سنت، حامیِ اہل سنت، ماحیِ

بدعت، قاطعِ نجدیت و وہابیت، استاذ العلماء، شمس الفضلاء، عمدۃ المحققین، زبدۃ العارفین، سراج السالکین، قطبِ لاہور۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تکمیلِ علوم کے بعد لاہور تشریف لائے اور اندرون بھاٹی دروازہ، اونچی مسجد، میں خطیب مقرر ہوئے۔ نیز دار العلوم نعمانیہ اور اورینٹل کالج لاہور میں بھی کچھ عرصہ تدریس سے منسلک رہے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف پر بھی خاص توجہ دی۔ درس و تدریس، رد و ابطال، اوراد واشغال اور رشد وہدایت کی مشغولیت کے باوجود آپ نے تصنیف و تالیف کا ایک قابل قدر ذخیرہ چھوڑا، تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) اسلام کی گیارہ کتابیں (دینی تعلیم کا نصاب) (۲) شوارق صمدیہ (زیر نظر کتاب) (۳) نماز حضوری (۴) ختمات خواجگان (۵) شمس الحنفیہ بجواب نور الحنفیہ (مسئلہ وحدۃ الوجود) (۶) نور الربانی فی مدح المحبوب السبحانی (۷) شمس الضحیٰ فی مدح خیر الوریٰ (۸) نماز ضروری (۹) حقیقت انوار محمدیہ (۱۰) جوہر ایمانی (۱۱) عکازہ در صلوٰۃ جنازہ (۱۲) فاتحہ خوانی۔

۸۰ سال کی عمر میں ۱۹/ربیع الاول ۱۳۲۷ھ مطابق اپریل ۱۹۰۹ء کو واصل باللہ ہوئے۔ بیگم شاہی مسجد لاہور میں محوِ استراحت ہیں۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:۳۲۶ - ۳۳۰)

تکفیر قادیانی: آپ کے ذات میں خدائے تعالیٰ نے دینی تصلب کا وافر حصہ ودیعت فرمایا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کی دینی حمیت و جلالت کے سبب کوئی آپ کے سامنے آنے کی جراءت مشکل سے کر پاتا تھا اور باطل فرقوں کے لیے تو آپ نے مسجد کی پیشانی پر یہ عبارت لکھ رکھی تھی: "باتفاقِ انجمن حنفیہ وحکم شرع شریف قرار پایا کہ کوئی وہابی، رافضی، نیچری، مرزائی مسجد ہٰذا میں نہ آئے اور خلافِ مذہبِ حنفی کوئی بات نہ کرے"۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان، ص:۳۲۷)

نیز آپ نے قادیانی اور قادیانیوں کی تکفیر اور ان کی نماز جنازہ کے عدم جواب کا فتویٰ دیتے ہوئے تحریر فرمایا: "(مرزائی کا جنازہ پڑھنا) کفر ہے کافر کو مثل مسلمان کہنا جیسا کہ مسلمان کو کافر کہنا۔ جنازہ کی دعا میں یہ لفظ آتے ہیں: اَللّٰھمّ مَنْ اَحْیَیْتَہ مِنّا فَاَحْیِہ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہ مِنّا فَتَوَفّہ عَلَی الْاِیْمَانِ.

یعنی ہم میں سے جس کو زندہ رکھنا ہے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو مارنا ہے اس کو ایمان پر مار۔

اس نے میت کو اپنے زمرہ اسلام میں کیا اور آپ میت کے ساتھ شامل ہوا۔ یہ اقرار عدم امتیاز کا ہے درمیان کافر اور مسلمان کے اور جو کافر اور مسلمان کو برابر سمجھے وہ بے ایمان ہے۔ حدیث کا فتوی ہے کہ جو کسی قوم سے مل کر کھائے اور مل بیٹھے تو اس کا دل ویسا ہی ہو جاتا ہے اور وہ ملعون ہو جاتا ہے۔

عن عبداللہ بن عمرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لما وقعت بنو اسرائیل في المعاصي فنهتهم علماءهم فلم ينتهو فجالسوا في مجالسهم واكلوهم وشاربوهم فضرب الله بعضهم ببعض ولعنهم على لسان داؤد وعيسى بن مريم.

یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑی تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا باز نہ آئے۔ وہی علماء ان کے ساتھیل بیٹھے اور مل کے پیا تو اللہ تعالی نے سب کے دل یکساں سیاہ کر دیئے اور داؤ داور عیسی السلام کی زبان پر ان کو ملعون بنایا۔

فقیر غلام قادر بھیروی از لاہور۔ "(قہر یزدانی، ص:۵۷)

محدث اجل حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: امام شاہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ کی ولادت ۱۲۵۲ھ /۱۸۳۶ء میں راندیر، ضلع: سورت (انڈیا) میں ہوئی۔ جامع مسجد فتح پوری، دہلی میں چند دن رہے۔ یہاں حضرت علامہ رحیم بخش معروف بہ خواجہ مسعود مظہری دہلوی علیہ الرحمہ حصول علم کیا، پھر مدرسہ حسین بخش، دہلی میں کچھ دن رہ کر اساتذۂ کرام سے اکتساب فیض کیا۔ بعدہ صاحبِ علم الصیغہ حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ادارے "مدرسہ فیض عام کان پور" میں حضرت مفتی لطف اللہ علی گڑھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خوب خوب استفادہ کیا، اور ۱۲۸۲ھ میں وہیں سے فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد "بیعت" مرشد کامل اویس زماں شاہ فضلِ رحمن گنج مرادآبادی کے دست حق پرست پر ہوئے اور مرشدِ کامل نے حدیث اور خلعت خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔

اپنے مادر علمی "مدرسہ فیض عام کان پور" سے تدریس کا آغاز کیا۔ جو تقریباً آٹھ سالوں تک جاری رہا۔ لیکن پھر حدیث پاک کی خصوصی تعلیم کے لیے علامہ احمد علی محدث سہارن پوری کی بارگاہ

میں "مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور" پہنچے اور ۱۲۹۵ھ میں مظاہر علوم سہارن پور سے فراغت کے بعد واپسی ہوئی۔ ۱۳۰۱ھ میں اپنے مکان سے ملحق زمین خرید کر "مدرسۃ الحدیث" کے نام سے ایک مدرسہ تعمیر کرایا۔ اس ادارے کے قیام سے پہلے پندرہ سال مسلسل "مدرسۂ حافظ العلوم، پیلی بھیت" میں بحیثیت صدر مدرس علم وفن کے گوہر لٹاتے رہے۔

آپ نے خود کو تصنیف و تالیف سے بھی جوڑے رکھا۔ اکثر زیرِ درس، اور دیگر اہم کتابوں پر آپ نے حواشی لکھے۔ چند تحریری کام یہ ہیں:

● حاشیہ مدارک التنزیل ● حاشیہ تفسیر بیضاوی ● حاشیہ تفسیر جلالین ● تعلیقات سنن نسائی ● حاشیہ شرح معانی الآثار ● تعلیقات شروح اربعہ بر ترمذی شریف ● شرح سنن ابی داؤد ● شرح مشکوۃ المصابیح ● افادات حصن حصین ● التعلیق المجلی لمافی منیۃ المصلی ● الدرۃ فی عقد الأیدي تحت السرۃ ● کشف الغمامۃ عن سنیۃ العمامۃ ● اظہارِ شریعت ● جامع الشواہد فی اِخراج الوھابیین عن المساجد ● حاشیہ مقامات حریری ● حاشیہ شافیہ ● تعلیقات شرح ملاحسن۔

آپ ۱۹۱۶ء کو بوقت تہجد اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ماخوذ از تذکرہ محدث سوتی، از رضی حیدر)

تکفیر قادیانی: آپ اپنے وقت کے ایک ماہر مفتی بھی تھے لیکن آپ کے فتاویٰ محفوظ نہ رہ سکے یا آپ کے فتاویٰ کی اشاعت نہ ہو سکی۔ البتہ تکفیر قادیانی کے حوالے سے آپ کا ایک فتویٰ واعظ الاسلام علامہ پیر ظہور شاہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "قہر یزدانی" میں نقل فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"الجواب ھو ملھم الصدق والصواب: بے شک بلا تردد کر سکتا ہے کہ مرزائی سے نکاح باطل محض زنائے خالص ہے کہ وہ مرتد ہے اور مرتد کا نکاح کسی قسم کی عورت کے ساتھ نہیں ہو سکتا طلاق کی حاجت نکاح میں ہوتی ہے نہ کہ زنا میں۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: "ولا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ" واللہ علم وعلمہ اتم واحکم. انقدحرہ الفقیر القادری وصی احمد حنفی فی مدرسۃ الداریۃ پیلی بھیت"۔ (قہر یزدانی، ص:۴۷)

علامہ مفتی غلام رسول نقشبندی حنفی امرتسری معروف بہ رُسُل بابا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ کی ولادت امرتسر میں ہوئی۔ آپ کی تاریخ ولادت معلوم نہ ہو سکی البتہ آپ کی عمر ۶۳ سال اور سن وصال ۱۳۲۰ھ کو پیش نظر رکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ کا سن ولادت ۱۲۵۷ھ ہے۔ عہد طفولیت میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا آپ نے اپنی والدہ ماجدہ اور بڑے بھائی مولانا عبدالعزیز (المتوفی ۱۲۹۹ھ) کی نگرانی میں پرورش اور تربیت پائی۔ قرآن مجید اور فارسی کی کتابیں اپنے برادر اکبر سے پڑھیں پھر والدہ ماجدہ کے ہمراہ کشمیر چلے گئے وہاں تین سال رہ کر کشمیر کے مشہور علماء مولانا مفتی عزیز الدین (المتوفی ۱۳۱۴ھ) اور مولانا مفتی عبدالقدوس پاندانی (المتوفی ۱۲۸۳ھ) (پانداں سری نگر کا ایک محلہ ہے) سے کتابیں پڑھیں پھر واپس مرتسر آکر مولانا قطب الدین سے کچھ عرصہ پڑھا اس کے بعد مولانا قاری عبدالعلی صاحب سے استفادہ کیا، مولانا حبیب اللہ جب امرتسر آکر مقیم ہوئے تو آپ نے ان سے بھی پڑھا اور تکمیل تعلیم کے بعد سند حاصل کی۔ تمام علوم وفنون خصوصا منطق میں مہارت حاصل تھی۔ درس وتدریس کے علاوہ فتوی نویسی کا کام بھی توجہ سے فرماتے مولانا عبدالحئ لکھنوی (المتوفی ۱۳۰۴ھ) نے آپ کی علمی قابلیت پر خوش ہو کر آپ کو تمام علوم کی سند ارسال فرمائی تھیں باوجودیکہ آپ نے علامہ موصوف کو نہ دیکھا اور نہ ان سے کچھ پڑھا۔ آپ تقویٰ وطہارت اور عفت وپاکیزگی کا مجسم اور ذکر وفکر اور مراقبہ کے خوگر تھے۔

مسجد خان بہادر میاں جان محمد مرحوم امرتسر میں خطبہ جمعہ دیتے تھے، خواجہ دین محمد چورہ شریف (المتوفی ۱۳۲۵ھ) سے بیعت تھے، ان سے آپ کو سند خلافت بھی عطا ہوئی۔ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ/ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء کو پیر کے دن بوقت سحر انتقال فرمایا۔ (بزرگانِ امرتسر، ص:۷۹)

آپ کی تصانیف میں (۱) تحقیق المرام فی منع القراءۃ خلف الامام (۲) اتفاق البررۃ التقی علی ان سنۃ الجمعۃ لا تقضی (۳) رسالہ امتناع النظیر (۴) حاشیہ قاضی مبارک (۵) حاشیہ شرح ملا جامی (۶) الالہام الصحیح فی اثبات حیات المسیح کے نام آتے ہیں۔ (عقیدۂ ختم نبوت، ج:۱، ص:۳۳۳)

تکفیر قادیانی: آپ نے قادیانیت کے رد و ابطال میں "الالہام الصحیح فی اثبات حیات المسیح" جیسی معرکۃ الآراء کتاب لکھی۔

اسی کتاب میں آپ قادیانی کی تکفیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: لما كثر الضلال والطغيان والبغي والعدوان في هذا الزمان من اجل الذي خرج من قاديان وادعى انه المسيح الموعود به الآتي آخر الزمان و انه مات نبي الله عيسى بن مريم على نبينا و عليه السلام مادام الملوان وتعاقب القمران وأنه لم يرفع بجسده الى الخضراء فلا ينزل الى الغبراء واظهر عقائد الزنادقة و مكائد الملاحدة كل مطالبه و مطالب من يخدوه حذو النعل بالنعل الافساد في البلاد وجل ماربهم افشاء التزنديق واشاعة العقائد الخبيثة الكفرية بين العباد واذاعة الارتداد يدعون انهم هم المهتدون والحال انهم عن الصراط لناكبون وانهم الذين أمنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لايفقهون فان ماتوا على ذلك فهم في جهنم خلدون تلفح وجوههم النار وهم فيها كال كالحون. (الالہام الصحیح، ص:۴-۵)

یعنی یعنی جب اس شخص کی جانب سے (دین میں) گمراہی، (شریعت پر) سرکشی، (اسلام سے) بغاوت اور (احکامِ خداوندی کی) نافرمانی کی کثرت ہوگئی جو قادیان سے ظاہر ہوا اور اس قادیانی نے دعویٰ کیا:

(۱) وہ آخری زمانے میں آنے والے مسیح موعود ہے۔

(۲) اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ بن مریم (معاذ اللہ) مر چکے ہیں تب تک کے لیے جب تک رات و دن کی گردش ہے اور شمس و قمر کا یکے بعد دیگرے آنا جانا لگا ہوا ہے۔

(۳) یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ عیسی علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ نیلگوں آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے ہیں، تو نتیجہ یہ نکلا کہ وہ غبار آلود زمین پر نہیں اتریں گے۔ اور وہ آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے ہیں لہذا وہ زمین پر بھی نہیں آئیں گے۔

اور مرزا قادیانی نے زندیقوں کے عقائد اور ملحدین کی مکاریاں سامنے لائیں، اس کا اور اس کے قدم بقدم چلنے والوں کا مقصودِ کلی شہروں میں فساد برپا کرنا ہے، بندگانِ خدا کے درمیان زندیقیت کی ترویج، عقائد کفریہ خبیثہ کی اشاعت اور ارتداد کی تبلیغ کرنا ہے۔ ساتھ ہی اس کا بھی دعوی ہے کہ وہی ہدایت یاب ہیں حالاں کہ وہ راہِ مستقیم سے برگشتہ ہیں اور وہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان کے بعد کفر میں جا پڑے۔ سو اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر مہر کر دی اس لیے وہ فہم و فراست سے پرے ہیں۔ اب اگر اس عقیدے پر وہ مرے تو جہنم میں ہمیشہ رہے گے، ان کے منہ کو آگ جلائے گی اور اس میں وہ ترش رو رہیں گے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: شخص مذکور بباعث آں کہ بہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا، منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہو چکی، کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولادِ صغار پر ولایت نہیں۔ ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۷۱)

عارف کامل مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: علامہ غلام دستگیر ہاشمی قریشی صدیقی ابن مولانا حسن بخش صدیقی محلہ چلہ بیبیاں ادرون موچی دروازہ، لاہور میں پیدا ہوئے اور حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم و معارف کے دریا دامن مراد میں سمیٹے۔ علامہ غلام دستگیر کو حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری کا شاگرد، خواہر زادہ، داماد، مرید باصفا اور خلیفہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ۱۸۹۰ء میں حج و زیارت سے مشرف ہوئے تبلیغ اسلام اور مخالفین اسلام کی سرکوبی میں آپ کے خدمات نا قابل فراموش ہیں، بر صغیر پاک و ہند میں کوئی مناظر آپ کا ہمسر نہ تھا۔ سلسلۂ نقشبندیہ میں ہزارہا افراد آپ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے، آپ نے تمام عمر تبلیغ و تلقین میں صرف فرمائی، فرق باطلہ اور مذاہب فاسدہ کی تردید میں متعدّد محققانہ کتابیں لکھیں اور شائع کر کے مفت تقسیم کیں۔ چند تصانیف کے نام یہ ہیں:

(۱) مخرج عقائد نوری بجواب نعمۂ طنبوری، رد عیسائیت میں (۲) رجم الشاطین براغلوطات البراہین (۳) تحقیقات دستگیر یہ فی رد ہفوات براہنیہ (۴) فتح الرحمانی بہ دفع کید قادیانی، مرزائیت کے رد میں (۵) جواہر مصنیہ، نیچر یہ کے رد میں (۶) ہدیۃ الشیعتین، روافض اور خوارج کے رد میں (۷) عمدۃ البیان فی اعلان مناقب النعمان (۸) تحفۂ دستگیر یہ بجواب اثنا عشریہ (۹) عروۃ المقلدین (۱۰) ظفر المقلدین (۱۱) نصرۃ الابرار (۱۲) ابحاث فرید کوٹ (۱۳) تحقیق صلوٰۃ الجمعہ

۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء میں آپ کا وصال ہوا اور قصور کے مشہور

قبرستان میں آپ کی آخری آرام گاہ بنی۔

تکفیر قادیانی: آپ رد قادیانیت کی تحریک کے سرخیل رہے۔ آپ نے قادیانیت کا خوب خوب تعاقب کیا، قادیانی کو اس کے کفریہ عقائد کی طرف توجہ دلائی اور اس سے توبہ اور رجوع کا مطالبہ کیا لیکن جب قادیانی نے آپ کی باتوں پر توجہ نہ دی اور قادیانی کی طرف سے ناامیدی ہاتھ آئی تو آپ نے شرعی تقاضے کے تحت علماے حرمین سے قادیانی کے عقائد کے پیش نظر فتاویٰ منگوائے اور پھر خود بھی ان فتاویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے قادیانی کی تکفیر کی اور پھر علماے حرمین کی تحاریر یکجا شائع کر دیا۔ آپ علماے حرمین محترمین کی تحاریر سے اتفاق و رضامندی ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: " باسمہ سبحانہ اس فتوی حرمین محترمین زادہم اللہ تعالی حرمتہ سے جمیع اہل اسلام خاص و عام پر بخوبی روشن ہو جائے گا کہ مرزا صاحب کی براہین احمدیہ والی بلند پروازیوں نے ہی ان کو بشہادتِ مفتیان عرب و عجم دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ "(تحقیقات دستگیریہ، ص:۸۰)

اور پھر خود بھی مستقل طور پر قادیانی کی تکفیر کی جیسا کہ آپ لکھتے ہیں:

"عبدہ الحقیر ابو عبد الرحمن فقیر غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری کان اللہ لہ برادران دین اسلام کی خدمت میں اعلام کرتا ہے کہ فقیر ابتداء سنہ ۱۳۰۲ ہجری مقدسہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو دنیا پرست اور دین فروش جانتا ہے، چناں چہ محض ابتغاء لمرضات اللہ اس کی تردید میں حتی الامکان مصروفیت کر کے حضرت علماء حرمین محترمین زادہما اللہ حرمۃ و شرفا سے اس کی کتاب براہین احمدیہ اور رسالہ اشاعۃ السنہ ذی قعدہ و ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ و حرم ۱۳۰۲ھ جس میں اس کی تاویلیں تھیں بھیج کر استفتا کیا تھا کہ ایسا شخص جو اپنے الہام کو مرادف وحی انبیاء یعنی قطعی و یقینی جانتا ہے اور انبیا سے کھلی کھلی برابری بلکہ بعض جگہ اپنے آپ کو انبیاء سے بڑھاتا ہے اس کا کیا حکم ہے، اس پر حضرت مولانا مولوی محمد رحمت اللہ (کیرانوی) علیہ الرحمہ نے (جو منجانب حضرت سلطان روم بتجویز حضرت شیخ الاسلام کے ملقب بخطاب پاکحرمین شریفین ہیں) فقیر کے رسالہ رجم الشیاطین برد اغلوطات البراھین کی نقول کو مطابق اصل براہین کر کے لکھ دیا تھا کہ مرزا قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہے، پھر حضرات مفتیان حرمین شریفین نے بھی اس کے بارہ میں قادیانی شیطانی اور مسیلمہ کذاب ثانی وغیرہما الفاظ کو استعمال فرما کر رسالہ موصوفہ کی کمال تصدیق فرمائی جو ۱۳۰۵ھ میں واپس آیا جس کو فقیر نے بعد مدت دراز اس کی توبہ کے انتظار کے ۱۳۱۲ھ کے صفر میں شائع کر کے اپنی سبکدوشی حاصل کر لی تھی۔۔۔۔۔۔ فقیر نے رمضان مبارک میں اس کے اشتہار کی تردید میں بہت کی تصانیفِ مرزا قادیانی سے اس کے کھلے کھلے دعوی نبوت کے اور نیز توہینِ انبیاء کرام علیہ الصلوۃ والسلام جو سبب ہے اس کی تکفیر کا ثابت کر دیئے ہیں اور ان شاء اللہ العزیز وہ تمام مضمون ایک کتاب بنام " تصدیق المرام بتکذیب قادیانی و لیکھرام " میں شائع ہوں گے جس سے سب پر ظاہر ہو جائے گا کہ مرزا جی باوصف ان دعویٰ نبوت و توہین انبیاء کے ہرگز کلمہ گو اور اہل قبلہ متصور نہیں۔ نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔ "(فتح رحمانی، ص:۳-۵)

شیخ الاسلام و المسلمین حضرت علامہ انوار اللہ شاہ فاروقی حیدرآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ ولادت بتاریخ ۴/ ربیع الثانی ۱۲۶۴ھ ہندوستان کے ضلع ناندیڑ ریاست مہاراشٹرا میں ہوئی۔ مولانا سید شاہ بدیع الدین صاحب رفاعی قندھاری سے قرآن شریف ناظرہ کی تکمیل فرمائی، اور سات سال کی عمر میں حافظ امجد علی صاحب کے پاس قرآن مجید کا حفظ شروع فرمایا، اور گیارہ سال کی عمر میں حفظ قرآن مجید کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوئے۔ حفظ قرآن مجید سے فراغت کے بعد ابتدائی تعلیم والد ماجد مولانا ابو محمد شجاع الدین صاحب قندھاری سے پائی۔ دیگر اعلیٰ علوم وفنون کی تکمیل مولانا عبد الحلیم صاحب فرنگی محلی اور مولانا عبد الحی صاحب فرنگی محلی رحمہما اللہ اور مولوی فیاض الدین صاحب اورنگ آبادی سے کی۔ تفسیر و حدیث کا درس شیخ عبد اللہ یمنی سے بھی حاصل کیا۔ آپ کی خداداد ذہانت واستعداد سے اساتذہ بھی دنگ تھے۔ مولانا عبد الحی صاحب نے اپنی بعض تالیفات میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔

علوم شریعت کی تحصیل و تکمیل کے بعد آپ نے سلوک کی تکمیل اپنے والد ماجد سے پائی اور جملہ سلسلوں (قادریہ، چشتیہ، نقش بندیہ وغیرہ) میں بیعت کی اور مدینہ منوّرہ میں شیخ وقت مرشد العلماء حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مکرر بیعت کی اور منازل سلوک کی تکمیل فرمائی۔ حضرت حاجی صاحب نے بلا طلب خلعت

خلافت سے سرفراز فرمایا۔

آپ کی تصنیفات و موکفات کم و بیش چالیس تک پہنچی ہیں جو زمانہ کی ضروریات کے مطابق تالیف کی گئیں، چند کے نام یہ ہیں:

(۱) کتاب العقل (۲) انوار احمدی (۳) افادۃ الافہام، (۴) انوارالحق، (۵) مفاتیح الاعلام (۶) حقیقتہ الفقہ (۲ حصے) (۷) مقاصد الاسلام (۱۱ حصے) (۸) رسالہ مسئلۃ الربٰوا (۹) الکلامُ المرفوع فیما یتعلّقُ بالحدیثِ الموضوع (۱۰) خدا کی قدرت (۱۱) رسالہ خلق افعال (۱۲) رسالہ انوار اللہ الودود فی مسئلہ وحدۃ الوجود (۱۳) رسالہ العج للحج (۱۴) رسالہ چہل حدیث (۱۵) رسالہ بُشری الکرام (۱۶) انوار التمجید فی ادلۃ التوحید (۱۷) شمیم الانوار وغیرہ۔

اس کے علاوہ آپ کی زریں خدمات میں کتب خانہ آصفیہ، دائرۃ المعارف العثمانیہ، مجلس اشاعت العلوم، جامعہ نظامیہ کا قیام اور انتظام وانصرام بھی ہے۔

پنج شنبہ جمادی الآخرہ ۱۳۳۶ھ میں آپ کا انتقال پُر ملال ہوا، مکہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور جامعہ نظامیہ میں تدفین عمل میں آئی۔

تکفیر قادیانی: آپ نے قادیانی کا اس کی زندگی ہی میں خوب تعاقب کیا، اس کے عقائد اور کتابوں کا رد لکھا۔ اور اس کے عقائد فاسدہ کاسدہ کفریہ کے سبب اس کی تکفیر بھی کی۔ افادۃ الافہام میں آپ لکھتے ہیں: ”اب اگر مرزا صاحب کو خدا و رسول کی بات ماننے میں یہودیت کا خوف ہے؛ تو وہ یہودیت سے بھی بدتر ہے“۔ (افادۃ الافہام، ج:۲، ص:۲۳۹)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: ”اب اہلِ انصاف خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ جس فراست سے قرآن کی صدہا آیتوں اور حدیثوں کا ابطال ہو اس کا نام ایمانی فراست ہوگا یا بحسب اقرار مرزا صاحب بے ایمانی اور داؤ پیچ کا بھی حال معلوم ہوگیا کہ ایک آیت کا احتمالی پہلو پیش کر کے صدہا نصوص قطعیہ کو رد کر دیا۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ حق یہی ہے کہ عدالت کے دن پر ہم ایمان تو لاتے ہیں، لیکن اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ اللہ و رسول نے فرمایا ہے، وہ سب کچھ ہوگا لیکن سبحان اللہ کیا ایمان و یقین ہے۔ یہ ایمان کا طریقہ تو مرزا صاحب نے ایسا نکالا کہ آدمی تمام دنیا کے مذاہب اور ادیان کی تصدیق کر سکتا ہے“۔ (ایضا، ص:۲۶۱، ۲۶۲)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

”بہر حال خان صاحب اور مرزا صاحب الفاظ قرآن کی جہاں تک حد ہے اس میں مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور جہاں معنی کا موقع آیا علیحدہ ہو جاتے ہیں اور اس وقت سوائے اپنی خواہش کے مسلمان تو کیا اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماد میں تو نہیں سنتے یہی وجہ ہے کہ ان دونوں صاحبوں کے نزدیک احادیث ساقط الاعتبار ہیں البتہ وہ حدیثیں تو استدلال میں پیش کرتے ہیں جن کو اپنے مفید مدعا سمجھتے ہیں۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ ان حضرات نے جو ایمان کا طریقہ نکالا ہے وہ شرعاً ایمان نہیں ہو سکتا“۔ (افادۃ الافہام، ج:۲، ص:۱۷۶)

اسی افادۃ الافہام میں قادیانی پر کفر واضح کر کے اس سے روبہ کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اب اگر مرزا صاحب اپنے کو دائرہ اسلام میں داخل کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ بمقتضائے وقت اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں تو چاہیے کہ اس حدیث صحیح کو مان لیں اور دعوی عیسویت سے توبہ کریں ورنہ یہ الزام رفع نہیں ہو سکتا۔“ (ایضاً، ص:۱۲۶)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

”ایک عقل مند ادنی تامل سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ کس درجہ کا حملہ ہے پھر یہ حملہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر نہیں ہے حق تعالی پر بھی ہے کہ ایسے معصوم اور مکرم نبی پر ایک ایسی بات منکشف کر دی جو ناتھی اور نعوذ باللہ اس سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اس غلطی کی اصلاح کر دیتا۔ اب اہل دانش اندازہ کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کا ایمان خدا و رسول پر کس قسم کا ہے اور ایسے ایمان کو ایمان کہنا ہو سکتا ہے یا نہیں“۔ (ایضاً، ص:۱۱۲)

مفتی بدایوں حضرت مولانا مفتی حافظ محمد بخش قادری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مفتی بدایوں حضرت مولانا حافظ بخش کا وطن آنولہ ضلع بریلی ہے۔ وہیں ۱۲۶۵ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ اپنے نانا قاری امام بخش سے حفظ قرآن پاک کیا اور ابتدائی درسیات پڑھی۔ ۱۲۸۴ھ میں مدرسہ قادریہ بدایوں میں داخل ہو کر حضرت سیف اللہ المسلول معین الحق شاہ فضل رسول بدایونی، حضرت تاج الفحول محب رسول مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی، حضرت استاذ الاساتذہ مولانا شاہ نور احمد قدس اللہ اسرارہم سے پڑھ کر ۱۲۹۵ھ میں سند فراغت حاصل کی۔ کچھ دنوں مدرسہ قادریہ میں درس دیا۔ پھر مدرسہ محمدیہ چودھری گنج

سے متعلق ہوگئے۔ پوری زندگی علم دین کی اشاعت اور مذہب اہل سنت کی تبلیغ میں گزری ۔ جزئیات بکثرت یاد تھے، بدایوں کے مفتی تھے ۔ حضرت تاج الفول کے ارشد تلامذہ میں شمار تھا دو مرتبہ حج و زیات سے مشرف ہوئے۔ ۳/ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ بوقت گیارہ بجے دن انتقال ہوا۔ مدفن درگاہ قادری میں ہے ۔ حضرت مولانا قدیر بخش مفتی جے پور ، نامور عالم فاضل آپ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

تکفیر قادیانی: آپ قادیانی اور ہم عقیدۂ قادیانی کی تکفیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”جب کہ اس امام نے بعد علم اس بات کے کہ وہ میت ہم عقیدہ وہم مذہب مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے اس میت کے عقائد حد کفر قطعی تک پہنچے ہوئے تھے اور میت کا تائب ہونا اس کو نہ معلوم ہوا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھا دی تو اس کے متعلق دعاے مغفرت پر کافر کا حکم عائد ہوگا۔ بعض علماء نے دعاے مغفرت کافر پر حکم کفر دیا ہے اور بعض نے احتیاط کی ہے ۔ بہر حال فعل اجتماعاً حرام ہے ۔ اگر اس کو حلال سمجھے گا تو سب کے نزدیک حکم کفر عائد ہوگا۔ در مختار میں ہے: ”والحق حرمۃ الدعاء بالمغفرۃ للکافر“ رد المحتار میں ہے: ” رد علی الامام الوانی ومن تبعہ حیث قال ان الدعاء بالمغفرۃ للکافر کفر“۔

علماے محققین فرماتے ہیں کہ جس مسئلہ میں علماء آپس میں کفر اور عدم کفر میں مختلف ہوں تو احتیاط عدم تکفیر میں ہے ۔ ہاں ایسے شخص کو توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کا حکم دیا گیا ہے اور وہ جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس سے اجتناب اور اس کی اقتداء سے پرہیز کرنا جائے۔ فقیر حافظ محمد بخش عفی عنہ قادری مدرس مدرسہ محمدیہ بدایوں۔ ”(قہر یزدانی، ص:۶۰)

استاذ العلما، مفتیِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مفتی عبد اللہ ٹونکی ریاست ٹونک (راجستھان) کے محلہ گھور کھپوریوں والا میں شیخ صابر علی صاحب کے گھر ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علمائے ٹونک سے حاصل کی، حفظِ قرآن کی سعادت بھی پائی، شاگردِ علامہ فضلِ حق خیر آبادی حکیم سیّد دائم علی عظیم آبادی سے بھی استفادہ کیا ، طویل عرصہ استاذ الاساتذہ، استاذ الہند علامہ محمد لطف اللہ علی گڑھی کی خدمت میں علوم عقلیہ کی تحصیل کی، دورۂ حدیث شریف افضل المحدثین فی زمانہ، محشّی صحیح بخاری حضرت علامہ حافظ احمد علی سہارنپوری سے کیا؛ انہیں کی نسبت سے آپ اپنے نام کے ساتھ احمدی بھی لکھا کرتے تھے ۔ فراغت کے بعد بھی تحصیلِ علوم کی پیاس باقی رہی اور لاہور آکر علامہ فیض الحسن سہارنپوری کی شاگردی اختیار کی اور ادبیات عربی کی تعلیم پائی، ۱۸۸۶ء میں گورنمنٹ اورینٹل کالج سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ امیرِ ملّت پیر سید جماعت علی شاہ محدّث علی پوری کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلۂ نقشبندیہ میں داخل ہوگئے۔ آپ نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کیا ، مختلف مسائل پر مشتمل استفتاء بھیجے، جن کے جوابات فتاویٰ رضویہ کی چار جلدوں میں موجود ہیں، (۱)فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۹ (۲) فتاویٰ رضویہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ (۳)فتاویٰ رضویہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۹۲ (۴) فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۷۸ یوں مفتی صاحب بذریعہ خط وکتابت اعلیٰ حضرت سے مستفیض ہوئے۔

آپ نے تدریس کا آغاز دہلی میں قائم مدرسہ مولانا عبدالرّب دہلوی سے کیا ایک عرصہ وہاں پڑھاتے رہے، یکم مئی ۱۸۸۳ء میں لاہور کے مشہور علمی ادارے گورنمنٹ اورینٹل کالج کے عربی مدرس مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۷ء میں علامہ فیض الحسن صاحب کے انتقال فرمانے کے بعد صدر مدرس بنا دیے گئے۔ کچھ عرصہ بعد شعبہ عربی کے سپرنٹنڈنٹ ہوگئے۔ ۱۸۹۷ء میں آپ کو اورینٹل کالج کا قائم مقام پرنسپل بھی بنایا گیا۔ ۱۹۰۳ء میں آپ کو شمس العلماء کا خطاب دیا گیا۔ ۱۹۱۷ء کو آپ ریٹائرڈ ہوئے۔ کالج سے فراغت کے بعد لاہور (جسے آپ اپنا وطن ثانی فرمایا کرتے تھے) کو داغ مفارقت دے کر لکھنؤ اور پھر مدرسہ عالیہ کلکتہ میں تشریف لے گئے، وہاں چند سال صدر مدرس کے طور پر علومِ اسلامیہ کی تدریس فرماتے رہے۔ آپ نے کئی مضامین اور کتب تحریر فرمائیں جن کی تفصیل بیان کی جاتی ہے:

(۱)عقد الدرر فی جید نزہۃ النظر: نخبۃ الفکر (۲)عجالۃ الراکب فی امتناع کذب الواجب (۳)حاشیہ میر ایساغوجی (۴) رسالہ تقلید (۵) تحریر اقلیدس مترجم (۶)تعلیقات المفتی علیٰ شرح سلم العلوم (۷)الکلام الرشیق (۸)مجموعہ فتاویٰ بنام شرح محمدی چار جلد (۹)حاشیہ الأنوار الزاھیۃ فی دیوان أبی العتاھیۃ۔

تقریباً ستر (۷۰) سال کی عمر میں ۲۴ صفر ۱۳۳۹ھ / ۷ نومبر

۱۹۲۰ء کو انتقال فرما گئے۔

تکفیر قادیانی: جب امیر ملت نے فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے جدوجہد شروع فرمائی، تو علامہ عبداللہ ٹونکی نے ان کا بھرپور ساتھ دیا اسی زمانے میں امیر ملت نے لاہور شہر میں مسئلہ ختم نبوت پر جلسوں کا سلسلہ شروع کیا جو تقریباً ایک ماہ تک جاری رہا، مفتی صاحب ان جلسوں میں شریک ہوتے اور خصوصی دعاؤں سے نوازتے۔ اس کے علاوہ آپ نے تحریر طور پر قادیانی کی تکفیر کا فتویٰ بھی دیا۔ آپ لکھتے ہیں: ''مرزا غلام احمد قادیانی اعلانیہ نزول وحی نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں اور ان کے مرید اور مقلد ان کے ان سب دعاوی کو تسلیم کرتے ہیں اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت مسئلہ ہے۔ امام ابوالفضل قاضی عیاض "کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ" میں فرماتے ہیں: '' وَكَذَلِك من ادعى نُبُوَّة أَحَد مَع نبينا صَلَّى اللَّه عَلَيْه وَسَلَّم أَو بَعْدَه كالعيسوية مِن اليَهُود القائلين بتخصيص رسالته إِلَى الْعَرَب وكالخرمية القائلين بتواتر الرُّسُل وكأكثر الرافضة القائلين بمشاركة عَلِيّ فِي الرسالة للنبي صَلَّى اللَّه عَلَيْه وَسَلَّم وَبَعْدَه فكذلك كُلّ إمام عِنْد هَؤْلَاء يقوم مقامه فِي النُّبُوَّة والحَجَّة وكالْبَزيغيّة والبَيَانِيّة مِنْهُم القَائِلِين بِنُبُوَّة بِزِيغ وَبَيَان وَأَشْبَاه هَؤْلَاء أَو من ادّعى النُّبُوَّة لِنَفْسِه أَو جوّز اكْتِسَابَهَا والبُلُوغ بِصَفَاء القَلْب إلى مَرْتَبَتِهَا كالفَلَاسِفَة وغُلاة المُتَصَوّفَة وَكَذَلِك مَن ادّعى مِنْهُم أَنَّه يوحى إليْه وإن لَم يدَّع النُّبُوَّة أَو أَنَّه يَصْعَد إِلَى السَّمَاء وَيَدْخُل الْجنة وَيَأْكُل من ثِمَارِهَا وَيُعَانِق الْحور العين فهؤلاء كُلُّهُم كُفَّار مُكَذّبُون للنبي صَلَّى اللَّه عَلَيْه وَسَلَّم لِأَنَّه أَخْبَر صَلَّى اللَّه عَلَيْه وَسَلَّم أَنَّه خَاتَم النَّبِيّين لَا نَبِيّ بَعْدَه وأَخْبَر عن الله تَعَالَى أَنَّه خَاتَم النَّبِيّين وَأَنَّه أَرْسِل كافّة لِلنّاس وأَجْمَعَت الْأُمَّة عَلَى حَمْل هَذَا الْكَلَام عَلَى ظاهِرِه وَأَنّ مَفْهُومَه المُرَاد بِه دُون تَأْوِيل وَلَا تَخْصِيص فَلَا شَكّ فِي كُفْر هَؤْلَاء الطّوَائِف كلها قَطْعًا إِجْمَاعًا وسمعا ''۔ (الشفاء، ج:۲، ص:۲۸۵)

ترجمہ: اور ایسا ہی جو شخص کہ دعوی کرے کسی ایک کی نبوت کا ہمارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ یعنی ان کی موجودگی میں جیسا کہ مسیلمہ کذاب کے پیرو اور اسود عنسی کے تھے اور ایسے ہی جو دعوی کرے پیچھے ان کے مانند عیسویہ کے یہودیوں سے جو کہ محمد ﷺ کی نبوت کو عرب کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور مانند جزمیہ کے جو تواتر رسل کے قائل ہیں (وہ کہتے ہیں کہ رسول ہمیشہ آتے رہیں گے) اور مانند بعضوں کے جو کہتے ہیں کہ علی کرم اللہ وجہہ الکریم محمد ﷺ کے ساتھ ثبوت میں شریک تھے اور ان کے پیچھے بھی نبی تھے اور ایسے ہی ان کا ہر امام ان کے نزدیک نبوت اور حجت میں محمد ﷺ کا قائم مقام ہے اور مانند بزیغیہ اور بیانیہ کے جو ان سے بزیغ اور بیان کی نبوت کے قائل ہیں یا وہ شخص جو اپنی ذات کے واسطے نبوت کا دعوی کرے یا نبوت کے حاصل کرنے اور صفائی قلب کے ساتھ نبوت کے مرتبہ پر پہنچنے کو جائز کہتا ہو مانند فلسفیوں اور گمراہ صوفیوں کی اور ایسا ہی وہ شخص جو دعوی کرے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور اگرچہ نبوت کا دعوی نہ کرے اور جو دعوی کرے کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے اور جنت کے میوے کھاتا ہے اور حوروں سے بغل گیر ہوتا ہے، پس یہ سب کافر ہیں۔ نبی ﷺ کے جھٹلانے والے۔ اس لیے کہ انہوں نے خبر دی ہے کہ وہ نبیوں کے سلسلہ کے ختم کرنے والے ہیں ان کے پیچھے کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور خبر دی انہوں نے اللہ تعالی کی طرف سے کہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور تحقیق وہ تمام خلقت کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اجماع کیا امت نے اس بات پر کہ اس کلام کے ظاہری معنی ہی مراد ہیں بغیر کسی تاویل اور تخصیص کے۔ ہیں ان ایسے مدعیوں کے کفر میں قطعاً اور اجماع اور سمع کے طور پر کوئی شک نہیں ہے۔

ان حالات میں مرزا غلام احمد کے مریدوں کو پیش امام بنانا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

(ولا تصل على أحد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فسقون)

ترجمہ اور نہ نماز پڑھ کسی ایک پر ان میں سے جو مرے کبھی بھی اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کے دعا کرے۔ (تحقیق) انہوں نے کفر کیا اللہ تعالی کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور وہ کفر کی حالت میں مر گئے۔

پس جس شخص نے دیدہ و دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس شخص کو علانیہ توبہ کرنی چاہیے اور مناسب ہے کہ وہ اپنے تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت آدمیوں کو کھانا کھلائے اور اگر وہ شخص اعلانیہ توبہ نہ کرے تو اہل سنت و جماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی۔ ھذا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ: عبدہ المذنب محمد عبداللہ ٹونکی از لاہور عفی عنہ "۔ (قہر یزدانی، ص:۵-۵۶)

استاذ العلماء مولانا غلام اللہ قصوری قرشی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مولانا غلام اللہ قصوری قرشی حنفی کی پیدائش قصور میں ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء کو ہوئی اور ۱۳۴۱ھ /۱۹۲۲ء کو لاہور میں وصال فرمایا، تدفین قصور میں ہوئی، دیناوی تعلیم حاصل کرکے ریاست فریدکوٹ میں مشیر مال مقرر ہوئے ،پھر زندگی میں انقلاب آیا، ملازمت چھوڑ کر علوم دینیہ کی تحصیل میں مصروف ہوگئے اور علمائے لاہور سے اسلامی علوم میں رسوخ حاصل کیا، اور مدرسہ حمیدیہ پھر مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور کے مدرس بن گئے، پھر یکے بعد دیگرے مدرس اسلامیہ ہائی اسکول امرتسر (۱۱سال) فیروز پور ہائی اسکول (۸ سال) اور چیفس کالج لاہور میں سترہ (۱۷) سال عربی واسلامیات کے پروفیسر رہے اور آپ ۱۹۲۲ء میں ریٹائرڈ ہوئے، آپ حضرت مہر صوبا نقشبندی کے مرید و خلیفہ تھے (تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، ۲۴۸تا۲۵۶)

تکفیر قادیانی: قادیانی کی تکفیر کے بارے میں آپ لکھتے ہیں: معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقۂ اہلِ اسلام ہیں ۔۔۔۔۔ انا الراجی رحمۃ اللہ غلام اللہ قصوری۔ (فتاویٰ ختم نبوت، ج:۲، ص:۱۴۲)

حضرت سید حافظ ظہور الحسین شاہ سجادہ نشین ہفتم خانقاہ فاضلیہ قادریہ بٹالہ شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: ۱۲۸۹ھ میں ۱۹ / سال کی عمر میں آپ اپنے والد حضرت سید حسین شاہ علیہ الرحمہ کے مسند رشد و ہدایت پر متمکّن ہوئے۔ اس تاریخ کو مد نظر رکھا جائے تو آپ کی ولادت کا سن ۱۲۷۰ھ بنتا ہے۔ جب آپ کی عمر ۵/ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ قادریہ فاضلہ میں حاصل کی۔ کچھ عرصہ امرتسر میں بھی علم حاصل کرتے رہے۔ اس کے بعد تلونڈی میں عالم کامل مولانا محمد عبداللہ جو کہ اس زمانے میں منقول اور معقول میں عالم متبحر تھے؛ ان کی خدمت میں رہ کر منطق، فقہ، تفسیر اور حدیث سے فارغ التحصیل ہوئے۔

ظاہری علوم سے فارغ ہونے کے بعد آپ اپنے آبا و اجداد کی روایات کے مطابق اپنے والد حضرت سید حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر سلسلہ قادریہ میں داخل ہوگئے اور ان سے علوم باطنی حاصل کرنے میں مصروف ہوگئے جو کہ سینہ بہ سینہ آپ کو ملتا رہا۔ پھر ۱۹/ سال کی عمر میں ۱۲۸۹ھ میں اپنے والد کے وفات کے بعد آپ سجادہ نشینی کے منصب پر فائز ہوئے اور مریدین کے رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

آپ کی وفات بمقام بٹالہ شریف ۱۰/ شوال ۱۳۱۷ھ کو بٹالہ شریف میں وقوع پذیر ہوئی اور آپ کا مزار اقدس دربار قادریہ فاضلہ بٹالہ شریف میں ہے۔ (ماخوذ از تذکرہ مشائخ قادریہ فاضلیہ از اسرار الحسنین قادری فاضلی)

تکفیر قادیانی: آپ کی تکفیر قادیانی کا عالم یہ رہا کہ خود قادیانی نے اقرار کیا تفصیل کے لیے انجام آتھم دیکھا جاسکتا ہے۔ آپ کی تکفیر قادیانی پر مشتمل تحریر کو فتاویٰ ختم نبوت کی دوسری جلد میں اس طرح درج ہیں: لاریب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مخالف قواعد اسلام وغیرہ مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہیں۔ اس کے ہزلیات باطلہ ولغویات لاطائلہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اس کے ضال و مضل ہونے کا ہے۔ صرف عیسی موعود کے قادیان میں (جو وسط ملک پنجاب میں ایک گاؤں ہے) ظہور پکڑنے کا دعوی کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علوم دینیہ سے رکھتا ہو بے خفا ہے کہ کس قدر مضامین احادیث صحیحہ اور روایات قومیہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماء اولی الابتداء جنین مصیبین نے شکر اللہ سعیہم جس قدر اس کی نار شرارت کے اطفا میں آب جہد مشکور وسعی وفور اراضی قلوب المومنین پر ڈالا ہے۔ بغایت درجہ شایان ثنا و قابل مرحبا ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا ایسی ہی گرم رہی اور مفصل مذکور کی کتب پر فتور کا حرف بحرف رد ہوگیا تو بہت عمدہ اعانت دینی و مدد اسلامی کی صورت آئینہ وقت میں جلوہ گر ہوگی۔ موفق حقیقی کی طرف سے یہ خیر توفیق ہمارے علمائے حق کو وقتا فوقتا بہر ایام و ساعات بر جمیع اوقات وانات ہوتی رہے اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو

جائے۔ جاء الحق وزھق الباطل

مجھے اپنے بعضے بھائیوں پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بالخصوص توضیح المرام، فتح الاسلام، ازالہ اوہام کہ جس میں صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غرا دملت بیضاء مندرج ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھ کر اس کی دوستی و محبت کا دم بھرتے ہیں، حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب و شک زمرۂ اہل اسلام سے خارج و بفرقہ کفار مندرج ہوتا ہے۔ ہادی مطلق ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو ایسے اشخاص کی صحبت سے اور ان کی کتب کے مطالعہ سے مامون و مصئون فرمائے۔ آمین یاہادی لمصلین بحرمت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ حررہ فقیر سید ظہور الحسین عفی عنہ، سجادہ نشین خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ واقعہ بٹالہ شریف (فتاویٰ ختم نبوت، ج:۲، ص:۱۴۷-۱۴۸)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے، مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔

(صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف)“۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۷۲)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ کی ولادت باسعادت بروز ہفتہ، ۱۰/ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴/ جون ۱۸۵۶ء بوقت ظہر، محلہ جسولی بریلی شریف (انڈیا) میں ہوئی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رسم بسم اللہ کے بعد تعلیم کا سلسلہ جاری ہوگیا آپ نے چار برس کی ننھی عمر میں ناظرہ قرآن مجید ختم کرلیا۔ ابتدائی اردو اور فارسی کی کتب پڑھنے کے بعد ”میزان ومنشعب“ حضرت مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ سے پڑھیں۔ پھر آپ نے اپنے والد ماجد سند المحققین حضرت مولانا شاہ نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اکیس علوم حاصل کیے۔ ”شرح چغمینی“ کا بعض حصہ حضرت علامہ مولانا عبدالعلی رام پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھا۔ ابتدائی ”علم تکسیر وجفر“ شیخ المشائخ حضرت شاہ ابو الحسین احمد نوری مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کیے۔ علم تصوف کی تعلیم استاذ العارفین مولانا سید آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل فرمائی۔ تیرہ برس دس مہینے پانچ دن کی عمر میں ۱۴/ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۹/ نومبر ۱۸۶۹ء کو فارغ التحصیل ہوئے اور دستارِ فضیلت سے نوازے گئے۔

بیعت و ارادت کی سعادت کے لیے امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قطبِ زماں حضرت فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور بعدہ تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی کی بارگاہ میں بغرض بیعت تشریف لائے؛ لیکن نوشتۂ تقدیر نے شیخ المشائخ آل رسول مارہروی کے دست مبارک پر آپ کا بیعت ہونا لکھ دیا تھا اس لیے حضور تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی کی رہنمائی و معیت میں مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور ۱۲۹۴ھ، مطابق ۱۸۷۷ء کو شیخ المشائخ حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ حق پرست پر سلسلہ اعلیٰ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ بعد بیعت پیر و مرشد کی بارگاہ سے اجازت وخلافت کی دولت سے بھی نوازے گئے۔

امام اہل سنت نے اپنی زندگی میں لکھا اور خوب لکھا اور اتنا لکھا کہ آپ کے سیال قلم نے ایک ہزار سے زائد کتب و رسائل قوم کو دیے جن میں ”العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ“ معروف بہ ”فتاویٰ رضویہ“، ”کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن“، ”حسام الحرمین“ اور نعتیہ دیوان ”حدائق بخشش“ کو شہرتِ دوام حاصل ہے۔

۲۵/ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ، مطابق ۲۸/ اکتوبر ۱۹۲۱ء بروز جمعۃ المبارک دن دو بج کر ۳۸ منٹ پر عین اذانِ جمعہ میں اُدھر ”حی علی الفلاح“ کی پکار سنی ادھر روح پُر فتوح نے ”داعیٌ الی اللہ“ کو لبیک کہا۔ آپ کا مزار پُر انوار خانقاہ بریلی شریف، یوپی، ہند، محلہ سوداگران رضا نگر میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

تکفیر قادیانی: آپ نے ایک منظم انداز میں قادیانی کا تعاقب کیا اور آپ نے اس کی زندگی میں اس کی تردید و تکفیر پر ۵/ رسائل ”جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوہ، السوء و العقاب علی مسیح الکذاب، قہر الدیان علی مرتد بقادیان، المبین ختم النبیین، حسام الحرمین علی منحر الکفر و المین“ تحریر فرمائے جن میں حسام الحرمین نے تو اس کی تکفیر میں آخری کیل ٹھونک دی۔ آپ کے کتب و رسائل میں قادیانیت کے لیے جو احکام مرقوم ہوئے اور ان کے علاوہ آپ نے دار الافتاء میں وقتاً فوقتاً آئے ہوئے استفتا کے جوابات دیے ہیں۔ ان میں سے چند

کے اقتباس درج ذیل ہیں:

قادیانی بلاشبہ کافر و مرتد ہے: مرزا کی بعض نئی تحریریں خود (میری) نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں **بلاشبہ وہ (قادیانی) یقیناً کافر مرتد ہے۔** (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۹۰)

مرزا مسیح دجال ہے: (فقیر کو) مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ **مسیح دجّال علیہ اللعن والنکال۔** (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۷۵)

مرزا کے کفر و ارتداد پر علمائے حرمین شریفین کا اتفاق: مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضرور ہے اور **قادیانی کافر مرتد تھا ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔** جو اس کے کافر اور عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۴، ص:۳۸۴)

مرزائیوں کو مسلمان جاننے والا مرتد ہے: ہاں اگر **صاحبِ خانہ مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہو تو وہ خود ہی مرتد ہے** اور اس کے یہاں تقریب میں جانا حرام۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۶، ص:۵۹۱)

قادیانی کی نماز، نماز نہیں: نہ قادیانیوں کی نماز ہے نہ ان کا خطبہ، خطبہ کہ وہ مسلمان ہی نہیں، اہلِ سنت اپنی اذان کہہ کر اسی مسجد میں اپنی خطبہ پڑھیں اپنی جماعت کریں یہی اذان و خطبہ و جماعت شرعاً معتبر ہوں گے، اور اس سے پہلے جو کچھ قادیانی کر گئے باطل و مردود محض تھا۔ (ج:۸، ص:۴۶۵)

قادیانیوں کی بات پر توجہ دینا جائز نہیں: قادیانی مرتدین ہیں **ان کی بات پر کان لگانا جائز نہیں۔** (ج:۸، ص:۱۲۳)

قادیانی، کافروں سے بھی بدتر ہے: یہود و نصرانی کافر ہیں پھر یہود و نصاریٰ باوصف کفر کے کافر اصلی میں مرتد نہیں، **اور رافض، وہابی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی مرتد ہیں، احکام دنیا میں مرتد سب کافروں سے بدتر ہے۔** (فتاویٰ رضویہ، ج:۲۱، ص:۶۴۷)

قادیانی سے خرید و فروخت ناجائز ہے: قادیانی مرتد ہیں، **اُن کے ہاتھ نہ کچھ بیچا جائے نہ اُن سے خریدا جائے، اُن سے بات ہی کرنے کی اجازت نہیں۔** (فتاویٰ رضویہ، ج:۲۳، ص:۵۹۸)

فاتح قادیانیت حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ بروز پیر یکم رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ، مطابق ۴/اپریل ۱۸۵۹ء کو گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید پڑھنے کے بعد مولانا غلام محی الدین ہزاروی سے کافیہ تک کتابیں پڑھیں۔ پھر "بھوئی" ضلع راولپنڈی میں مولانا محمد شفیع قریشی کے مدرسہ میں داخل ہوئے اور نحو و اصول کی متوسط کتب کے علاوہ منطق میں قطبی پڑھی، بعد ازاں اکثر و بیشتر کتب "انگہ" ضلع سرگودھا میں مولانا سلطان محمود (مرید خاص حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی قدس سرہ) سے پڑھیں اور مولانا احمد حسن کان پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت مولانا احمد حسن کانپوری سفرِ حج کے لیے تیار تھے، اس لیے آپ نے استاذ الکل مولانا لطف اللہ علی گڑھی کی خدمت میں حاضر ہو کر معقول اور ریاضی کی کتبِ عالیہ کا درس لیا۔ مولانا احمد علی محدث سہارنپوری محشی بخاری سے درسِ حدیث لیا اور ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں سندِ حدیث حاصل کی۔ قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ قرآن مجید کا سبق روزانہ آپ حفظ کر کے سُنا دیا کرتے تھے۔ جب قرآن حکیم ناظرہ ختم کیا، تو اس وقت آپ کو پورا قرآنِ کریم بھی حفظ ہو چکا تھا۔ اسی طرح جب کسی کتاب کا مطالعہ کرتے وہ حفظ ہو جاتی، بلا تامل اس کی عبارتیں نقل کر دیتے تھے۔ سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔ حرمین طیبین میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ نے سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں خلافت عطاء فرمائی۔

آپ کی تصنیفات میں سے چند کے نام یہ ہیں:

تحقیق الحق فی کلمۃ الحق، شمس الہدایہ، سیف چشتیائی، اعلا کلمۃ اللہ وما اھل بہ لغیر اللہ، الفتوحات الصمدیہ، تصفیہ ما بین سنی والشیعہ، فتاوی مہریہ، مراۃ العرفان، مکتوبات طیبات، ملفوظات مہر علی شاہ وغیرہ۔

۲۹ صفر المظفر/۱۳۵۶ھ، مطابق ۱۱/مئی ۱۹۳۷ء بروز منگل آپ کا وصال ہوا۔ گولڑہ شریف اسلام آباد میں آپ کا مزار مبارک مرکزِ انوار و تجلیات ہے۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:۵۳۶-۳۴۱)

تکفیر قادیانی: دنیا میں تشریف آوری کا آپ کا اولین مقصد رد قادیانیت رہا۔ آپ نے اس کے رد میں شمس الہدایہ اور سیف چشتیائی تحریر فرمائی جس کا جواب قادیانی سے نہ بن سکا، پھر قادیانی سے آپ نے مناظرے بھی کیے؛ یہ سب کچھ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ قادیانی کی باطل سمجھتے تھ اور اس کی تکفیر کرتے تھے لیکن

مستقل طور پر قادیانی کی تکفیر پر آپ کی کوئی تحریر نظر سے نہ گزری لیکن خود قادیانی نے اپنے مکفرین، مکذبین اور مفترین میں تاج دارِ گولڑہ کا اس طرح لکھا: ''مہر شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی''۔ (انجام آتھم، ص:۷۱)

استاذ زمن علامہ حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ ۴/ربیع الاول ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۹/اکتوبر ۱۸۵۹ء کو حضرت مولانا نقی علی خان کے گھر پیدا ہوئے۔ اِبتدائی تعلیم اپنے والد ماجد اور برادرِ اکبر سیدی اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہما- سے حاصل کی۔ نعت گوئی کی تعلیم بھی اپنے برادرِ اکبر سے پائی، اور کلام مجاز میں بلبل ہندوستان حضرت داغ دہلوی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ داغ دہلوی کے قیام رام پور کے دوران آپ اُن کے پاس حاضر ہوا کرتے۔ داغ دہلوی کو آپ سے خاص اُنس تھا اور اکثر پیارے شاگرد کہہ کر خطاب کیا کرتے۔ سراج العارفین سید ابوالحسین احمد نوری قادری برکاتیکے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور سند خلافت سے شرف یاب ہوئے۔

مولانا حسن رضا کو خدائے بخشندہ نے ایک سیال وفیاض قلم عطا فرمایا تھا۔ موصوف نے نثر ونظم میں بہت سی گراں قدر یادگار اپنے پیچھے چھوڑی ہیں۔ آپ کے نثری رسائل کی تعداد سے بارہ سے متجاوز ہے: (۱) دین حسن، (۲) نگارستانِ لطافت، (۳) تزکِ مرتضوی، (۴) آئینۂ قیامت، (۵) بے موقع فریاد کے مہذب جواب، (۶) سوالات حقائق نما بر رؤس ندوۃ العلما، (۷) فتاویٰ القدوۃ لکشف دفین الندوۃ، (۸) ندوہ کا تیجہ رودادِ سوم کا نتیجہ، (۹) ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری، (۱۰) اظہارِ روداد، (۱۱) کوائف اخراجات (۱۲) باقیات حسن (آپ کے بکھرے ہوئے شہ پاروں کا مجموعہ)۔

یوں ہی نظم کے میدان میں آپ نے پانچ لاجواب مجموعے پیش فرمائے ہیں (۱) ذوق نعت، (۲) وسائل بخشش، (۳) صمصامِ حسن، (۴) قند پارسی، (۵) ثمر فصاحت۔

آپ کا ایک بڑا کارنامہ دار العلوم منظر اسلام کا اہتمام، انتظام و انصرام ہے۔ ۲۲/رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ کو ۵۰ سال ۶ ماہ کی عمر میں وصال ہوا۔

تکفیر قادیانی: آپ کی مستقل کوئی تحریر یا تصنیف قادیانی کی تکفیر پر نہیں مل سکی البتہ آپ نے رجب ۱۳۲۳ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک ماہانہ رسالہ جاری کیا جس کا نام علامہ حسن نے ''قہر الدیان علی مرتد بقادیان'' تجویز کیا جو قادیانی کی تکفیر پر روشن دلیل ہے۔

ادیب شہیر حضرت علامہ اصغر علی روحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: حضرت مولانا اصغر علی روحی ابن مولانا قاضی شمس الدین ابن میاں پیر بخش بن رکن الدین ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء میں دریائے چناب کے کنارے واقع قصبہ کٹالہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں والد ماجد کا انتقال ہو گیا، ابتدائی تعلیم کے بعد لاہور آئے اور اپنے دور کے ممتاز فضلاء مولانا فیض الحسن سہارنپوری، مفتی عبد اللہ ٹنکی، مولوی عبد الحکیم کلانوری اور مولوی قاضی ظفر الدین سے اسفادہ کرکے پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل اور مولوی فاضل کے امتحانات امتیازی حیثیت سے پاس کیے، او ایم او ایل کی ڈگری حاصل کی۔ علامہ اصغر علی روحی اورنٹیل کالج، لاہور کے پرو فیسر رہے، پھر ۱۸۹۲ء سے ۱۹۴۱ء تک اسلامیہ کالج لاہور کے شعبۂ عربی کے پروفیسر رہے، اس کے بعد اگرچہ پیرانہ سال کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رکھ سکے لیکن انجمن حمایت اسلام (جس کے زیر انتظام اسلامیہ کالج جاری تھا) نے ازراہ قدردانی چار صد روپیہ مشاہرہ تا حیات مقرر کر دیا۔

علامہ اصغر علی روحی نے تصانیف کا قابل قدر ذخیرہ یادگار چھوڑا، چند مطبوعہ تصانیف (یہ کتابیں لاہور سے شائع ہوئیں) یہ ہیں:

(۱) وبیر عجم: فن بلاغت و تنقید، فارسی، (۲) العروض و القوافی علم عروض اردو، (۳) ترجمہ نصیحۃ التلمیذ از امام غزالی، (۴) ترجمہ قصیدہ بردہ اردو، (۵) امیر الکلام من کلام الامام، (۶) شرح اسماء حسنیٰ، (۷) سیطرہ الاسلام علیٰ النصاری اللئام رد عیسائیت، (۸) مافی الاسلام (اسلامی عقائد واحکام، دو جلد)

ان کے علاوہ بعض تصانیف فارسی دوان چھ ہزار اشعار پر مشتمل اور دوان عربی پانچ سو اشعار پر مشتمل، تفسیر سورہ یٰسین، آخری دو پاروں کی تفسیر اور خطبات عربی ابھی منتظر اشاعت ہیں۔

حضرت علامہ اصغر علی روحی قدس سرہ کا وصال ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴ء میں ہوا۔ آپ کا مزار کٹھالہ میں مسجد سے ملحق، برلب شاہراہ عظیم (جی۔ ٹی۔ روڈ) واقع ہے۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص: ۶۰-۶۲)

تکفیر قادیانی: آپ بھی مرزا قادیانی کی تکفیر اس کی زندگی میں کرتے رہے یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے مکفرین کی فہرست میں آپ کا نام اس طرح لکھا:

مولوی اصغر علی لاہور۔(انجام آتھم، ص:۷۰)

نیز مرزا قادیانی کی زندگی میں اس کی تکفیر پر آپ کی تحریر بھی موجود ہے۔ آپ، قادیانی کے رد میں لکھی گئی اپنی کتاب "و قال بعض المتنبئین" میں لکھتے ہیں: "تنبأت یا مغرور! بعد محمد فمہ یا مسلیمۃ الکذوب المحاول"۔(و قال بعض المتنبئین، ص:۱۳، مشمولہ احتساب قادیانیت، ج:۵۹، ص:۸۹)

یعنی اے مغرور! تم نے نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ سو چُپ رہ؛ اے جھوٹے اور حیلے باز مسیلمہ۔

استاذ الاساتذہ مفتیِ لاہور مفتی عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ کے حالات دستیاب نہیں۔ بس صد سالہ انجمن نعمانیہ لاہور میں اتنا ملا کہ "ملک بھر سے دینی مسائل پر بے پناہ سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اور لوگوں کو دینی مسائل کے حل اور فتویٰ جاری کرنے کے لیے ایک مفتی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چناں چہ انجمن نعمانیہ نے مفتی عبد العزیز صاحب کو انجمن کے شعبہ الاستفتاء کا انچارج اور ناظم مقرر کیا۔ آپ کا تقرر ۲۰/ جون ۱۹۱۲ء کو ہوا۔"۔(صد سالہ انجمن نعمانیہ لاہور، ص:۸۰)

تکفیر قادیانی: قہرِ یزدانی میں پیر ظہور شاہ قادری علیہ الرحمہ نے تکفیر قادیانی کے تعلق سے آپ کا فتویٰ اس طرح نقل فرمایا:

"چوں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں، ان کے بعد جو مدعیِ نبوت ہوگا کافر ہے، تقدیرِ صحتِ دعویٰ نبوت مرزا کے ان کے ساتھ معاملہ کفار رکھنا چاہیے۔ لہٰذا نکاح عورت مسلمان کا کافر اور مرزائی سے حرام ہوگا۔ فقط راقم محمد عبد العزیز مدرسہ نعمانیہ لاہور۔"(قہر یزدانی، ص:۵۱)

شیخ المشائخ خواجہ غلام فرید چاچڑاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ کی ولادت باسعادت بروز منگل ۲۶/ ذو القعدہ ۱۲۶۱ھ مطابق ۲۵/ نومبر ۱۸۴۵ء کو "چاچڑاں شریف" میں ہوئی۔ آپ نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اسی دوران آپ کے والد ماجد کا وصال ہو گیا۔ ظاہری و باطنی علوم و معارف اپنے بڑے بھائی حضرت خواجہ فخر جہاں غلام فخر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر جید علماء سے حاصل کیے اور مرتبہ کمال کو پہنچے۔ آپ اپنے برادرِ اکبر حضرت خواجہ فخر جہاں قدس سرہ سے بیعت ہوئے، اور ان کے وصال کے بعد سجادہ نشین منتخب ہوئے۔ آپ نے چاچڑاں شریف میں ایک مدرسہ "جامعہ فریدیہ" قائم فرمایا جس میں وقت کے بڑے فضلاے کرام تدریس پر مامور تھے جس کے زیر سایہ ملک کو فضلاء کی عظیم جماعت میسر ہوئی۔

آپ کی یادگار تصانیف میں فوائدِ فریدیہ، دیوان فرید اردو اور ملتانی اور اشارات فریدیہ (چار جلدیں) ہیں۔ آپ کا وصال ۷/ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ، مطابق جولائی/۱۹۰۱ء کو ہوا۔ آپ کا مزار پرانوار "کوٹ مٹھن شریف" (ڈیرہ غازی خان ڈویژن) میں مرجعِ خلائق ہے۔

تکفیر قادیانی: آپ کے تعلق سے مرزائی اشخاص افواہ پھیلاتے ہیں کہ خواجہ صاحب، مرزا قادیانی کے حمایتی رہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ جب تک اس کے عقائد فاسدہ کفریہ ظاہر نہ ہوئے تھے تب تک آپ نے قادیانی کے حق میں کچھ جملے لکھے لیکن بعد میں آپ نے قادیانی کی تکفیر و تکذیب کی؛ اگر چہ آپ کی کوئی تحریر تکفیر قادیانی کے تعلق سے نہیں ملی لیکن خود مرزا قادیانی کی عبارت و شہادت موجود ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے قادیانی کی تکفیر کی۔ چناں چہ مرزا قادیانی ایک مقام پر لکھتا ہے: "اب ہم ان مولوی صاحبوں کے نام ذیل میں لکھتے ہیں جن میں سے بعض تو اس عاجز (یعنی مرزا قادیانی) کو کافر بھی کہتے ہیں اور مفتری بھی۔ اور بعض کافر کہنے سے تو سکوت اختیار کرتے ہیں۔ مگر مفتری اور کذاب اور دجال نام رکھتے ہیں۔ بہر حال یہ تمام مکفرین اور مکذبین مباہلہ کے لیے بلائے گئے ہیں اور ان کے ساتھ وہ سجادہ نشین بھی ہیں جو مکفر یا مکذب ہیں۔"(انجام آتھم، ص:۶۹)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے اپنے مکفرین، مفترین اور مکذبین علماے کرام اور پیران عظام کے اسماء شمار کرائے جس میں آپ کا نام اس طرح لکھا: "میاں غلام فرید صاحب چشتی چاچڑاں علاقہ بہاول پور"۔(انجام آتھم، ص:۷۱)

نیز آپ کے صاحب زادے حضرت خواجہ محمد بخش معروف بہ نازک کریم فرماتے ہیں:

"جب مرزا قادیانی کے عقائد فاسدہ منظر عام پر آئے تو

حضرت شیخ المشائخ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی صراحۃً تکفیر فرمائی "۔(شبلی، از پروفیسر حافظ غلام محی الدین مہری، ص:۲۹۶)

فقیہ اجل استاذ الاساتذہ مولانا غلام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: فاضل متبحر استاذ العلماء فقیہ اجل مولانا غلام احمد بن شیخ احمد 1273ھ/ 1856ء میں کوٹ اسحٰق (مضافات حافظ آباد) میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید اور فارسی کی کتابیں گھر میں پڑھیں پھر مولانا علاء الدین بھابڑہ ضلع ہوشیار پور، مولانا محمد دین، مولانا شاہ دین احمد نگر (ضلع گوجرانوالہ) مولانا ابو احمد رائو دعلی (کپور تھلہ) اور مولانا گلام قادر بھیروی وغیرہم ممتاز افاضل سے کسب فیض کیا۔ فراغت کے بعد جامعہ نعمانیہ لاہور میں تدریس کا آغاز کیا اور تمام عمر صدر مدرس رہے۔ آپ کا شمار اپنے دور کے اکابر مدرسین میں ہوتا تھا، بے شمار اور نامور فضلاء آپ کے شاگرد ہوئے۔ مولانا عبد اللہ ٹونکی (محشی حمد اللہ) آپ کے بڑے عقیدت مند تھے او حواشی میں آپ کے مشورے قبول کرتے تھے۔ جب ۱۳۲۵ھ /۱۹۰۷ء میں طاعون کی وباء پھیلی تو آپ بیمار ہو گئے اور اپنے گھر تشریف لے گئے، اسی سال بدھ کی رات ۱۶/ ۱۹۰۷اپریل کو وصال فرمایا۔(تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:۲۹۱)

تکفیر قادیانی: آپ نے بھی حیات قادیانی میں اس کے کفریہ اعتقاد کے سبب اس کی تکفیر کی۔ آپ لکھتے ہیں: " الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد الانبياء والمرسلين و اله اجمعين اما بعد فلما رايت الناس مختلفين في امر مؤلف توضيح المرام والبراهين حتى وجدت بعضهم معتقد ابكماله و مصدقا المقاله و قليل ماهو واكثرهم حاكما بفساده وجازما بالحاده وجهت ركاب النظر ومطية الفكر الى ساحة كلامه لاظفر على المارب واظهر على المطالب فاذا هو منكر الخوارق وجاهد كما لات اكرم الخلائق و محرف النصوص عن معاينها و مخرج الكلمات الحقة من مواضعها و منكر صفات الملئكة بلا نفسها لان مايطلق عليه الاسم شئ ليس له حظ من مصداقية حقائقها فصرت من ارتداده على اليقين و وصل الحاده عندى الى حق اليقين فمن ياتيه مصدقا فهو من الضالين ومن فرعن قربه فهو من الأمنين اعاذن الله من شره و شراحزابه الى يوم الدين

العبد غلام احمد مدارس مدرسہ نعمانیہ "(فتاویٰ ختم نبوت، ج: ۲، ص:۱۴۶)

یعنی بعد حمد و صلوۃ۔ جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام و براہین احمدیہ کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہیں۔ بعضے اس کے معتقد کمال اور مصدق مقال ہیں۔ مگر وہ بہت ہی کم ہیں اور اکثر اس کو مفسد سمجھتے ہیں اور اس کے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔ تو میں نے اپنے مرکب نظر اور سواری فکر کو اس کے میدان کلام میں دوڑایا تاکہ اس کے مطالب و خیالات پر مجھے اطلاع ہو۔ سو میں نے اس کو معجزات و کرامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا اور معنی قرآن و حدیث کا محرف اور کلمات شرعیہ کو اپنے ٹھکانے سے نکالنے والا، صفات بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر، پس مجھے یقین ہو گیا کہ وہ مرتد ہے اور یقینا ملحد، جو اس کا مصدق و مؤید ہو وہ بھی گمراہ ہے اور جو اس کے قریب سے بھاگے وہی امن میں ہے۔ ہم اس کے اور اس کے اتباع کے شر سے قیامت تک اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ آمین ثم آمین۔

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: " شخصے کہ رسالت باشد منکر نص قطعی است" ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" ودر کفر قطعیات اختلاف نیست در چنیں کسان بیعت و محبت چہ معنی دارد؟ الراقم غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔" (قہر یزدانی، ص:۳۳)

یعنی جو شخص (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کے بعد بھی) رسالت کا اعتقاد رکھے وہ نصِ قطعی " ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کا منکر ہے اور منکرِ قطعیات کے کافر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں تو ایسے شخص کی بیعت و محبت چہ معنیٰ دارد؟

ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

"کسے کہ قائل جوازِ اقتداءِ خلفِ مرزا واتباعِ او باشد، مخطی و ناواقف از اصول دین است زیراں کہ صحتِ نماز بدونِ ایمان نمی بندد وبطلانِ نمازِ امام موجبِ بطلانِ نمازِ مقتدی است۔ کمالا یخفی علی من لہ مسکۃ بالدین وبیعت چنیں ناواقف برین قیاس باید کرد۔۔۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ۔" (قہر یزدانی، ص:۴۰)

یعنی جو شخص، مرزا (یا مرزائی) کی اقتداء اور اس کی اتباع کے جواز کا قائل ہے وہ خطاکار اور اصول دین سے ناواقف ہے؛ کیوں کہ

ایمان کے بغیر نماز درست نہیں ہو سکتی اور امام کی نماز کا بطلان مقتدی کی نماز کے بطلان کا سبب ہے جیسا کہ دین کی سوجھ بوجھ رکھنے والے پر مخفی نہیں ۔ اور ایسے ناواقف کی بیعت کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے (یعنی بے ایمان شخص کی بیعت بھی جائز نہیں ۔)

سلطان الواعظین علامہ عبدالاحد پیلی بھیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مولانا عبدالاحد محدث پیلی بھیتی ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۸۸۳ء کو پیلی بھیت میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اسمِ گرامی ''عبدالاحد''، لقب سلطان الواعظین ہے، آپ استاذ المحدثین حضرت علامہ شاہ وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحب زادے ہیں۔

ابتدائی تعلیم اپنے چچا مولانا عبداللطیف سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی اور بعد میں اپنے والدِ گرامی سے تمام علوم و فنون کی تکمیل کی۔ اور تیرہ برس کی عمر میں آپ نے باقاعدہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دورۂ حدیث کیا، اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دست مبارک سے آپ کی دستار بندی فرمائی۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے اور اجازت وخلافت سے ممتاز ہوئے۔ اپنے والد گرامی کی طرف سے حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلہ میں بھی بیعت کرنے کے مجاز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جملہ علوم وفنون پر کامل دسترس حاصل تھا۔ خلوص کے ساتھ ساری زندگی دینِ متین کے فروغ کیلئے کوشاں رہے، دورِ ابتلاء میں ملت کی راہنمائی کا حق ادا کر دیا۔

آپ کو فنِ خطابت پر ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کے وعظ کی اثر پذیری سے متاثر ہو کر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے بریلی میں ایک خصوصی تقریب کے دوران آپ کو ''سلطان الواعظین'' کا خطاب عطا فرمایا۔ مزید امام اہلِ سنت نے آپ کو ان الفاظ میں یاد فرمایا:

اک اک وعظ عبدالاحد پر کیسے نتھنے پھلاتے یہ ہیں

۱۳ شعبان ۱۳۵۲ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۳ء بروز جمعۃ المبارک عصر اور مغرب کے درمیان داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ (امام احمد رضا اور القاب نوازی، ۲۰۵-۲۰۷)

تکفیر قادیانی: آپ اپنے والد ماجد استاذ المحدثین علامہ وصی احمد محدث سورتی کے تکفیر قادیانی پر مشتمل فتویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جو کچھ کہ حضرت قبلہ محدث ارشد فقیہ اوحد صاحب تصانیف کثیرہ جناب مولانا مولوی وصی احمد قبلہ مشہور محدث سورتی دام فیضہ القوی وعم مدظلہ الی یوم الابدی نے تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور حضرت مجیب مدظلہ الاقدس اپنے جواب میں نجیح ہیں۔

فقط حررہ عبدالاحد مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت۔'' (قہر یزدانی، ص:۴۷)

مطیع الرسول علامہ عبدالمقتدر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ حضرت تاج الفحول کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۱ر جمادی الثانی ۱۲۸۳ھ بروز دوشنبہ بوقت صبح میں ہوئی۔ غلام پیر تاریخی نام ہے۔ حضرت سیف اللہ المسلول نے مطیع الرسول محمد عبدالمقتدر نام تجویز فرمایا۔ بچپن ہی سے شان ولایت چہرہ اقدس سے ظاہر ہوتی تھی۔ حضرت مولانا حکیم سراج الحق نے بسم اللہ شروع کرائی اور تکمیل علوم حضرت مولانا شاہ نور احمد اور والد ماجد سے کی، تھوڑی سی عمر میں ہی جملہ علوم وفنون حاصل کر لیے۔ آپ کے والد گرامی حضرت تاج الفحول اکثر ارشاد فرماتے: ''مولانا صاحب میرے شاگرد اور مرید ہیں لیکن ان کی یہ شان ہے کہ کاش میں ان کا مرید ہوتا''۔ حضرت تاج الفحول نے آپ کو سند اجازت عطا فرمائی لیکن آپ نے نہایت عجز وانکسار کے ساتھ تحریری عذرات پیش کیے مگر کوئی عذر قبول نہ ہوا۔ سب سے پہلے مولانا حکیم عبدالماجد صاحب نے حضرت تاج الفحول کی موجودگی میں آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔

تصنیف و تالیف کا آپ کو وقت نہ ملا تاہم ایک ضخیم تفسیر ''تفسیر عباسی'' کا اردو ترجمہ آپ نے کیا جو تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۳۴ھ کو واصل الی اللہ ہوئے۔ خاندانی روایات کے مطابق عید گاہ شمسی میں نماز جنازہ ہوئی۔ نماز کے بعد درگاہ مجیدیہ میں حضرت تاج الفحول کے پہلو میں آخری آرام گاہ میں لٹا دیا گیا۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ مجیدیہ، تنویر خان مجیدی، ص:۷۶-۷۷)

تکفیر قادیانی: قادیانی کی تکفیر پر آپ کا کوئی فتویٰ نہیں ملا۔ البتہ علامہ ابراہیم بدایونی کے مذکورہ فتویٰ پر آپ کی تصدیق ہے جس سے واضح ہے کہ آپ بھی قادیانی کی حیات میں قادیانی کو کافر جانتے رہے۔ آپ کی تصدیق اس طرح درج ہے:

"الجواب صحیح و الرائی نجیح ۔۔۔۔۔۔ حررہ محمد عبد المقتدر القادری البدایونی"۔(قہر یزدانی، ص:48)

ابو المنظور حکیم عبد الماجد قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مولانا ابو المنظور حکیم عبد الماجد قادری بدایونی کی ولادت ۴/شعبان ۱۳۰۴ھ مطابق ۲۸/اپریل ۱۸۸۷ء کو مولوی محلہ بدایوں میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم مولانا عبد المجید مقتدری آنولوی اور مولانا مفتی ابراہیم صاحب قادری بدایونی سے حاصل کی، درس نظامی کی منتہی کتابیں استاذ العلماء مولانا محب احمد قادری بدایونی سے پڑھیں اور تکمیل مولانا شاہ عبد المقتدر قادری بدایونی سے فرمائی۔ بعض اسباق والد گرامی مولانا حکیم عبد القیوم شہید اور جد محترم تاج الفحول محب رسول مولانا عبد القادر قادری بدایونی قدس سرہ سے بھی سماعت کیے۔ ۱۳۲۰ھ میں حضرت مولانا شاہ عبد المقتدر قادری بدایونی نے سند فراغت عطا فرمائی، اس کے بعد دو سال دہلی میں رہ کر حکیم غلام رضا خاں کے پاس طب کی تکمیل کی۔ ۱۳۲۲ھ میں حکیم صاحب نے سند فراغت سے نوازا جس پر مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے بھی دستخط کیے۔ مطیع الرسول عبد المقتدر بدایونی کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور ان سے ہی اجازت و خلافت بھی ملی۔

آپ کا ایک بڑا کارنامہ اپنے والد محترم کا قائم کردہ ادارہ مدرسہ شمسیہ بدایوں کی نشاط ثانیہ بھی ہے۔ آپ نے ایک وسیع و عریض زمین پر ایک وسیع و عریض عمارت کی تعمیر کی اور مدرسہ شمسیہ کو ایک نئی شکل دی اور اس کا نام دار العلوم شمس العلوم رکھا۔ اور آپ کا ایک دوسرا بڑا کارنامہ ماہ نامہ شمس العلوم کا اجراء بھی ہے جو آپ کی وفات تک جاری رہا۔ اس کے علاوہ مزید ۲۰ سے زائد کتب و رسائل بھی آپ کی یادگار ہیں۔

نیز آپ کی عملی اور تحریکی زندگی اور مذہبی و قومی جد و جہد کا اندازہ ان عہدوں اور مناصب سے بھی لگایا جا سکتا ہے جن سے آپ منسلک رہے:

مہتمم دار العلوم شمس العلوم بدایوں، مدیر اعلیٰ ماہنامہ شمس العلوم بدایوں، ناظم جمعیۃ علما ہند صوبہ متحدہ، رکن مرکزی مجلسِ خلافت، صدر مجلس خلافت صوبہ متحدہ، صدر خلافت تحقیقاتی کمیشن، رکن وفد خلافت برائے حجاز، رکن مجلس عاملہ مسلم کانفرنس، رکن انجمن خدام کعبہ، رکن انڈین نیشنل کانگریس، صدر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ آگرہ و اودھ (جو ۲۵ ستمبر ۱۹۲۳ میں جمعیت تبلیغ الاسلام صوبجات متحدہ کے نام سے موسوم ہوئی اور اس کا الحاق انبالہ کی جمعیت مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ پنجاب سے کر دیا گیا)، بانی رکن مجلس تنظیم، بانی رکن جمعیۃ علما ہند کان پور، بانی و مہتمم مطبع قادری بدایوں، بانی و سرپرست عثمانی پریس بدایوں، بانی دار التصنیف بدایوں۔

آپ نے شب دو شنبہ ۳/شعبان ۱۳۵۰ھ / ۱۳-۱۴/دسمبر ۱۹۳۱ء کی درمیانی رات میں داعیِ اجل کو لبیک کہا بدایوں درگاہ قادری کے جنوبی دالان میں اپنے پیر و مرشد کے پائنتی دفن کیے گئے۔(حالات مصنف مشمولہ فلاح دارین، ص:۹ – ۲۷)

تکفیر قادیانی: آپ نے قادیانی کی تکفیر بھی کی اور تکفیر پر مشتمل فتویٰ کی تصدیق بھی کی۔ چناں چہ آپ پہلے قادیانی کے دعاوی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" قریب زمانہ میں اب سے چند سال پیشتر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک مرزا جی مرزا غلام احمد نامی مدعی ہوئے کہ مجھ کو الہام ہوتا ہے۔ پہلے مہدی ہونے کا دعوی مدتوں رہا، پھر وحی نبوت کا دعوی ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ جن کی پیشین گوئی احادیث میں وارد ہے پھر کھل کر نبوت و وحی کا دعوی کر دیا۔ عرب و عجم کے علماء نے بالاتفاق ان کی تکفیر کا فتوی دیا"۔(خلاصۃ العقائد، ص:۵)

اب ختم نبوت کے منکر کی تکفیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"یہ بھی ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ خدا نے حضور پر نبوت ختم کر دی اور حضور خاتم النبیین ہیں اور جو اس کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ کیونکہ یہ مضمون نص قطعی سے ظاہر ہے"۔(مرجع سابق، ص: ۱۶)

نیز علامہ ابراہیم، مدرسہ شمسیہ بدایوں شریف کے فتویٰ کی تصدیق ان الفاظ میں فرمائی:

"الجواب صحیح والمجیب مصیب۔۔۔۔۔۔ محمد عبد الماجد عفی عنہ مہتمم مدرسہ شمسیہ بدایوں"۔(قہر یزدانی، ص:۴۸)

خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی سید عبد الرحمٰن بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ کا آبائی گھر موضع ترہٹ ضلع نوادہ بہار میں تھا لیکن آپ کی ولادت بیتھوں شریف ضلع گیا بہار میں آپ کے نانا جان عارف باللہ حضرت سید شاہ عبد الحق قادری علیہ الرحمہ کے دولت کدے میں ۱۲۹۴ھ کو ہوئی۔ خانگی تعلیم و تربیت سے آراستہ ہو کر آپ

نے سہسرام، کان پور، بلند شہر کا رخ کیا۔ وہاں درس نظامی کی متوسطات تک کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد بارگاہ امام اہل سنت میں بریلی شریف حاضر ہوئے اور ۲۰ / جمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۳ء میں فراغت حاصل کی۔ بعد فراغت گھر آئے پھر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۵ء کو گھر سے بریلی شریف حاضر ہوئے اور درس و تدریس اور فقہ وافتاء کی خدمات انجام دینے لگے۔ امام اہل سنت نے آپ کو "فاضلِ کامل، محمود الخصائل اور رفیع الشان" جیسے تکریمی الفاظ سے یاد فرمایا۔ ۱۳ / ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ کو جمعۃ المبارک کا دن گزار کر رات میں اپنے مالک حقیقی سے واصل ہوگئے۔ آپ کے حجرہ مبارکہ میں آپ کی تغسیل اور تجہیز و تکفین کی گئی پھر کیری شریف میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ (ماخوذ از امام احمد رضا اور القاب نوازی)

تکفیر قادیانی: واعظ الاسلام حضرت پیر سید ظہور شاہ قادری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "قہرِ یزدانی بر جانِ دجالِ قادیانی" میں تکفیر قادیانی کے تعلق سے آپ کے دو فتاویٰ نقل فرمائے۔ پہلا فتویٰ اس طرح ہے:

" بلاشبہ مرزا قادیانی بوجوہ کثیرہ قطعا یقینا کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہوکر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے"۔ (قہر یزدانی، ص: ۲۴، مشمولہ عقیدہ ختم نبوت، ج: ۷، ص: ۵۰۸)

پھر قادیانی کے پانچ کفریات شمار کرانے کے بعد مزید لکھتے ہیں:

" اور اس قسم کے صدہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں بالجملہ مرزا قادیانی کافر و مرتد ہے اس کے اور اس کے متبعین کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے جیسے کسی یہودی کی امامت۔ اور ان کے ساتھ مواکلت، مشاربت اور مجالست سب ناجائز و حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

لاتواکلوھم ولاتشاربوھم ولا تجالسوھم.

(یعنی) نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ پانی پیو، نہ ان کے پاس بیٹھو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

ولاتركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار

(یعنی) ظالموں کی طرف نہ جھکو ایسا نہ ہو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم"۔ (مرجع سابق، ص: ۲۴-۲۵، ایضاً، ج: ۷، ص: ۵۰۸-۵۰۹)

دوسرا فتویٰ درج ذیل ہے؛ آپ لکھتے ہیں:

"جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال پر مطلع ہوکر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے مرتد ہے، بلکہ جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذاب عظیم ہے۔ شفا شریف میں ہے "یکفر من لم یکفر من وان بغیر مدۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے اس کی تکفیر میں توقف یا شک و تردد رکھے۔ وغرر و مجمع الانہر و در مختار و فتاوی خیریہ و بزازیہ وغیرہ میں ہے من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر "یعنی جو شخص اس کے کفر وعذاب میں شک کرے یقینا خود کافر ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔ کتبہ: محمد عبدالرحمن البہاری عفی عنہ۔" (ایضاً، ص: ۳۷، ایضاً، ج: ۷، ص: ۵۲۱)

اکرم الناس حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ سیالکوٹی ثم گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

مولانا حافظ سید عبداللہ ابن مولانا سید چراغ شاہ ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء میں کشمیری محلہ سیالکوٹ شہر میں پیدا ہوئے، قرآن مجید اور کچھ درسی کتب مولانا علم الدین سیالکوٹی سے پڑھیں، منطق فلسفہ اور ریاضی کی منتہی کتب حضرت خواجہ عبدالعلیم ملتانی ایسے جید فاضل سے پڑھیں۔ آپ نے سورہ آل عمران کی چند آیات کی تفسیر فارسی میں لکھی تھی جو بڑے سائز کے دو سو صفحات مشتمل ہے۔

حضرت مولانا قاضی سلطان محمود آوانی سے بیعت ہوئے۔ قاضی صاحب کے برادر اصغر قاضی محمد مسعود نے آپ کو "اکرم الناس اور اشرف العباد" کے خطاب سے یاد کیا۔ ۱۳۳۳ھ مطابق ۴/ دسمبر ۱۹۴۱ء میں ۸۴/ سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان، از علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص: ۲۶۸-۲۶۹)

تکفیر قادیانی: آپ نے بھی قادیانی کی تکفیر پر مشتمل فتویٰ کی تصدیق کے طور پر قادیانی کی تکفیر کی۔ حضرت مفتی سید عبدالرحمٰن بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتویٰ پر آپ کی تصدیق "قہر یزدانی" میں اس طرح درج ہے:

"وجدتہ صحیحاً ملیحاً۔۔۔ مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹

سیالکوٹی ثم گجراتی ۔ (مہر) دار الافتاء مدرسہ اہل سنت و جماعت معروف بنام نامی منظر اسلام بریلوی"۔(قہریزدانی،ص:۲۵)

ملک العلماء خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ رسول پور میجر ضلع پٹنہ (اب ضلع نالندہ) صوبہ بہار میں ۹ رمحرم الحرام ۱۳۰۴ھ مطابق ۸ راکتوبر ۱۸۸۶ء کو صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔ گاؤں کے بعض معززین نے آپ کا اسم گرامی "عبد الحکیم" تجویز کیا اور بعض نے سنہ فصلی کے مطابق تاریخی نام "مختار احمد" کا انتخاب کیا اور والد محترم ملک عبد الرزاق قدس سرہ نے آپ کا نام "ظفیر الدین" رکھا۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین ملت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ نے حرف علت "یا" کے حذف کر کے "محمد ظفر الدین" پسند فرمایا۔ پہلے پہل "ابوالبرکات" اپنی کنیت رکھتے لیکن جب آپ کے صاحب زادے "محمد معروف بہ مختار الدین" کی ولادت ہوئی تو "ابو محمد" بطور کنیت اختیار فرمایا۔

تحصیل علم مدرسہ غوثیہ حنفیہ، موضع بین، پٹنہ بہار، مدرسہ حنفیہ، بخشی محلہ، پٹنہ، مدرسہ امداد العلوم بانس منڈی، کانپور، مدرسہ دار العلوم مسجد رنگیان، مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت شریف، مدرسہ اشاعت العلوم سرائے خام بریلی شریف میں کی اور اخیر میں منظر اسلام بریلی شریف میں ۱۳۲۵ھ میں فراغت پائی۔ مدرسہ منظر اسلام بریلی، انجمن نعمانیہ، لاہور، مدرسہ حنفیہ، آرہ، مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ، پٹنہ، خانقاہِ کبیریہ، سہسرام، جامعہ لطیفیہ بحر العلوم، پورنیہ میں تدریس کی۔ آپ کثیر التصانیف بھی رہے جن میں "الجامع الرضوی المعروف بصحیح البہاری" اور "حیات اعلیٰ حضرت" زیادہ مشہور ہوئی۔ ۱۹ر جمادی الاخرہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۸ر نومبر ۱۹۶۲ء شب دوشنبہ سپیدۂ سحر کی نمودگی سے قبل انتقال ہوئے اور محلہ شاہ گنج، پٹنہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔(امام احمد رضا اور القاب نوازی،ص:۱۷۸-۱۸۰)

تکفیر قادیانی: آپ نے باقاعدہ کوئی تحریر قادیانی کی تکفیر پر حیات قادیانی میں دی ہے؛ کہیں ملی نہیں، البتہ علامہ سید عبد الرحمٰن بہاری کے تحریر کردہ دونوں فتاویٰ کی تصدیق کے ذریعہ ضرور تکفیر فرمائی ہے۔ چناں چہ "قہریزدانی" میں آپ کی تصدیق ان الفاظ میں درج ہے:

"صحیح جواب ۔۔۔ عبد المذنب ظفر الدین احمد بریلوی محمدی سنی حنفی بہاری"۔(مرجع سابق،ص:۲۵)

دوسرے فتویٰ کی تصدیق اس طرح ہے:

"صحیح جواب ۔۔۔ عبد المصطفیٰ ظفر الدین احمد بریلوی (مہر) دار الافتاء مدرسہ اہل سنت و جماعت بریلوی منظر اسلام"۔(مرجع سابق،ص:۳۷)

استاذ العلماء علامہ فیض الحسن جہلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: ادیب یگانہ، فاضل اجل مولانا فیض الحسن ابن مولانا علامہ محمد حسن فیضی قدس سرہما ۲۷ر جمادی الاول ۱۳۰۰ھ/۶ راپریل ۱۸۸۳ء کو بمقام بھیں تحصیل چکوال (ضلع جہلم) میں پیدا ہوئے۔ علوم دینیہ کی تحصیل اپنے والد ماجد فاتح قادیانیت مولانا محمد حسن فیضی سے کی، ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ ایک عرصہ تک لاہور کی مشہور دینی درس گاہ جامعہ نعمانیہ میں مدرس رہے، امیر خرب اللہ پیر سید فضل شاہ جلالپوری آپ کے تلامذہ میں سے تھے۔

مولانا فیض الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد گرامی کی طرح ادب عربی کی بے نظیر فاضل اور قادر الکلام شاعر تھے۔ مولانا فیض الحسن نے متعدّد کتابوں کا اردو ترجمہ کیا، چند یہ ہیں:

(۱) عالم الکلام از امام غزالی قدس سرہ (۲) تجرید الاحادیث از امام عبد الرؤف مناوی قدس سرہ (۳) حدائق الاخبار از محمد صادق فرغانی (۴) سیرت محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) از ٹالسٹائی (مفکر روس)۔ ان کے علاوہ انسائیکلو پیڈیا، شائع کردہ پیسہ اخبار، لاہور کی تدوین و ترتیب میں آپ کا بہت بڑا حصہ تھا۔

جمادی الاولی ۱۳۴۷ھ/نومبر ۱۹۲۸ء میں علامہ کا وصال ہوا اور اپنے آبائی گاؤں بھیں تحصیل چکوال (ضلع جہلم) میں محو استراحت ابدی ہوئے۔(تذکرہ اکبر اہل سنت،ص:۳۹۳-۳۹۷)

تکفیر قادیانی: تکفیر قادیانی کے تعلق سے پیر ظہور شاہ قادری نے آپ نے درج ذیل تحریر اپنی کتاب میں نقل کی ہے:

"اگر مذکورہ بالا مرزائی، مرزا کو رسول مانتا ہو تو یقیناً کافر ہے اور کافر سے مسلمان عورت کا نکاح ناجائز ہے۔ راقم فیض الحسن نعمانیہ لاہور"(قہریزدانی،ص:۵۱)

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ ابراہیم حنفی بدایوں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مولانا شاہ محب احمد قادری بدایونی قدس سرہ کے فرزند، بدایوں میں پیدا ہوئے درس نظامی کی تکمیل مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں والد ماجد سے کر کے رسند فراغت حاصل کی، ۱۳۲۱ھ میں آپ کے والد کے نامور رفیق درس حضرت مولانا شاہ سید عبد الصمد پھپھوندوی نے اپنے فرزند حضرت مولانا سید مصباح الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم کے لیے پھپھوند ضلع اٹاوہ میں اپنی خانقاہ میں بلا کر مدرس رکھا، نواب حاجی غلام محمد حافظی مرحوم رئیس دادوں علی گڈھ کے مدرسہ دار العلوم حافظیہ سعیدیہ میں بہ مشورہ حضرت مولانا شاہ مصباح الحسن ۱۳۵۴-۵۵ھ صدر مدرس کے عہدہ پر فائز رہے، وہاں سے علالت شدیدہ کی وجہ سے مستعفی ہو کر بدایوں واپس گئے، مدت دراز تک مدرسہ شمس العلوم میں مدرس عربی رہے، ضعف جسمانی اور پیرانہ سالی کے باعث وطن بدایوں آگئے، اسی ۸۰/ سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد ۵/ ربیع الاوّل ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۱/ اکتوبر ۱۹۵۶ھ یوم پنج شنبہ انتقال ہوا، درگاہ قادری کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ حضرت تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی قدس سرہٗ کے مرید اور حضرت مولانا شاہ مطیع الرسول محمد عبدالمقتدر اور حضرت سید مرتضیٰ احموی قدس سرہما کے خلیفہ تھے، حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ کے ملفوظات کبیر کا اردو ترجمہ "سیفِ دستگیر" کے نام سے کیا، اور اس کو شائع کیا۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت، از علامہ محمود احمد رفاقتی، ص:۵۷-۵۸)

تکفیر قادیانی: آپ نے قادیانی اور قادیانیوں کی تکفیر کے حوالے سے فتویٰ تحریر فرمایا۔ آپ لکھتے ہیں:

" الجواب: مرزا کے پیرو جو کہ اس کی نبوت کے قائل ہیں اور اس کے عقائد کے معتقد، وبے شک کافر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلم عورت کا نکاح مرزائی سے منعقد نہیں ہوتا بعد علم اس امر کے کہ زوج مرزائی ہے زوجہ کا والد اپنی دختر کا نکاح بلا طلاق دوسری جگہ کر سکتا ہے چوں کہ پہلا نکاح کوئی چیز نہ تھا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

ولا تنكحوا المشركت حتى يؤمن ولامة مؤمنة خير من مشركة ولو أعجبتكم ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا ولعبد مؤمن خير من مشرك ولو اعجبكم أولئك يدعون إلى النار والله يدعو إلى الجنة والمغفرة بأذنه ويبين ايته للناس لعلهم يتذكرون (البقرة:۲۲۱)

فتح القدیر میں ہے:

ويدخل في عبدة الاوثان عبدة الشمس و النجوم وفي شرح الوجيز وكل مذهب يكفر به معتقده لان اسم المشرك يتناولهم جميعاً.

مرزائی بقول صریح حکم فقہ مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح باطل ہوتا ہے بعد گزرنے عدت کے وہ عورت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے کما ھو مصرح فی کتب الفقہ۔

رقمہ العبد محمد ابراہیم الحنفی القادری عفی عنہ المدرس بالمدرسۃ الشمسیۃ بجامع بلدہ بدایوں"۔ (قہر یزدانی، ص:۴۷-۴۸)

واعظ الاسلام حضرت پیر سید ظہور شاہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: حضرت مولانا پیر سید ظہور شاہ ابن مولانا پیر سید محمد شاہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم مولانا حافظ نور الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلال پور میں پڑھا اور کچھ درسی کتابیں بھی ان سے پڑھیں، بعد ازاں کچھ عرصہ برادر مکرم مولانا سید اعظم شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جموں میں استفادہ کرتے رہے، پھر کچھ وقت پشاور میں رہے اور آخر میں بریلی شریف جا کر کسب فیض کیا اور فراغت حاصل کی۔ اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت ہوئے اور خلافت سے مشرف ہوئے۔ ان کے علاوہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی استفاضہ کیا۔

حضرت پیر صاحب کامیاب اور سحر بیان مقرر تھے جس کے سبب آپ کو "واعظ الاسلام" بھی کہا جاتا ہے؛ ساتھ ہی بہترین شاعر بھی تھے۔ آپ کے کلام میں بلا کا اثر تھا۔ نیز آپ نے وعظ و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی نہایت خوش اسلوبی سے جاری رکھا اور نہایت مفید اور مقبول عام تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا، آپ کی تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ ظہور صداقت در رد مرزئیت ۲۔ قہر یزدانی بر سر دجال قادیانی۔ ۳۔ نور ہدایت ۴۔ ظہور ہدایت ۵۔ شمشیر پیر بر گردن شریر ۶۔ وظائف حضوری ۷۔ چرخہ ظہوری ۸۔ خطبات ظہوری ۹۔ سیف مرید بر فرقۂ ۱۰۔ صمصام حنفیہ ۱۱۔ سیف الخاد میں علی رؤس

الفاسقین۔ ۱۲۔ مرغوب الواعظین المعروف بہ محبوب العاشقین۔ ۱۳۔ ظہور کرامت وغیرہ وغیرہ۔

آپ نے ۲۲/ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۲ھ مطابق ۸/ فروری ۱۹۵۳ء اتوار اور پیر کی درمیانی رات کو وصال فرمایا۔ مزار انور منارہ ضلع جہلم میں مرجع خلائق ہے۔

تکفیر قادیانی: آپ نے قادیانی اور قادیانیت کی سرکوبی میں خوب حصہ لیا۔ آپ ایک بہترین مقرر تھے جس کے سبب بذریعہ تقریر بھی قادیانیت اور دیگر باطل فرقوں کا رد و ابطال فرماتے؛ ساتھ ہی آپ نے قادیانیت کی تردید و تکفیر میں دو کتابیں تصنیف فرمائی۔ "ظہور صداقت در رد مرزئیت" یہ کتاب دستیاب نہیں اور دوسری کتاب "قہر یزدانی بر سر دجال قادیانی"۔ یہ کتاب تین فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اگرچہ کتاب کی اشاعت مرگِ قادیانی کے بعد کی لیکن آپ اس کی تکفیر کے قائل اس کی زندگی سراپا شرمندگی میں ہی تھے۔ کیوں کہ آپ کی مذکورہ کتاب آپ سمیت دیگر علماے اہل سنت اور کچھ غیروں کے فتاویٰ اور تصدیقات کا مجموعہ ہے اور ظاہر ہے کہ آج سے ایک صدی قبل استفتاء کر کے فتویٰ حاصل کرنا کتنا دشوار گزار اور وقت طلب کام تھا۔ بہر حال آپ نے "قہر یزدانی" کی ابتدا میں قادیانی کی تکفیر فرماتے ہوئے لکھا:

" مسلمانوں کی اطلاع کے لیے مرزا صاحب کی طرف سے دعوی نبوت و رسالت و توہینات انبیاء و عقائد الہامات و تحریرات پیش کی جاتی ہیں جس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا صاحب رسالت و نبوت کے مدعی تھے۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو خاتم نبوت نہ جانتے تھے اس لیے مسلمان نہ تھے۔ بلکہ جو ہم عقائد مرزا غلام احمد کے ہے کلھم کافر و خارج از دائرہ اسلام ہیں۔" (قہر یزدانی، ص:۴)

اسی کتاب میں اپنا فتویٰ یوں تحریر فرماتے ہیں:

" بلا ریب و شک مرزائی لوگ مرتد اور کافرین میں ایسے ظالموں سے احتراز کرنا قرآن شریف اور حدیث نبوی سے ثابت ہے جیسا کہ ارشاد خوش بنیاد جناب باری تعالی کا ہے:

فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین

حررہ فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری قریشی الہاشمی جلال پوری"۔ (قہر یزدانی، ص:۳۵)

اپنے ایک دوسرے فتویٰ میں لکھتے ہیں:

" مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیرو نصوص قطعیہ کے منکر ہیں پس جو شخص نص قطعی کا انکار کرے وہ کافر ہے کافر کے واسطے بخشش مانگنا گناہ ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

استغفر لهم أولا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم ذلك بأنهم كفروا الله ورسوله والله لا يهدي القوم الفسقين.

ترجمہ: اے پیغمبر تم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا ان کے حق میں مغفرت کی دعا نہ کرو (ان کے لیے یکساں ہے) اگر تم ستّر دفعہ بھی مغفرت کی دعا کرو گے تو خدا ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔ یہ ان کے اس فعل کی سزا ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ (ایسے) سرکش لوگوں کو (توفیقِ) ہدایت نہیں دیا کرتا۔

حررہ فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری جلال پوری"۔ (قہر یزدانی، ص:۵۶-۵۷)

عالمِ جلیل مولانا عبد الغفار خان رام پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

عبد الغفار نام، والد کا نام محمد خاں، محمد خاں شاہ منصور علاقہ سرحد کے رہنے والے تھے تحصیل علم کے لیے رام پور پہونچے، ملا غفران وغیرہ علماے رام پور سے کتب درسیہ پڑھیں، رام پور ہی میں اُن کی شادی ہوئی، اس عقد سے ۱۲۷۳ھ میں مارے گئے، اس لیے ایک ہی سال کی عمر سے آپ اپنے نانا مرزا باقی بیگ کے زیر تربیت پرورش پائی۔ آپ نے صرف و نحو مولانا عالم علی مراد آبادی سے پڑھا۔ میبذی اور مُلّا حسن تک مولانا حافظ عنایت اللہ خاں سے پڑھا۔ حضرت قطب ارشاد مولانا شاہ ارشاد حسین رام پوری کے حلقہ درس میں شریک ہو کہ تکمیل علوم کی، مولانا شاہ ارشاد حسین نے اپنے ہاتھ سے آپ کی دستار بندی کی اور سند فراغ مرحمت فرمائی، زمانۂ طالب علمی ہی سے پڑھانے کا شوق تھا، کامل و بخارا کے طلبہ آپ کے حلقۂ درس سے فیضیاب ہوئے، علم کلام سے خاص شغف تھا، مشہور غیر مقلد عالم مولوی ابراہیم آروی سے رام پور میں آپ کی گفتگو ہوئی۔ مولوی آروی صاحب تاب مقابلہ نہ لا سکے، اور گھبرا کر شہر سے چلے گئے، ۱۳۲۱ھ میں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا قادری بریلوی نے جمعہ کی اذان ثانی کے خارج از مسجد ہونے کی مردہ سنت کا احیاء کیا تو آپ نے

شدید اختلاف کیا، مولانا رام پوری دیوبندی فرقہ کے شدید مخالفت تھے، اس سلسلہ میں وہ جمہور علماے اہل سنت کے موقف کے حامی مؤید تھے، ۱۳۱۸ھ میں مجلس اصلاح مفاسد ندوۃ العلماء کے اجلاس پٹنہ میں پورے جوش و خروش سے شامل تھے، آپ کے صاحبزدے مولوی عبد الجبار خاں صاحب آپ کے قدم بقدم تھے، اور رد وہابیہ میں خصوصی شغف رکھتے تھے، حضرت قطب الارشاد مولانا شاہ ارشاد حسین قدس سرہٗ سے بیعت تھے، اور طریقۂ نقشبندیہ میں اُن کے خلیفۂ مجاز تھے۔ (تذکرہ علماے اہل سنت، ص:۱۳۸-۱۳۹)

تکفیر قادیانی: آپ بھی ان علماے اہل سنت سے ہیں جنہوں نے حیات قادیانی میں اس کی تکفیر کی۔ آپ اس کے عقائد کو کفریہ قرار دیتے ہوئے اس کی اور اس کے معتقدین کی تکفیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس کے مرید اور معتقد جو ایسے مدعی نبوت مفتری کو اس کے اقاویلِ کافرہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں؛ اس لیے کہ: الرضا بالکفر کفر۔

حررہ محمد عبد الغفار خان رام پوری"۔ (قہر یزدانی، ص:۲۹)

مفتی رضوی دار الافتاء نواب مرزا عبد الغنی سنی حنفی قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تکفیر قادیانی: آپ کی ولادت بریلی شریف میں ہوئی۔ حصول علم کے لیے منظر اسلام میں بارگاہ اعلیٰ حضرت میں حاضر ہوئے۔ اور ۱۲،۱۱،۱۰ شعبان المعظم ۱۳۲۶ھ مطابق ۹،۸،۷ ستمبر ۱۹۰۸ء دو شنبہ، سہ شنبہ، چہار شنبہ کو ہونے والے منظر اسلام کے دوسرے سالانہ جلسے میں امام اہل سنت نے اپنے دست حق پرست سے دستار بندی کی۔ اسی جلسہ میں آپ کے علاوہ آپ کے ۷ رفقاے درس کی بھی دستار بندی حضرت مولانا غلام جیلانی سجادہ نشین بانسہ شریف کے ہاتھوں ہوئی۔ (منظر اسلام نمبر، ج:۱، ص:۲۳۱)

بعد فراغت رضوی دار الافتاء بریلی شریف میں آپ فتویٰ نویسی کے فرائض انجام دینے لگے۔ آپ کے فتاویٰ "چشمۂ دار الافتاء بریلی" کے نام سے ہفت روزہ دبدبۂ سکندری اور ماہ نامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ میں امام اہل سنت اور حضور حجۃ الاسلام کی تصدیقات کے ساتھ شائع ہوتے تھے۔ (تاریخ جماعت رضاے مصطفےٰ، ص:۴۵) آپ کی تصنیف میں ایک کتاب "اعجب العقاب" کا نام آتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۵۳۵)۔ نیز ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۲۹ھ کو رضوی دار الافتاء میں آنے والے ایک استفتاء کا آپ کا جواب فتاویٰ رضویہ، ج:۱۶، ص:۳۲۶ پر موجود ہے جس پر امام اہل سنت کی تصدیق ہے۔ علاوہ ازیں نکاح کے حوالے سے امام اہل سنت کے ایک فتویٰ پر فتاویٰ رضویہ، ج:۱۱، ص:۵۰۳ پر مفتی نواب مرزا صاحب نے تصدیق اس طرح موجود ہے:

"الجواب صحیح۔ نواب مرزا عبد الغنی قادری سنی حنفی بریلوی"۔

اسی طرح امام اہل سنت کا رسالہ "تدبیر فلاح و نجات و اصلاح" پر مفتی نواب مرزا تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"واناعلی ذلک من الشاھدین (اور میں اس حوالے کے صحیح ہونے پر گواہ ہوں)

فقیر نواب مرزا رضوی بریلوی عفی عنہ المولی القوی"۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۱۴۸)

تکفیر قادیانی: آپ نے بھی قادیانی اور قادیانیوں کی تکفیر فرمائی۔ آپ لکھتے ہیں:

"مرزائی مرد سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہوتا بلا طلاق سنیہ کا باپ اس کا نکاح کسی سنی سے کر سکتا ہے بلکہ فرض ہے کہ اس لڑکی کو اس مرزائی سے فورا جدائی کرے کہ اس کی صحبت اس کے ساتھ خاص زنا ہے۔ بالکل وہی حکم ہے جو کوئی شخص اپنی دختر کسی ہندو کے گھر بلا نکاح بھیج دے بلکہ اس سے سخت تر کہ وہاں حرام کو حرام کی ہی مد میں رکھا اور یہاں نکاح پڑھا کر معاذ اللہ اسی حلال کے پیرایہ میں لایا گیا اس سے فورا علیحدہ کر لینا فرض ہے پھر جس سنی سے چاہے نکاح ممکن ہے۔ ردالمحتار میں ہے: قولہ حرم نکاح الوثنیت وفی شرح الوجیز وکل مذھب یکفر و بہ معتقدہ" در مختار میں ہے: ویبطل منہ اتفاقا ما یعتمد الملۃ وھی خمس النکاح والذبیحۃ" الخ یہاں تک اصل حکم شرعی کا بیان تھا شرعًا یہ صورت جائز ہے اور ازدواج مکرر سے پاک کہ پہلا نکاح ہی نہ تھا مگر قانون رائج میں جو امر جرم ہے شرعًا اپنی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے لیے اس سے بھی بچنے کا حکم ہے۔

قانون کا حال وکلاء جانتے ہیں اگر از روئے قانون بھی یہی صورت داخل جرم نہ ہو یا قانون حکم فتوی کو تسلیم کر کے اس کا جرح نہ ہونا قبول کر لے تو حرج نہیں ورنہ ان سے دور رہا جائے۔ ہاں دفتر کو

جس جائز طریقہ سے ممکن ہو جدا کرنا محرمے فرض اہم ہے اگر چہ دوسری جگہ نکاح نہ ہو سکے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ کتبہ: عبدالنبی نواب مرزا عفی عنہ سنی حنفی بریلوی۔ "(قہر یزدانی، ص:۴۷)

اس پر امام اہل سنت تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"صحیح جواب ۔۔۔ و اللہ اعلم فقیر احمد رضا خان عفی عنہ بریلوی"(ایضاً)

واعظ الاسلام حضرت علامہ سید محمد اکرام الدین بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مولانا سید محمد اکرام الدین جید عالم دین اور مقبول زمانہ واعظ تھے اسی لئے آپ کو "واعظ الاسلام" کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ قادریہ میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمین گنج مراد آبادی قدس سرہ کے دست مبارک پر بعت ہوئے اور خلافت سے مشرف ہوئے، حضرت شیخ نے ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ نیز حضرت مولانا عمر ضیاء الدین عثمانی خالدی کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی سلسلۂ عالیہ نقشبندی قادریہ میں اجازت عطا فرمائی۔(تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:۶۹)

امام اہل سنت سے بھی اچھے روابط رہے۔ نیچری کے رد میں لکھا گیا رسالہ " الدلائل القاہرۃ علی الکفرۃ النیاشرۃ " کی آپ نے تصدیق بھی کی ہے۔ آپ کے تصدیقی الفاظ اس طرح ہے:

الجواب صحیح والمخالف قبیح

محمد اکرام الدین بخاری واعظ الاسلام خطیب وامام مسجد وزیر خاں مرحوم لاہور۔(فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۱۰۸)

تکفیر قادیانی: ان کے دور میں مزارئے قادیانی کے دعادی کا بہت زور شور سے پروپیگنڈہ کیا جارہا تھا۔ علماے اسلام کی ہمنوائی میں مولانا نے عقائد اہل سنت کے تحفظ اور مرزاجی کے بلند بانگ دعاوی کے رد میں بڑی سرگرمی دکھائی اور بذریعہ تحریر و تقریر اس فریضہ کو باحسن وجوہ نبھایا چناں چہ اپنی تالیف فیض جاری ملقب بہ بدیۃ البخاری کے ایک خطبہ (جس میں مسئلہ ختم نبوت کا مدلل طور پر بیان فرمایا) سے پہلے فرماتے ہیں:

آج کل خطۂ پنجاب وغیرہ میں دعویٰ نبوت و مہدویت کا بہت چرچا ہوگیا ہے چناں چہ مریدان مرز قادیانی کہ بڑے دعوے سے مرزا کو وحی کا آنا و عیسیٰ موعود ہونے کو ثابت کرنے میں سرگرم ہیں، اگر چہ تمہید علامہ امام ابوالشکور سالمی میں صاف وارد ہے کہ:

ومن یری الوحی والنبوۃ لاحد بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فانہ یسیر کا فراً۔(تمہید شریف ۱۶۹)

"جو شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی کے لئے وحی اور نبوت کا اعتقاد کرے، وہ کافر ہے۔" (فیض جاری ص۸۸)(تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:۷۱)

مولف تفسیر حقانی مولانا ابو محمد عبدالحق دہلوی: مولانا عبدالحق حقانی بن محمد امیر حنفی صوبہ پنجاب کے شہر انبالہ کے قریب "کمتھلہ" نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ اردو جامع انسائیکلو پیڈیا میں آپ کی تاریخ پیدائش مئی ۱۸۴۹ء لکھی ہے۔ آپ کے بزرگ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں کابل سے ہندوستان آئے تھے۔ ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد کانپور منتقل ہوئے اور وہاں پر انہوں نے مولانا عبدالحق بن غلام رسول حسینی کانپوری اور مولانا لطف اللہ بن اسد اللہ کوئلی سے بعض درسی کتابوں کی تعلیم حاصل کی پھر مراد آباد جاکر مولانا عالم علی شاہ سے صحاح کی بعض کتابیں پڑھیں۔ مراد آباد کے بعد دہلی میں بالخصوص محدث سید نذیر حسین دہلوی سے بھرپور استفادہ کیا اور اس طرح تعلیمی سفر کی تکمیل کرکے مدرسہ فتح پوری دہلی سے بحیثیت مدرس وابستہ ہوگئے اور وہاں طویل عرصہ تک اپنے فیوض وبرکات سے امت کو مستفیض کرتے رہے۔ پھر تدریس کو ترک کرکے تصنیف وتالیف میں مشغول ہوگئے۔

مولانا عبدالحق حقانی کو نظام الملک آصف جاہ میر محبوب علی خاں بہادر کے عہد اقتدار میں حیدرآباد سے وظیفہ جاری کیا گیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کے مولانا عبدالحق حقانی کو یکسوئی کے ساتھ تصنیف وتالیف میں مصروف ہونے کا موقع مل گیا اور پھر آپ نے متعدّد کتابیں تصنیف کیں۔ آپ کی تصانیف یہ ہیں: (۱) التعلیق النامی علی الحسامی (۲) عقائد اسلام (اردو) (۳) البرہان فی علوم القرآن (اردو)(۴) فتح المنان فی تفسیر القرآن وغیرہ۔

۱۲/ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۷ء ۷۱/ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ مولانا اخوند محمد عمر نے جنازہ پڑھائی جس میں ایک لاکھ مسلمانوں نے شرکت کی اور حضرت خواجہ باقی باللہ نورہ اللہ مرقدہ کے مزار اقدس کے قریب آپ کی تدفین ہوئی۔(عقائد

الاسلام، مولف تفسیر حقانی، ص:۴-۱۶)

تکفیر قادیانی : صاحب تفسیر حقانی میں ان مکفرین میں ہیں جس کے بارے میں خود قادیانی کو اعتراف تھا۔ فہرست مکفرین میں قادیانی آپ کا نام یوں لکھتا ہے:

"مولوی عبد الحق دہلوی مولف تفسیر حقانی"۔ (انجام آتھم، ص:۶۹)

نیز قادیانی کی تکفیر کے تعلق سے آپ کی تحریر بھی موجود ہے۔ آپ لکھتے ہیں :

حقیقت میں ایسا شخص منجملہ ان دجالوں کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اس کا عم و خال ہے۔ اس زمانہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اس ملک پنجاب میں کہ جہاں کا ہیولی بڑا قابل ہے۔ لوگوں کی سادہ لوحی اس بات کی مقتضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پہنائی جائے ۔۔۔۔۔۔ سب باتوں سے قطع نظر کیجئے کہ ان احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہیں محض جاہلانہ جکڑ بندی ہے جیسا کہ دہری اور عام جہلاء کیا کرتے ہیں مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لی جائیں کہ مسیح ابن مریم سے یہ مراد اور قتل خنزیر سے یہ الخ تو پھر میاں قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جائے جس کو نہ علم ہے نہ فضل خاندان نبوت سے ہے۔ اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اس کے مستحق ہیں مگر معاذ اللہ ان کو اس روٹی کمانے کے دھندے سے کیا کام، خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کر کے مریدوں کے ہاں کا حلوہ پوری اڑائیں ۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب میں موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہیں کہ امروز فردا میں کوئی نبوت کا مدعی بھی کھڑا ہو جائے گا (صاحب تفسیر حقانی کو قادیانی کے مدعیِ نبوت ہونے کا اس وقت تک علم نہیں ہوا تھا) اور اس کے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعوی کر بیٹھے گا اور قطعاً سینکڑوں پنجابی سادہ لوح ان کے بھی مرید ہو جائیں گے ۔ معاذ اللہ اس جہل و خرافات کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے۔۔۔ ابو محمد عبد الحق۔ (فتاوی ختم نبوت، ج:۲، ص:۱۳۷-۱۳۸)

شیخ المشائخ حضرت علامہ حافظ و قاری سید عین الہدیٰ شاہ قادری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: شیخ المشائخ، اولاد غوث علامہ حافظ قاری سید عین الہدیٰ قادری حنفی علیہ الرحمۃ لکھنؤ شہر میں پیدا ہوئے. پھر غدر کے بعد شہر بنارس منتقل ہوئے اور پھر وہاں سے شہر کلکتہ منتقل ہو گئے ; جیسا کہ اپنی جانشینی کا اعلان کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں :

سید شاہ عین الہدی ولد شاہ عبد الصمد صاحب باشندہ شہر لکھنؤ بعد از غدر سکونت پذیر شہر بنارس محلہ شیخ سلیم کا پھاٹک حال مقام شہر کلکتہ کہال پارا محلہ نارکل ڈانگہ قصاب محلہ کا ہوں۔ (سوانحِ سراجِ ملت، ص:۱۷)

سن شعور کو پہنچے تو وقت کے افاضل اور جید علماے اہل سنت کی بارگاہ میں زانوے تلمذ تہ کیا اور تحصیل علوم و فنون کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے ۔ اس کے بعد پھر آپ خدمت دین میں مصروف ہوئے. اور رشد و ہدایت کے سبب مریدوں کا بڑا حلقہ آپ کا ارادت مند و عقیدت مند ہو گیا۔

آپ کی عظمت و رفعت کے لیے یہی کافی ہے کہ شیخ الاسلام و المسلمین اعلی حضرت مجددِ وقت حضرت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ تحریکِ ندوہ سے علیحدگی اور بیزاری کے سلسلے میں کلکتہ تشریف لائے تو جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہاں ایک خالص النسل سید ہیں جو ہے احقاقِ حق و ابطال باطل خوب فرماتے ہیں تو امام اہل سنت رضی اللہ تعالی عنہ آپ سے ملاقات کرنے کے لیے بذات خود نارکل ڈانگہ تشریف لائے اور حضرت سید شاہ عین الہدیٰ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور پھر رخصت کے وقت دعا کی درخواست بھی کی۔ (ایضاً، ص:۱۹)

آپ نے اپنے انتقال ۱۲/ ذو الحجہ ۱۳۲۹ھ شب دوشنبہ کو ہوا (ایضاً، ص:۲۰) اور آپ کی ہدایت کے مطابق عارف باللہ حضرت سید شاہ نور الہدیٰ حنفی القادری سجادہ نشیں ہوئے۔ (ایضاً، ص:۱۸)

تکفیر قادیانی : جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ آپ احقاقِ حق اور ابطال باطل میں کوئی دقیقہ فرگزاشت نہیں کرتے ۔ چناں چہ جب قادیانی کے عقائد کی روشنی میں قادیانی پر حکم شرعی کی بات آئی تو آپ نے اس کی تکفیر کرتے ہوئے دو ٹوک لکھا:

" جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے گو اس کے طریقے پر نہ ہو یا مرید نہ ہو مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا منافق اور خارجی ہے۔ حررہ عین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ"۔ (قہر یزدانی، ص:۳۸)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں :

"مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور دوست، مثل بوسلیم کے کافر ہیں۔

حررہ عین الہدیٰ شاہ عفی عنہ قادری از کلکتہ" ۔ (ایضاً، ص: ۲۷)

مولانا حافظ پیر سید محمد عبدالغنی قادری ہمدانی امرت سری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: آپ کا تعلق کشمیری خاندان سے تھا، آپ حافظ قرآن، بڑے نیک پرہیزگار اور متقی عالم دین تھے، امرت سر میں آپ مینہ (بارش) والے پیر کے نام سے مشہور تھے، جب بھی بارش کی ضرورت ہوتی تو لوگ آپ کو لے جاتے اور دعا کراتے، اللہ کے فضل سے بارش ہو جاتی۔ (بروایت حکیم محمد موسیٰ امرت سری)

آپ نے کٹرہ گرہا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ امرت سر سے ۲۱/ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ کو بریلی شریف استفتا ارسال کیا، جس کے جواب میں مرزائیت کے رد میں امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے "السوء والعقاب علی المسیح الکذاب" کے نام سے رسالہ تحریر فرمایا۔ (ماہنامہ تحفہ حنفیہ، پٹنہ، شمارہ: رجب ۱۳۲۲ھ، ص: ۱)

مولانا محمد عبد السلام ہمدانی امرت سری علیہ الرحمہ (متوفی ۱۹۵۵ء) نے ہمدانی منزل کٹرہ گرہا سنگھ امرت سر سے چہار شنبہ ۱۱/ ذوالقعدہ ۱۳۳۸ھ کو اعلیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی کے پاس خط لکھا کہ حضرت مولانا حافظ پیر محمد عبدالغنی صاحب طویل علالت کے بعد ۱۴/ شوال ۱۳۳۸ھ کو بروز جمعہ رحلت فرما گئے ہیں، ایک قطعہ تاریخ وفات تصنیف فرما کر بہ راہ عنایت و مہربانی میرے نام روانہ فرمادیں تاکہ وہی قطعہ تاریخ آپ کے مزار پر لکھا جائے۔ ۱۹/ ذی القعد بروز جمعہ کو یہ خط بریلی شریف پہنچا، اس دن اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو شدید درد تھا، نصف شب کو وقت سکون میں یہ تاریخ واشعار خیال میں آئے اور صبح روانہ کیے۔ (ان میں سے تاریخ وصال پر مشتمل یہ شعر ہے)

رقم الرضا تاریخہ متفائلا

عبدالغنی بجنۃ علیاء ۱۳۳۸ھ

(ماہنامہ الرضا بریلی شمارہ: ذی قعدہ ۱۳۳۸ھ، ص: ۳)

تکفیر قادیانی: قادیانیت کے رد میں آپ نے نمایاں کارنامہ انجام دیا۔ سب سے بڑا کارنامہ تو یہ ہے کہ آپ نے امام اہل سنت سے قادیانی کے عقائد کے متعلق استفتاء کی شکل میں حکم شرعی دریافت کیا جس کے جواب میں امام اہل سنت نے قادیانی کی تکفیر پر مشتمل "السوء والعقاب علی المسیح الکذاب" نامی رسالہ تحریر فرمایا۔ آپ نے استفتاء سے قبل خود اس کی تکفیر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ آپ اس کی تکفیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انچہ علمائے کرام از عرب وہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان وے فتوی دادہ اند ثابت و صحیح ست قادیانی خود رانبی و مرسل یزدانی قرار میدہد، و توہین و تحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وانکارِ معجزات شیوہ اوست کہ از تحریراتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ رسائل مرزاست)

(احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبدالغنی)

یعنی علماء عرب وہند و پنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسول یزدانی قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ ہے۔ جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک رسالہ ہے) احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبدالغنی"۔ (فتاویٰ رضویہ، ج: ۱۵، ص: ۵۷۲)

حضرت مفتی ابوالحسن پیر غلام مصطفےٰ قاسمی امرت سری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مولانا پیر غلام مصطفی قاسمی ابن مولانا پیر عبدالعزیز قاسمی امرت سر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی کتابیں اپنے ماموں مولانا پیر احمد اللہ قاسمی (المتوفی ۱۳۰۴ء) سے پڑھیں، باقی تمام کتابیں اپنے بزرگ چچا علامہ غلام رسول قاسمی سے پڑھیں۔ تکمیل و تحصیل علوم کے بعد درس و تدریس، وعظ و تبلیغ کا سلسلہ آخر عمر تک جاری رکھا۔ آپ کو خواجہ دین محمد، چورہ شریف ضلع اٹک (المتوفی ۱۳۲۵ھ) سے چاروں سلسلوں کی اجازت و خلافت حاصل تھی۔

تصنیفات میں الرسالۃ الجلیلہ فی اثبات الوسیلہ، تکمیل الابصار بمولد سید الابرار، زبدۃ البضاعۃ فی الرضاعۃ، سرور المحزون (فقہ حنفیہ اور امام اعظم ابوحنیفہ پر کئے گئے اعتراضات کا رد)، تحفہ آسانی (مسئلہ تقلید کے موضوع پر) مجمع النہرین (حدوث عالم پر عقلی دلائل اور علم غیب سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موضوع پر)، احسن التقریر فی مسئلۃ التکفیر، مسئلہ طلاقات ثلثہ، پوتے کی وراثت، ترجمۃ الالہام الصحیح، جرح و تعدیل، معجزہ ونیچر۔ ☆☆☆ (بقیہ ص: ۱۴۱/ پر)

تحفظ عقیدۂ ختم نبوت میں مشائخ وعلمائے اہل سنت کا کردار

علامہ سید صابر حسین شاہ بخاری

عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کا مرکز اور محور ہے۔اس عقیدہ سے ذرا بھر انحراف کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبوت ختم فرمادی ہے۔آپ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے۔آپ کی شریعت اور آپ کی اُمت آخری ہے۔آپ ﷺ کے بعد اگر کوئی کسی قسم کی تشریعی یا غیر تشریعی، ظلی، بروزی نبوت کے جاری ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ کذاب ہے، کافر ہے، مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔اس پر ساری اُمت مسلمہ کا اجماع ہے۔قرآن و حدیث اس پر شاہد عادل ہیں۔مخبر صادق نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے قیامت تک فتنوں کی نشاندہی فرمائی۔ان فتنوں میں جھوٹے نبیوں کا فتنہ بھی ہے جو عہد رسالت مآب ﷺ میں بھی ظاہر ہو گیا تھا۔مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بدبخت سے جہاد کر کے اسے کیفر کردار تک پہنچایا، تمام صحابہ کرام نے اس جہاد میں حصہ لیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک کثیر تعداد نے ناموس رسالت مآب ﷺ کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں۔تیرہویں اور چودہویں صدی ہجری میں علمائے اہل سنت و مشائخ اہلِ سنت نے عقیدہ ختم نبوت کا خوب خوب تحفظ کیا۔

علماء اہل سنت اور مشائخ اہل سنت کی نورانی اور عرفانی بصیرت دیکھئے کہ مرزا ابھی اپنی خانہ ساز نبوت کے لیے پر تول ہی رہا تھا کہ انھوں نے اس کے خبث باطنی کو بھانپ لیا اور اسکے تعاقب میں مصروف ہو گئے۔مناظر اسلام علامہ مفتی غلام دستگیر نقشبندی حنفی قصوری علیہ الرحمہ (م۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) نے مرزا قادیانی کی کتاب ”براہین احمدیہ“ کے ابتدائی حصے دیکھتے ہی اس کی گرفت میں پہل فرمائی۔۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء میں ”تحقیقات دستگیریہ فی ردّ ہفوات براہینیہ“ کے نام سے اردو میں کتاب لکھی اس میں آپ نے مرزا کے کفریات کے ساتھ ساتھ اس کے حمایتی مولانا محمد حسین بٹالوی کی بھی خبر لی، پھر اس پر پنجاب کے جیّد سنی علماء کرام سے تصدیقات بھی حاصل کیں۔۱۳۰۳ھ/۱۸۸۶ء میں ”رجم الشیاطین بردّ اغلوطات البراہین“ کے نام سے عربی زبان میں ”تحقیقات دستگیریہ“ کا ترجمہ و تلخیص سامنے آئی۔اس پر علمائے حرمین شریفین سے تصدیقات حاصل کیں۔۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء میں مناظر اسلام علامہ مفتی غلام دستگیر نقشبندی حنفی قصوری علیہ الرحمہ (م۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء) نے مرزا قادیانی کے ایک اشتہار کے جواب میں بھی اپنی تیسری کتاب ”فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی“ لکھی جو اپنے موضوع پر ایک لاجواب کتاب ثابت ہوئی۔

۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء میں علامہ مفتی پیر غلام رسول نقشبندی حنفی امرتسری علیہ الرحمہ (م۱۳۲۰ھ/۱۹۰۳ء) نے عربی زبان میں ”الالہام الصحیح فی اثبات حیاۃ المسیح“ لکھ کر ثابت فرمایا کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بجسد عنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں اور اس میں مرزائیوں کو چیلنج بھی دیا کہ اگر اس کا جواب باصواب لکھو گے تو تمہیں ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔بعد ازاں آپ کے ایک شاگرد مولانا ابوالحسن پیر غلام مصطفیٰ نقشبندی حنفی امرتسری علیہ الرحمہ نے اس کتاب کا اردو میں بھی ترجمہ کر دیا تھا۔

علامہ مفتی ارشاد حسین مجددی حنفی رامپوری علیہ الرحمہ (م۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ء) نے ”فتویٰ در تردید دعاویٰ مرزا قادیانی“ میں مرزا کے باطل دعوؤں کو اس کی زندگی میں ردّ کر کے اسے لاجواب کر دیا۔

۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء میں ہی شیر اسلام علامہ قاضی فضل احمد

نقشبندی لدھیانوی علیہ الرحمہ نے ''کلمہ فضل رحمانی بجواب اوھام غلام قادیانی''لکھ کر مرزا کے دعوؤں کی قلعی کھول کر رکھ دی۔

۱۳۱۵ھ/۱۸۹۸ء میں حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۲ء) نے ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' لکھ کر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور ان کی دنیائے ارضی پر دوبارہ تشریف آوری قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کر کے مرزا کے مکر و فریب کا پردہ چاک کر دیا۔

۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء میں مجدد مائتہ حاضرہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) نے جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ''لکھی اس میں آپ نے ختم نبوت کے مطلب ایمانی پر ایک سو بیس اور منکرین ختم نبوت پر تیس نصوص کے تازیانے برسائے۔اس کتاب پر عرب و عجم کے علماء نے تصدیقات لکھیں۔

۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء میں فاتح قادیانیت شیخ الاسلام پیر سید مہر علی شاہ چشتی گولڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء) نے مرزا قادیانی کی مشہور کتاب ''ایام الصلح'' اور دیگر رسائل کے ردّ میں فارسی زبان میں ''ہدایۃ الرسول''تالیف فرمائی کیونکہ ''ایام الصلح''کو مرزا نے کابل وغیرہ کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے فارسی زبان میں لکھا تھا اور اسکا مؤثر توڑ فارسی زبان میں ہی ممکن تھا۔

۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء،۱۹۰۰ء میں فاتح قادیانیت تاجدار گولڑہ نے دوسری کتاب ''شمس الھدایۃ فی اثبات حیاۃ المسیح''تحریر فرمائی۔اس میں مرزا کے باطل دلائل کو تار عنکبوت کی طرح بکھیر کر رکھ دیا۔

۱۳۱۸ھ/۱۹۰۱ء میں علامہ مولانا محمد حیدر اللہ خان درانی مجددی علیہ الرحمہ نے ''درۃ الدرانی علی ردۃ القادیانی'' لکھی اس میں آپ نے حضرت امام عبد الوہاب شعرانی، حضرت محی الدین ابن عربی، حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہم کی کتب سے مرزا کے دعویٰ تصوف کی بھرپور تکذیب کی اور مرزا کے دعویٰ الہام و مسیحیت کو جھوٹا ثابت کیا۔

۱۳۱۹ھ/۱۹۰۲ء میں فاتح قادیان پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی چشتی علیہ الرحمہ کی تیسری کتاب ''سیف چشتیائی'' سامنے آئی۔اس میں آپ نے مرزا کی کتاب ''اعجاز المسیح''اور اس کے حمایتی مولوی احسن امروہی کی ''شمس بازغہ''کا ایسا ردّ فرمایا کہ دونوں کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیئے۔

۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے ''السوء والعقاب علی المسیح الکذاب''میں دس وجہ سے مرزا قادیانی کا کفر بیان کر کے صاف فرمایا کہ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔

۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں ہی آپ نے مولانا فضل رسول قادری بدایونی علیہ الرحمہ کی شہرہ آفاق کتاب ''المعتقد المنتقد'' پر ''المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد'' کے نام سے عربی زبان میں حواشی لکھے جن میں آپ نے گمراہ فرقوں اور ان کے سرغنوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے بارے میں صاف فرمایا کہ !''یہ مرزا ان جھوٹے دجالوں میں سے ہے جن کے خروج کی خبر صادق و مصدوق نبی ﷺ نے دی۔یہ دجال مرزا قادیانی اس زمانہ میں موضع قادیان واقع پنجاب میں نکلا''۔

۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء میں شیخ الاسلام مولانا محمد انوار اللہ فاروقی حیدر آبادی علیہ الرحمہ (م ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء) نے مرزا قادیانی کے ایک چیلے حسن علی قادیانی کی رسوائے زمانہ کتاب ''تائید الحق'' کے جواب میں ''انوار الحق''کے نام سے ایک بے نظیر کتاب لکھی۔''تائید الحق''میں مرزا کے چیلے نے قادیانی دجال کی تائید اسلام اور تقدس سے متعلق کافی باتیں لکھیں۔''انوار الحق'' میں آپ نے اس کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔

۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء میں آپ کی ''افادۃ الافہام''جیسی وقیع کتاب سامنے آئی۔اس میں آپ نے ''براہین احمدیہ'' اور دیگر قادیانی کتب کا ایک ایک قابل اعتراض نکتہ متعلقہ کتاب کے صفحہ نمبر کے ساتھ اور قرآن و حدیث سے مستند حوالوں کے ساتھ مرزا کا اصل چہرہ بے نقاب کر دیا۔آپ کی یہ عظیم کتاب دو جلدوں میں شائع ہو کر منظر عام پر آئی۔بعد ازاں آپ نے اس عظیم کتاب کا خلاصہ اور فہرس میں مزید اضافات کے ساتھ ''مفاتح الاعلام''کے نام سے الگ کتابی صورت دے دی تھی اس میں بھی آپ نے اسلام کے بنیادی عقائد سے متعلق سر سید احمد خان کے گمراہ کن نظریات کا مرزا قادیانی کے کفریات سے تقابل اور مماثلت ظاہر کر کے ردّ بلیغ فرمایا۔اسی طرح آپ نے اپنی ضخیم کتاب ''مقاصد الاسلام''کے حصہ دوم میں بھی معجزات اور نبوت کے زیر بحث مرزا دجال کے تمام دعوؤں کو بالکل جھوٹ اور بے بنیاد ثابت فرمایا ہے۔آپ کے قلمی جہاد سے حیدر آباد

دکن میں قادیانی فتنہ کی سرکوبی ہوئی تھی۔

۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے کتاب ''قہر الدیان علی مرتد بقادیان''میں مرزا قادیانی کے شیطانی الہاموں کا ردّ بلیغ فرمایا ہے۔ ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں آپ نے باطل فرقوں کے ردّ میں ایک اہم قدم یہ اُٹھایا کہ ان کی کفریہ عبارات پر علمائے حرمین شریفین کی اکثریت سے تصدیقات وفتاویٰ حاصل کیے اور اسے ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین''کا نام دیا۔ اس میں مرزا قادیانی کی کفریات و ارتداد پر فتویٰ کفر نمایاں اور سرفہرست ہے۔

۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں مولانا قاضی عبد الغفور شاہ پوری علیہ الرحمہ (خلیفہ امام احمد رضا) کی کتاب ''عمدۃ البیان فی جواب سوالات اہل القادیان''قادیانیوں کے لیے تازیانہ عبرت بن کر سامنے آئی۔

۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی مشہور زمانہ کتاب ''المبین ختم النبیین''منصہ شہود پر آئی۔ جس میں آپ نے ثابت کیا کہ مشہور آیت ختم نبوت میں ''الف لام'' استغراقی ہے، عہد خارجی کا لام نہیں یعنی ہر قسم کی نبوت کے خاتم حضور پر نور شافع یوم النشور سید الابرار مدنی تاجدار ﷺ ہیں۔ آپ کے بعد کسی طرح کی نبوت کا امکان نہیں۔ آپ کی زندگی کی آخری تصنیف ''الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی'' بھی فتنہ قادیانیت ہی کے ردّ میں ہے۔ اسی موضوع پر اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے چھوٹے شہزادے مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء) کی تصنیف ''تصحیح یقین بر ختم النبیین'' بھی اپنی مثال آپ ہے۔

قطب لاہور علامہ غلام قادر بھیروی علیہ الرحمہ (م ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء) وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے پنجاب میں مرزا قادیانی کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ دیا کہ قادیانی اور اسکے ماننے والے مرتد ہیں، ان کے ساتھ مسلمان مرد یا عورت کا نکاح حرام و ناجائز ہے۔ (محمد عبد الحکیم شرف قادری، مولانا: تذکرہ اکابر اہل سنت: مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۳۲۸)

مولانا سید محمد اکرام الدین بخاری علیہ الرحمہ نے بھی مرزا قادیانی کے بلند و بانگ دعاویٰ کے ردّ میں بڑی سرگرمی دکھائی اور اپنی تالیف ''فیض جاری ملقب بہ ہدیۃ البخاری'' دنیائے اہل سنت کو عطا فرمائی۔

یہ مشاہیر علمائے اہل سنت کے قلمی جہاد کی صرف ایک جھلک ہے جو مرزا قادیانی کی زندگی سراپا شرمندگی میں جاری و ساری رہا۔ یہ ایک زندہ و جاوید حقیقت ہے کہ شروع شروع میں انگریز کے اس خود کاشتہ پودے کی آبیاری میں علمائے اہل حدیث اور علمائے دیوبند پیش پیش رہے جبکہ علمائے اہل سنت روز ازل سے اسے جڑ سے اکھاڑنے میں مصروف تھے۔ جس پر ان کی بلند پایہ تصانیف شاہد عدل و ناطق ہیں۔ جو مرزا کی زندگی میں ہی سامنے آگئی تھیں۔ جب مرزا کا کفر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔ اور انگریز کا یہ خود کاشتہ پودا ایک مضبوط درخت بن گیا تو باوجود اسکے علمائے اہل سنت نے چاروں طرف سے اس نوکیلے کانٹوں والے انتہائی خطرناک درخت پر کلہاڑیوں کے پے در پے ایسے وار کیے کہ اس کا سایہ ختم ہو گیا اور اسکی چھاؤں میں بیٹھنے والوں کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ چنانچہ چند وہ لوگ بھی جنہوں نے مرزا کی تعریف و توصیف میں پہل کی وہ اپنے موقف سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوئے اور مرزا کی تکفیر میں علمائے اہل سنت کی راہ پر چل نکلے بالآخر انھوں نے بھی مرزا قادیانی کے ردّ میں کتابیں لکھنا شروع کر دیں۔۔۔ پھر بھی جس کثرت سے علمائے اہل سنت نے ردّ قادیانیت میں جو شاندار کتابیں لکھیں اس کی مثال ملنا محال ہے۔ علماء اہل سنت میں سے چند اسمائے گرامی ملاحظہ ہوں جنہوں نے مرزا کی موت کے بعد بھی اُس کا پیچھا کیا اور اُس کی ذریت کے خلاف قلمی جہاد نہایت کامیابی سے جاری رکھا تاکہ سادہ لوح مسلمان قادیانیوں کے دام فریب میں نہ آئیں اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں۔

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری علیہ الرحمہ (م ۱۴۴۹ھ/ ۱۹۲۷ء) آپ کی خانقاہ مونگیر ردّ قادیانیت کے لیے وقف تھی۔ خانقاہ سے ردّ قادیانیت میں سو سے زیادہ کتب و رسائل شائع ہوئے۔ ردّ قادیانیت میں آپ کی تصانیف میں سے درج ذیل نام سامنے آئے ہیں۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ،مرزا کا دعویٰ نبوت و افضلیت، عبرت خیز، فیصلہ آسمانی ''حصہ اوّل، دوم، سوم''، تتمہ فیصلہ آسمانی ''حصہ اوّل''، دوسری شہادت آسمانی، تنزیہ ربانی از تلویث قادیانی، معیار صداقت، حقیقت المسیح، تتمہ حقیقت المسیح، معیار

المسیح، ہدیہ عثمانیہ وصحیفہ انواریہ، حقیقت رسائل اعجازیہ مرزائیہ

حضرت مفتی غلام مرتضیٰ میانوی علیہ الرحمہ (م۱۳۴۶ھ/۱۹۲۸ء): الظفر الرحمانی فی کسف القادیانی، ختم نبوت

حضرت خواجہ حافظ محمد ضیاء الدین سیالوی علیہ الرحمہ (م۱۳۴۸ھ/۱۹۲۹ء): معیار المسیح

حضرت علامہ قاضی غلام گیلانی شمس آبادی علیہ الرحمہ ۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء): تیغ غلام گیلانی برگردن قادیانی، جواب حقانی در ردّ بنگالی قادیانی، رسالہ بیان مقبول وردّ قادیانی مجہول

حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری علیہ الرحمہ (م۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء): الکاویہ علی الغاویہ (اردو) دو جلدیں، الکاویہ علی الغاویہ (عربی)

حضرت علامہ ظہور احمد بگوی علیہ الرحمہ (م۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء): برق آسمانی برخرمن قادیانی

حضرت علامہ قاضی غلام ربانی شمس آبادی علیہ الرحمہ (م۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء): مرزا کی غلطیاں، رسالہ ردّ قادیانی

حضرت مولانا محمد کرم الدین دبیر علیہ الرحمہ (م۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء): تازیانۂ عبرت

حضرت مولانا سید کرم حسین شاہ دوالمیالوی علیہ الرحمہ (م۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء): حقیقت مرزائیت

حضرت مولانا سید حبیب علیہ الرحمہ مدیر اعلیٰ "سیاست" لاہور (م۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء): تحریک قادیان

حضرت مولانا پیر ظہور شاہ بخاری جلالپوری علیہ الرحمہ (م۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء): قہر یزدانی برسر دجّال قادیانی، ظہور صداقت در ردّ مرزائیت

حضرت علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ (م۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء): مرزائی حقیقت کا اظہار (اس کا عربی اور انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوچکا ہے)

حضرت مولانا نور الحسن سیالکوٹی علیہ الرحمہ (م۱۹۵۵ء): عقب آسمانی برمرزائے قادیانی

حضرت علامہ مفتی محمد عبد الحفیظ حقانی علیہ الرحمہ (م۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء): السیوف الکلامیہ لقطع الدعاویٰ الغلامیہ، مرزائیت پر تبصرہ

حضرت مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش علیہ الرحمہ (م۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء): البرزشکن گرز عرف مرزائی نامہ، پاکستان میں مرزائیت، قادیانی سیاست، کیا پاکستان میں مرزائی حکومت قائم ہوگی، محاسبہ۔

حضرت مولانا مفتی غلام جان ہزاروی علیہ الرحمہ (م۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء) سیف رحمانی علی راس القادیانی

حضرت علامہ پروفیسر محمد الیاس برنی علیہ الرحمہ (م۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء): مقدمہ قادیانی مذہب، تتمہ قادیانی مذہب، قادیانی قول وفعل، قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

ردّ قادیانیت میں آپ کی کتاب "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" کو شہرت عام بقائے دوام حاصل ہے۔

حضرت علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ (م۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء): اکرام الحق کی کھلی چٹھی کا جواب، کرشن قادیانی کے بیانات ہزیانی، قادیانی مسیح کی نادانی اسکے خلیفہ کی زبانی

حضرت مولانا سردار احمد محدث اعظم علیہ الرحمہ (م۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء): مرزا مرد ہے یا عورت، لفظ وفات کی تحقیق، امام مہدی کی آمد کی بشارت، حیات مسیح علیہ السلام

حضرت مولانا مفتی محمد اُمید علی خان علیہ الرحمہ (م۱۳۸۳ھ/۱۹۶۴ء): القول الصحیح فی اثبات حیات المسیح

حضرت مولانا قاری محمد محبوب علی خان قادری علیہ الرحمہ (م۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء): الصوارم المحمدیہ علی کفرۃ المرزائیۃ الدیوبندیۃ

حضرت مولانا حکیم عبد الغنی ناظم نقشبندی علیہ الرحمہ (م۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء): الحق المبین، تناقصات مرزا، اعتقادات مرزا

حضرت علامہ محمد ایوب دہلوی علیہ الرحمہ (م۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء): ختم نبوت (عربی، فرانسیسی اور انگریزی زبان میں اس کتاب کے ترجمے شائع ہوچکے ہیں۔)

حضرت مولانا محمد نظام الدین حنفی قادری علیہ الرحمہ: قہر یزدانی برقلعہ قادیانی

حضرت مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمہ (م۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء): مقیاس نبوت "تین حصے" دو ضخیم جلدوں میں

حضرت علامہ حافظ مظہر الدین رمداسی چشتی علیہ الرحمہ (م۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء): ختم المرسلین

حضرت مولانا عبد الستار انصاری چشتی علیہ الرحمہ (م۱۹۸۵ء): قادیانی دعویٰ مجدد و مہدی اور مسیح کا جائزہ

حضرت علامہ محمد اللہ دتہ نقشبندی علیہ الرحمہ (م۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء): الردّ علی الغبی فی ظہور الامام المہدی

حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ (م۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء): التبشیر بردّ التحذیر، التبشیر پر اعتراضات کا علمی جائزہ

حضرت مولانا محمد بخش مسلم بی اے علیہ الرحمہ (م۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء): ختم نبوت

مولانا عنایت اللہ چشتی علیہ الرحمہ: مشاہداتِ قادیان

حضرت علامہ محمد مہر الدین علیہ الرحمہ: عقیدہ حیات مسیح اور فتنہ مرزائیت

حضرت مولانا بابو محمد پیر بخش لاہوری علیہ الرحمہ: بشارات محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی، مباحثہ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی، حافظ ایمان اور فتنہ قادیان، معیار عقائد قادیانی، کرشن قادیانی، تفریق در میان اُولیائے اُمت اور کاذب مدعیان نبوت و رسالت، اظہار صداقت، تحقیق صحیح فی قبر مسیح، قادیانی کذاب کی آمد پر ایک محققانہ نظر، مجدد وقت کون ہو سکتا ہے؟، الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح، تردید معیار نبوت قادیانی۔

حضرت علامہ مفتی عزیز احمد بدایونی علیہ الرحمہ (م۱۹۸۹ء): اکرام الٰہی بجواب انعام الٰہی دو جلدوں میں

حضرت مولانا صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی علیہ الرحمہ (م۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء): مقامات نبوت

حضرت علامہ احمد دین درگاہی علیہ الرحمہ (م۱۹۹۳ء): سیف درگاہی بر گردن مرزائی

حضرت مولانا غلام مہر علی علیہ الرحمہ: خاتم النبیین

حضرت مولانا سید کرم حسین شاہ علیہ الرحمہ: حنفیہ پاکٹ بک

حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ سیالکوٹی علیہ الرحمہ: مرزا قادیانی کی حقیقت، وہابیت اور مرزائیت، نجد سے قادیان براستہ دیوبند

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ (م۱۹۹۹ء): مسئلہ ختم نبوت

حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ (م۱۹۹۹ء): عقیدہ ختم نبوت، اسلام اور مرزائیت

حضرت علامہ مشتاق احمد چشتی علیہ الرحمہ: کذاب قادیان، احمدیت کے نام پر دھوکہ، خاتم النبیین، قادیانیت کی اسلام کے خلاف ہولناک سازش، قادیانیت اقبال کی نظر میں۔

حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی علیہ الرحمہ (م۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء): مسیح موعود اور مسیح کذاب

مولانا سید عبد الحفیظ شاہ گجو علیہ الرحمہ (م۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء): ٹوان ون (عربی انگریزی میں)، امام بے لگام کے منہ میں لگام، مباہلہ کا کھلا جوابی چیلنج

حضرت مولانا ابو النور محمد بشیر کوٹلوی علیہ الرحمہ (م۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء): ختم نبوت

حضرت علامہ پیر سید محمد امین نقوی رضوی علیہ الرحمہ (م۲۰۰۷ء): لانبی بعدی

حضرت مولانا ڈاکٹر خواجہ شوکت علی دلداری علیہ الرحمہ (م۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء): ایک حقیقت جس سے انحراف ناممکن ہے، شاتم رسول اور اسکا ہولناک انجام، حیات المسیح علیہ السلام، آستین کے سانپ۔

حضرت مولانا مفتی محمد صاحب داد خان علیہ الرحمہ (م۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء): الصارم الربانی علی کرشن قادیانی

حضرت علامہ مفتی محمد صادق چشتی علیہ الرحمہ: ضرب الصادق علی راس الکاذب

حضرت مولانا قاری احمد پیلی بھیتی علیہ الرحمہ: قادیانی فتنے کا ارتداد

حضرت مصباح الدین گولڑوی علیہ الرحمہ: خاتم النبیین

علامہ حاجی محمد عبد الرحمن قادری سروری علیہ الرحمہ: حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد قادیان

حضرت مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ (م۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء): القول الفصیح فی قبر المسیح، مرزا قادیانی کی کذب بیانی، آئینہ مرزا نما

حضرت علامہ شبیر احمد ہاشمی علیہ الرحمہ (م۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء): قادیانی کون ہیں؟

حضرت علامہ مفتی رفاقت حسین بریلوی علیہ الرحمہ مدظلہ: قادیانی کذاب

حضرت مولانا محمد منظور احمد ہاشمی مدظلہ: فتویٰ جواز سوشل بائیکاٹ

حضرت مولانا مفتی محمد امین مدظلہ: بائیکاٹ کی شرعی حیثیت، خاتم النبیین

حضرت مولانا مفتی عبدالواجد قادری مدظلہ: قادیانی دھرم

حضرت مولانا محمد صدیق ملتانی مدظلہ: باطل اپنے آئینے میں

حضرت مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ: قادیانیوں کا مسلمانوں سے کیا تعلق؟

حضرت مولانا محمد اسحاق نظیری مدظلہ: خاتمیت محمدیہ

حضرت مولانا فروغ احمد اعظمی مصباحی مدظلہ: تحریک تحفظ ختم نبوت اور قادیانیت

حضرت مفتی محمد زبیر تبسم مدظلہ: عظمت تاجدار ختم نبوت

حضرت راجا رشید محمود مدظلہ: ختم نبوت اور سارق ختم نبوت

حضرت ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری مدظلہ: انوار ختم نبوت

حضرت مولانا محمد اختر رضا القادری مدظلہ: قصر سے تابوت، ۴ ستمبر ۱۹۷۴ء کی غیر معمولی اہمیت

حضرت مولانا قاری حافظ محمد طیب مدظلہ: ختم نبوت اور مرزائیت

قاضی نیپال حضرت مفتی اظہار النبی حسینی ابوالعلائی: علامات امام مہدی

صحافتی میدان میں:

علمائے اہل سنت نے مرزا قادیانی دجّال کے تعاقب میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس کے ردّ میں نہ صرف کتابیں لکھیں بلکہ تقریریں کیں، اس پر مقدمات کیے، مناظرے کے چیلنج دیئے اور اسے ہر میدان میں خوب رسوا کیا۔ اس پر اہل سنت کے جرائد و رسائل شاہد عدل ہیں۔

مجاہد اسلام مولانا فقیر محمد جہلمی علیہ الرحمہ (م ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۶ء) نے ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۰۳ھ میں جہلم سے ایک ہفتہ وار "سراج الاخبار" جاری کیا اس اخبار نے فتنۂ مرزائیت کے خلاف بڑا اہم کام کیا، مرزائیوں نے اسے بند کرانے کے لیے کئی حربے استعمال کیے، آپ پر مقدمات کیے لیکن آپ کے پائے استقلال میں ذرا لغزش نہ آئی۔

علامہ ابوالفیض محمد حسن فیضی علیہ الرحمہ (م ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء) نے مرزا دجال کو چیلنج کیا جو کہ "سراج الاخبار" میں ۹ جولائی ۱۸۹۹ء کو شائع ہوا۔ اسی طرح مرزا قادیانی کو عربی میں تفسیر نویسی کا بھی چیلنج دیا اسی اخبار میں ۱۳ اگست ۱۹۰۰ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔

مولانا اصغر علی روحی علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴ء) نے جب مرزا کا نام نہاد "قصیدہ اعجازیہ" عربی میں ملاحظہ کیا تو آپ نے اس کے جواب میں عربی میں ہی ایک قصیدہ لکھ کر "پیسہ اخبار" لاہور میں شائع کرادیا۔ اس میں آپ نے مرزا کی غلط عربی عبارات پر عالمانہ گرفت فرمائی۔ مرزا نے خود بھی ان غلطیوں کا اعتراف کیا۔ (دیکھئے: محمد سعید احمد، مولانا: قادیانی فتنہ اور علمائے حق مطبوعہ ورجینیا)

اسی طرح اہل سنت کے دیگر رسائل و جرائد بھی مرزا کی ہرزہ سرائی کا جواب دیتے رہے، ان میں فقیہ اعظم مولانا محمد شریف کوٹلوی علیہ الرحمہ کا ہفت روزہ "الفقیہ" امرتسر، شاہ محمد فضل حسن صابری علیہ الرحمہ کا ہفت روزہ "دبدبہ سکندری" رامپور اور علامہ محمد نور بخش توکلی علیہ الرحمہ کا ماہ وار "انجمن نعمانیہ" ہندلاہور شامل ہیں۔ (دیکھئے: عبدالسلام رضوی، مولانا: عہد رضا میں وابستگان رضا کی صحافتی خدمات مشمولہ سالنامہ یادگار رضا ممبئی ۲۰۰۹ء)

مباہلے اور مناظرے:

۲ شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ/ ۱۸۹۷ء کو مسجد ملا مجید واقع چلّہ بیبیاں موچی دروازہ لاہور، مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمہ سے مرزا قادیانی نے مباہلہ طے کیا، مولانا قصوری موقع پر آئے مگر مرزا راہ فرار اختیار کر گیا۔

۱۹ اگست ۱۹۰۳ء کو رائے چند دلال مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی کچہری میں اہل سنت کی طرف سے قائم کردہ مقدمہ میں قادیانی دجال کو اعتراف کرنا پڑا کہ "سیف چشتیائی" میں سرقہ مضامین کا جو الزام میں نے اپنی کتاب "نزول المسیح" میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی پر لگایا ہے وہ غلط ہے، میں وہ الزام واپس لیتا ہوں، اس وقت مرزا کی شرمندگی دیدنی تھی۔

۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء کو جب مرزائیوں نے جہلم میں کتاب "مواہب الرحمن" تقسیم کی تو مولانا محمد کرم الدین دبیر علیہ الرحمہ نے مرزا قادیانی اور حکیم فضل الدین بھیروی پر جہلم میں

مقدمہ دائر کر دیا، دو سال تک مقدمہ چلتا رہا، جج نے مرزا قادیانی پر پانچ سو روپے اور حکیم فضل الدین بھیروی پر دو سو روپے جرمانہ کا حکم دیا۔ عدم ادائیگی کی صورت میں پانچ پانچ ماہ قید بھی سنائی۔ مولانا کرم الدین دبیر علیہ الرحمہ کے بیباکانہ بیانات اور جج کے فیصلہ نے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے کس بل نکال دیئے۔ (دیکھئے: محمد سعید، مولانا: قادیانی فتنہ اور علمائے حق مطبوعہ ورجینیا)

کذاب قادیانی نے ۲۲ جولائی ۱۹۰۰ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں چھیاسی علماء کو دعوت مناظرہ دی، ان میں تاجدار گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء) کا نام بھی تھا۔ مناظرہ کا موضوع عربی میں قرآنی آیات کی تفسیر لکھنا قرار پایا۔ حضرت تاجدار گولڑہ علیہ الرحمہ نے ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء کو ایک مکتوب میں مرزا دجال کی دعوت مناظرہ قبول کر لی۔ ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء لاہور کے مقام پر مناظرہ ہونا قرار پایا۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ کے علاوہ علماء اہل سنت اور دیگر مکاتب فکر کے علماء بھی جمع ہو گئے، بادشاہی مسجد لاہور میں بالاتفاق علماء حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ مناظر اسلام مقرر ہوئے، بار بار اعلان اور تقاضا کے مرزا قادیانی سامنے نہ آیا اور حسب معمول یہاں بھی اس نے راہ فرار اختیار کی۔ مرزائیوں کو شکست فاش ہوئی اور اہل اسلام فتح سے ہمکنار ہوئے۔ اس موقع پر اٹھاون علماء اور اٹھائیس اکابر ملت کی طرف سے مناظرہ میں مرزا کا فرار اور اہل سنت کی فتح کا اشتہار شائع ہوا۔ (فیض احمد فیض، مفتی: مہر منیر مطبوعہ لاہور)

۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمہ نے بادشاہی مسجد لاہور میں جمعۃ المبارک کے خطبہ میں مرزا دجال کو مباہلہ کا چیلنج دیا، مرزا لاہور ہی میں موجود تھا لیکن آپ کا سامنا نہ کر سکا۔ ۲۶، ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب حضرت امیر ملت علیہ الرحمہ نے پیش گوئی فرمائی کہ چند ہی دنوں میں مرزا عبرتناک موت سے دوچار ہوگا چنانچہ آپ کی پیش گوئی کے عین مطابق مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء قبل دوپہر بیت الخلاء میں عبرتناک موت کا مزا چکھ کر جہنم کا مکین بنا۔ (دیکھئے: محمد صادق قصوری: جہان امیر ملت مطبوعہ لاہور)

مولانا نواب الدین ستکوہی رمداسی علیہ الرحمہ نے قادیانیوں سے تنسیخ نکاح کا سب سے پہلا مقدمہ جیتا، مقدمہ گورداس پور کے دوران مسلمانوں کی جانب سے تنہا آپ ہی تھے اور مرزائیوں کے خلاف عدالت میں فتویٰ بھی آپ ہی نے دیا تھا، بالآخر اللہ تعالیٰ نے حق کو فتح دی اور فیصلہ آپ ہی حق میں ہوا اور یوں سب سے پہلے عدالت سے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کا سہرا بھی اہل سنت کے شیخ طریقت حضرت مولانا نواب الدین ستکوہی علیہ الرحمہ کے سر سجا۔ یہ فیصلہ ۱۹۲۵ء میں ہوا اور طرفہ تماشہ تو یہ تھا کہ فیصلہ کرنے والا جج ایک انگریز تھا۔ (دیکھئے: مظہر الدین، حافظ ردّ مرزائیت میں نواب الدین ستکوہی کی خدمات مشمولہ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور تحریک ختم نبوت نمبر)

مشہور زمانہ مقدمہ بہاولپور میں بھی شہریوں نے جب سنا کہ حضرت مولانا نواب الدین ستکوہی رمداسی علیہ الرحمہ گواہی دیں گے اور جرح کریں گے تو دکانیں اور تعلیمی ادارے بند ہو گئے تھے۔ بہاولپور میں اس وقت کے جج اکبر صاحب نے مقدمہ گورداسپور کے فیصلہ کو مثال دیتے ہوئے مرزائیوں کے خلاف فیصلہ صادر کیا تھا۔ مقدمہ بہاولپور میں شیخ الجامعہ علامہ مولانا غلام محمد گھوٹوی گولڑوی علیہ الرحمہ کا کردار بھی ناقابل فراموش ہے۔ (دیکھئے: اکبر علی، جج: مقدمہ بہاولپور مطبوعہ لاہور)

سیاست کے میدان میں پہلی آواز:

علامہ عبد الحامد قادری بدایونی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء) وہ پہلے سُنّی عالم دین تھے جنہوں نے قیام پاکستان سے قبل آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے سالانہ اجلاس ۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء منعقدہ لاہور میں مرزائیوں کو مسلم لیگ سے خارج کرانے کی ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا۔ اس اہم قرارداد کے الفاظ کچھ اس طرح تھے:

"چونکہ دنیائے اسلام اور ہر طبقہ وخیال کے مقتدر علماء نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہذا انھیں مسلم لیگ کے دائرے میں شرکت کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ اب قادیانیوں کی مسلم لیگ میں شمولیت یا عدم شمولیت کے متعلق بعض حلقوں میں بڑا چرچا ہے اس لیے آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ علمائے اسلام کے متفقہ فیصلہ کے مطابق کوئی قادیانی مسلم لیگ میں شریک نہیں ہو سکتا"۔ (محمد عبد الحامد بدایونی، مولانا: فلسفہ عبادات اسلامی مطبوعہ لاہور ۲۰۱۰ء (ناشر کے قلم سے) ص، ل، م)

جب قادیانی ذُرّیت کو اخبارات کے ذریعے اس قرارداد کا علم ہوا تو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر شیخ محمد عبد الرشید نے مولانا عبد الحامد بدایونی علیہ الرحمہ کے خلاف ایک سولہ ورقی پمفلٹ ''ممبران آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کی خدمت میں ضروری گذارش'' کے عنوان سے شائع کیا اور اس میں اصل قرارداد کا متن بھی شامل کیا۔ ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ء کے روزنامہ ''زمیندار'' نے بھی اس قرارداد کو بڑی اہمیت دی اور اسے ''قادیانیوں کے اخراج سے متعلق قرارداد'' کے جلی عنوان سے شائع کیا۔ (محمد عبد الحامد بدایونی، مولانا: فلسفہ عبادات اسلامی مطبوعہ لاہور ۲۰۱۰ء (ناشر کے قلم سے) ص، ل، م)

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء:

قیام پاکستان کے بعد جب مرزائیوں کی کارستانیاں عروج پر پہنچیں، مملکت خداداد پاکستان کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا، صوبہ بلوچستان کو ''قادیانی سٹیٹ'' بنانے کے خواب دیکھنے لگے۔ (دیکھئے: رائے محمد کمال: سازشوں کا دیباچہ مطبوعہ لاہور)

ان نازک ترین حالات کے پیش نظر فتنہ مرزائیت کے انسداد کے لیے ملک گیر تحریک کا آغاز ہوا۔ اگرچہ اس تحریک میں تمام مکاتب فکر نے حصہ لیا لیکن قیادت اور مؤثر قوت اہل سنت ہی کی تھی۔ حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ نے علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ کے ساتھ مل کر حزب الاحناف میں ایک مرکز قائم کیا جہاں پولیس اور فوج کے جوانوں کو تحریک ختم نبوت کی اہمیت پر ذاتی مشین میں پمفلٹ چھپوا کر تقسیم کرتے تھے۔ (محمد صدیق ہزاروی، مولانا: تعارف علمائے اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ ص ۲۸۸)

صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ آلو مہاروی علیہ الرحمہ کی گرفتاری سب سے پہلے عمل میں آئی۔ (محمد سعید احمد مجددی، مولانا ابو البیان: تذکرہ مشائخ آلو مہار شریف مطبوعہ لاہور ۲۰۰۹ء ص ۵۹۸)

دسمبر ۱۹۵۲ء میں تمام مکاتب فکر کے علماء نے اہل سنت کے نامور عالم دین مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ کو اپنا متفقہ قائد تسلیم کیا۔

اس تحریک کے تین اہم بنیادی مطالبات یہ تھے:

۱۔ ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے۔

۲۔ مسلمان کی تعریف آئین میں شامل کی جائے۔

۳۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم کیا جائے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کو کچلنے کے لیے حکومت نے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ اس تحریک میں تقریباً دس ہزار مسلمان شہید ہوئے، ایک لاکھ گرفتار ہوئے اور دس لاکھ مسلمان متاثر ہوئے۔

علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ اور دیگر قائدین کی کراچی میں گرفتاری کے بعد مجاہد ملت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء) نے تحریک کو چلایا۔ ۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو مارشل لاء لگا دیا گیا۔ مولانا نیازی علیہ الرحمہ اور دیگر علماء کو گرفتار کر لیا گیا، مقدمات فوجی بنچوں میں چلائے گئے۔ اہل سنت کے مولانا عبد الستار خان نیازی اور مولانا سید خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ علیہم اور جماعت اسلامی کے مولانا مودودی کو سزائے موت سنائی گئی، پھر یہ سزا عمر قید میں تبدیل ہوگئی مگر مجاہدین اہل سنت کے عزمِ صادق کی بدولت یہ سزا بعد میں معاف ہو گئی۔ (دیکھئے: محمد صادق قصوری: مولانا عبد الستار خان نیازی، مجاہد ختم نبوت۔ غازی ختم نبوت مطبوعہ لاہور ۲۰۰۸ء)

اس تحریک میں اہل سنت کے جن علماء و مشائخ نے حصہ لیا انکی فہرست کافی طویل ہے۔ یہاں صرف چند اسمائے گرامی درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ مولانا نور الحسن سیالکوٹی علیہ الرحمہ (م ۱۹۵۵ء)

۲۔ پیر معصوم بادشاہ چوراہی علیہ الرحمہ (م ۱۹۵۷ء)

۳۔ پیر غلام مجدد سرہندی علیہ الرحمہ (۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء)

۴۔ مولانا سید فتح علی شاہ قادری علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء)

۵۔ مولانا غلام محمد ترنم امرتسری علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ء)

۶۔ مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ء)

۷۔ مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری علیہ الرحمہ (۱۳۷۹ھ/ ۱۹۶۰ء)

۸۔ مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ

(م۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱ء)

۹۔ مولانا مفتی محمد امین بدایونی علیہ الرحمہ (۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء)

۱۰۔ حضرت مولانا سردار احمد چشتی قادری محدث اعظم علیہ الرحمہ (م۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء)

۱۱۔ مولانا فقیر اللہ نیازی علیہ الرحمہ (۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء)

۱۲۔ مولانا محمد سعید سلیمانی علیہ الرحمہ (م۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء)

۱۳۔ حضرت مولانا مفتی محمد صاحب داد خان علیہ الرحمہ (م۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء)

۱۴۔ پیر سید محمد فضل شاہ جلالپوری علیہ الرحمہ (م۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء)

۱۵۔ علامہ مفتی محمد عمر نعیمی علیہ الرحمہ (م۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء)

۱۶۔ مولانا محمد ابراہیم چشتی علیہ الرحمہ (م۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء)

۱۷۔ مولانا سید عبد السلام قادری باندوی علیہ الرحمہ (م۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۸ء)

۱۸۔ مولانا محمد عبد الحامد بدایونی علیہ الرحمہ (م۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء)

۱۹۔ مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی علیہ الرحمہ (م۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء)

۲۰۔ مولانا غلام دین اشرفی علیہ الرحمہ (م۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء)

۲۱۔ مولانا مفتی محمد مظفر احمد علیہ الرحمہ (م۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء)

۲۲۔ مولانا محمد شریف نوری قصوری علیہ الرحمہ (م۱۹۷۲ء)

۲۳۔ مولانا فرید الدین علیہ الرحمہ موضع بھوئی حسن ابدال (م۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء)

۲۴۔ مولانا مفتی اعجاز ولی خان رضوی علیہ الرحمہ (م۱۳۹۳ء/ ۱۹۷۳ء)

۲۵۔ علامہ مفتی سید مسعود علی قادری علیہ الرحمہ (م۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء)

۲۶۔ سید امیر الدین قدوائی علیہ الرحمہ (م۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء)

۲۷۔ علامہ پیر سید بشیر احمد سوہدروی علیہ الرحمہ (م۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء)

۲۸۔ مولانا محمد علم الدین فرید کوٹی علیہ الرحمہ (۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۴ھ)

۲۹۔ دیوان سید آل رسول علی خان اجمیری علیہ الرحمہ (م۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء)

۳۰۔ مولانا حافظ محمد بشیر احمد چشتی علیہ الرحمہ (۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء)

۳۱۔ مولانا محمد ذاکر جھنگوی علیہ الرحمہ (م۱۳۷۶ھ/۱۹۷۶ء)

۳۲۔ مولانا محمد علی چشتی علیہ الرحمہ (۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء)

۳۳۔ مولانا حکیم محمد انور بابری علیہ الرحمہ (م۱۹۷۷ء)

۳۴۔ مولانا سید زاہد علی قادری علیہ الرحمہ (م۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء)

۳۵۔ مولانا ابو البرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ (۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء)

۳۶۔ مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ (م۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء)

۳۷۔ مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری علیہ الرحمہ (م۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء)

۳۸۔ مولانا محمد مطیع الرضا خان قادری علیہ الرحمہ (م۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء)

۳۹۔ مولانا خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ (۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء)

۴۰۔ مولانا مفتی محمد نور اللہ نعیمی علیہ الرحمہ (م۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء)

۴۱۔ مولانا صاحبزادہ فیض الحسن علیہ الرحمہ (م۱۴۰۴ھ/)

۴۲۔ علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ (م۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء)

۴۳۔ مولانا سید محمد جلال الدین مشہدی علیہ الرحمہ (م۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء)

۴۴۔ پیر سید فیض الحسن تنویر علیہ الرحمہ (م۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء)

۴۵۔ مولانا حافظ محمد مسعود احمد چشتی دہلوی علیہ الرحمہ (م۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء)

۴۶۔ مولانا سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ (م۱۹۸۶ء)

۴۷۔ مولانا ارشد پناہوی قادری علیہ الرحمہ (م۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء)

۴۸۔ مولانا سید محمود شاہ گجراتی علیہ الرحمہ (م۱۹۸۷ء)

۴۹۔ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء)

۵۰۔ مولانا مفتی تقدس علی خان بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء)

۵۱۔ علامہ عبد المصطفیٰ الازہری علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء)

۵۲۔ مولانا صاحبزادہ سید افتخار الحسن علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء)

۵۳۔ علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء)

۵۴۔ حضرت علامہ احمد دین درگاہی علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۳ء)

۵۵۔ مولانا مفتی ہدایت الحق حضروی علیہ الرحمہ اٹک (م ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء)

۵۶۔ علامہ محمد یعقوب خان سیالکوٹی علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۷ء)

۵۷۔ مولانا غلام رسول سمندری علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۷ء)

۵۸۔ مولانا پیر محمد سلیم نقشبندی علیہ الرحمہ (۱۹۹۷ء)

۵۹۔ مولانا خلیل احمد قادری علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء)

۶۰۔ مولانا حافظ بشیر احمد دہلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء)

۶۱۔ علامہ پیر سید محمد زبیر شاہ علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۸ء)

۶۲۔ علامہ مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ (۱۹۹۸ء)

۶۳۔ مولانا عطاء محمد بندیالوی علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۹ء)

۶۴۔ علامہ مفتی محمد عبد اللہ قصوری علیہ الرحمہ (۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء)

۶۵۔ علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ (۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء)

۶۶۔ علامہ سید عبد الرحمن شاہ سلطانپوری علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۹ء)

۶۷۔ علامہ پیر سید غلام محی الدین سلطانپوری علیہ الرحمہ (م ۲۰۰۰ء)

۶۸۔ مولانا غلام علی اوکاڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء)

۶۹۔ مولانا محمد عبد الستار خان نیازی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء)

۷۰۔ صوفی ایاز خان نیازی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء)

۷۱۔ مولانا مفتی ظفر علی نعمانی علیہ الرحمہ (۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء)

۷۲۔ مولانا شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء)

۷۳۔ مولانا محمد عارف نوری علیہ الرحمہ (۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء)

۷۴۔ مولانا ابو النور محمد بشیر کوٹلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء)

۷۵۔ مولانا محمد بخش مسلم بی اے علیہ الرحمہ

۷۶۔ مولانا مفتی نواب الدین علیہ الرحمہ فیض آباد

۷۷۔ مولانا حافظ احسان الحق قادری رضوی علیہ الرحمہ

۷۸۔ پیر سید غلام محی الدین گولڑوی علیہ الرحمہ

۷۹۔ مولانا عبد الحق غور غشتوی علیہ الرحمہ

۸۰۔ مولانا لطیف احمد چشتی علیہ الرحمہ

۸۱۔ علامہ حافظ محمد عالم سیالکوٹی علیہ الرحمہ

۸۲۔ مولانا عنایت اللہ چشتی علیہ الرحمہ

۸۳۔ پیر شوکت حسین علیہ الرحمہ

۸۴۔ پیر سید علی حسین شاہ علی پوری علیہ الرحمہ

۸۵۔ پیر سید نذیر حسین شاہ گیلانی علیہ الرحمہ

۸۶۔ علامہ مفتی حافظ عبد الغفور چشتی علیہ الرحمہ (راولپنڈی)

۸۷۔ پیر عبد المجید المعروف پیر دیول شریف علیہ الرحمہ

۸۸۔ مولانا مفتی عبد المالک لقمانوی علیہ الرحمہ

۸۹۔ مولانا ابو طاہر محمد رمضان علیہ الرحمہ

۹۰۔ مولانا محمد شریف نقشبندی علیہ الرحمہ

۹۱۔ مولانا ابو النور محمد صدیق علیہ الرحمہ

۹۲۔ مولانا سید علی محتشم نقوی علیہ الرحمہ (ملتان)

۹۳۔ مولانا غلام ربانی چشتی صابری علیہ الرحمہ

۹۴۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی علیہ الرحمہ

۹۵۔ علامہ مفتی محمد صادق چشتی علیہ الرحمہ

۹۶۔ مولانا حکیم محمد رمضان علی قادری علیہ الرحمہ

۹۷۔ مولانا خدا بخش اظہر علیہ الرحمہ

۹۸۔ مولانا محمد عبد اللہ مردانوی علیہ الرحمہ

۹۹۔ مولانا عبد المنان چشتی ہزاروی علیہ الرحمہ

۱۰۰۔ مولانا غلام جیلانی مانسہروی علیہ الرحمہ
۱۰۱۔ مولانا ابوالضیاء محمد باقر ضیاء النوری علیہ الرحمہ
۱۰۲۔ علامہ سید محبوب شاہ کاظمی علیہ الرحمہ (حسن ابدال)
۱۰۳۔ مولانا مفتی نواب دین فیصل آبادی علیہ الرحمہ
۱۰۴۔ مولانا مفتی محب النبی چشتی علیہ الرحمہ موضع بھوئی (حسن ابدال)
۱۰۵۔ مولانا حسن جان علیہ الرحمہ
۱۰۶۔ مولانا ابوداؤد محمد صادق مدظلہ
۱۰۷۔ علامہ شاہ منظور ہمدانی مدظلہ
۱۰۸۔ علامہ سید حسین الدین شاہ سلطانپوری مدظلہ
۱۰۹۔ علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مدظلہ
۱۱۰۔ علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی مدظلہ (راولپنڈی)
۱۱۱۔ علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی مدظلہ کراچی
۱۱۲۔ مولانا محمد اسلم نقشبندی مدظلہ
۱۱۳۔ علامہ سید جعفر شاہ شیرازی مدظلہ
۱۱۴۔ علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ ہاشمی مدظلہ
۱۱۵۔ مولانا ڈاکٹر حسن الدین ہاشمی مدظلہ (موضع بھوئی، حال مقیم امریکہ)
۱۱۶) مولانا حافظ نور محمد چشتی علیہ الرحمہ (بستی بچیانہ، جڑانوالہ)
۱۱۷) خواجہ نظام الدین تونسوی سلیمانی محمودی (م ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء)

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء:

۶ تا ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کو مکۃ المکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام دنیا بھر کی ایک سو چوالیس مقتدر اسلامی تنظیموں کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد ہوئی، اس میں دوسری قراردادوں کے علاوہ متفقہ طور پر یہ اہم قرارداد بھی منظر عام پر آئی کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ (دیکھئے: مشتاق احمد چشتی، علامہ: احمدیت کے نام پر دھوکہ (اسلام سے مکمل بغاوت) مطبوعہ ناروے ص: ۱۱۸ تا ۱۲۲)

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے اپنے شدید تشدد کا نشانہ بنایا تو اس سانحہ پر مسلمان سراپا احتجاج بن گئے، مرکزی مجلس عمل قائم کی گئی جس کے صدر مولانا یوسف بنوری دیوبندی اور جنرل سیکرٹری علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ منتخب ہوئے۔ اس تحریک کو منظم کرنے میں بھی علماء و مشائخ اہل سنت نے نمایاں کردار ادا کیا۔ (دیکھئے: محمد احمد ترازی: تحریک تحفظ ختم نبوت، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تا علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ ص ۹۳)

۱۳ جولائی ۱۹۷۴ء کو راولپنڈی میں ایک عظیم الشان کانفرنس بلائی گئی اس کے داعی شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ اور منتظم شیخ الحدیث علامہ سید حسین الدین شاہ سلطانپوری مدظلہ تھے۔ کانفرنس میں پچاس سے زائد علماء و مشائخ کرام نے شرکت کی عوام کا جم غفیر تھا اس میں متفقہ طور پر جو قرارداد منظور کی گئی اس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے:

"مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مجدد ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لیے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے"۔ (ا۔ ضیاء العلوم: خدمت دین کے پچیس سال: مطبوعہ راولپنڈی ب۔ ضیاء العلوم: خدمت دین کے پچاس سال مطبوعہ ۲۰۱۲ء)

علماء و مشائخ اہل سنت کی ہدایت کے مطابق سُنّی مدارس کے اساتذہ اور طلباء نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ وہ علماء و مشائخ جنہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا تھا، ان میں جو بقید حیات تھے اس تحریک میں بھی انھوں نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ لہذا یہاں ان سب کے نام دوبارہ پیش نہیں کیے جا رہے البتہ مزید چند اہم نام درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ صاحبزادہ سید علی احمد شاہ صابر قصوری علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء)
۲۔ مولانا مفتی محمد عبد الشکور ہزاروی علیہ الرحمہ (م ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء)
۳۔ علامہ مفتی غلام سرور قادری علیہ الرحمہ (م ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء)
۴۔ مولانا صادق حسین جہلمی علیہ الرحمہ
۵۔ مولانا سید محمد علی رضوی علیہ الرحمہ

۶۔ پیر سید محمد امیر شاہ گیلانی علیہ الرحمہ
۷۔ مولانا خدا بخش (اٹک) علیہ الرحمہ
۸) حافظ محمد تقی شہید علیہ الرحمہ
۹۔ مولانا مفتی تقدس علی خان بریلوی علیہ الرحمہ
۱۰۔ علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ
۱۱۔ مولانا مفتی محمد عبد اللہ نعیمی علیہ الرحمہ
۱۲۔ مولانا محمد عبد اللہ مردانوی علیہ الرحمہ
۱۳۔ مولانا عبد المنان چشتی ہزاروی علیہ الرحمہ
۱۴۔ مولانا ابو نعیم محمد صالح نعیمی علیہ الرحمہ
۱۵۔ مولانا محمد فرید رضوی علیہ الرحمہ
۱۶۔ علامہ سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی علیہ الرحمہ
۱۷۔ مولانا قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی علیہ الرحمہ
۱۸۔ مفتی مختار احمد نعیمی علیہ الرحمہ
۱۹۔ مولانا سید جمال الدین شاہ کاظمی علیہ الرحمہ
۲۰۔ علامہ پیر سید محفوظ الحق شاہ مشہدی علیہ الرحمہ
۲۱۔ مولانا محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ
۲۲۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ
۲۳۔ علامہ حکیم پیر عبد الخالق مجددی مدظلہ
۲۴۔ علامہ مفتی محمد افضل نقشبندی مدظلہ
۲۵۔ علامہ مفتی محمد اکبر زیرک مدظلہ
۲۶۔ علامہ ظفر محمود فراشوی مدظلہ (برطانیہ)
۲۷۔ علامہ قاضی عبد العزیز چشتی مدظلہ
۲۸۔ علامہ طارق محمود مجاہد جہلمی مدظلہ
۲۹۔ مفتی محمد اطہر نعیمی مدظلہ
۳۰۔ ملک محمد اکبر ساقی مدظلہ
۳۱۔ ظہور الحسن بھوپالی مدظلہ
۳۲۔ علامہ پروفیسر شاہ فرید الحق مدظلہ
۳۳۔ علامہ محمد اقبال اظہری مدظلہ
۳۴۔ پروفیسر رائو ارتضیٰ حسین اشرفی مدظلہ
۳۵۔ سردار محمد خان لغاری مدظلہ
۳۶۔ علامہ سید محمد ذاکر حسین شاہ سیالوی مدظلہ
۳۷۔ حافظ خواجہ ظہور احمد شاہ چوراہی مدظلہ
۳۸۔ پیر محمد ایوب شاہ چوراہی مدظلہ
۳۹۔ پیر محمد شاہ قطبال شریف مدظلہ
۴۰۔ پیر محمد یعقوب شاہ بگھار شریف مدظلہ
۴۱۔ پیر محمد محمود الرحمن چھوہروی مدظلہ
۴۲۔ پیر غلام نظام الدین خواجہ آباد شریف مدظلہ
۴۳۔ صاحبزادہ محمد طیب شاہ سری کوٹ مدظلہ
۴۴۔ علامہ پیر محمد چشتی مدظلہ
۴۵۔ صاحبزادہ عبد المالک میانوالی مدظلہ
۴۶۔ پیر محمد گل رحمن مدظلہ (بٹگرام)
۴۷۔ صاحبزادہ ساجد الرحمن مدظلہ (بگھار شریف)
۴۸۔ علامہ مفتی شائستہ گل مردانی مدظلہ
۴۹۔ مولانا سید علائو الدین شاہ مدظلہ
۵۰۔ مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی مدظلہ
۵۱۔ مفتی محمد نعمان غور غشتوی مدظلہ
۵۲۔ پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی مدظلہ
۵۳۔ علامہ مفتی محمد امین فیصل آبادی مدظلہ
۵۴۔ مولانا محمد شریف رضوی مدظلہ
۵۵۔ مولانا محمد شریف ہزاروی مدظلہ
۵۶۔ مولانا الٰہی بخش لاہوری مدظلہ
۵۷۔ مولانا حامد علی خان نقشبندی مدظلہ
۵۸۔ مولانا ابو المختار حبیب احمد مدظلہ
۵۹۔ مولانا محمد شمس الزمان قادری مدظلہ
۶۰۔ مولانا مفتی محمد عبد الرحیم سکندری مدظلہ
۶۱۔ علامہ مشتاق احمد چشتی مدظلہ (ملتان)
۶۲۔ مولانا قاری محمد یوسف چشتی مدظلہ (لاہور)
۶۳۔ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ

۶۴۔ مولانا عبدالسلام باچا مدظلہ (حضرو، اٹک)
۶۵۔ علامہ پیر محمد افضل قادری مدظلہ
۶۶۔ صاحبزادہ پیر محمد امین الحسنات شاہ مدظلہ
۶۷۔ حاجی محمد حنیف طیب مدظلہ
۶۸۔ علامہ عبدالتواب صدیقی مدظلہ
۶۹۔ علامہ حافظ عبدالستار سعیدی مدظلہ
۷۰۔ علامہ عبدالعزیز چشتی
۷۱۔ مولانا سید محمد سعید الحسن شاہ
۷۲۔ صاحبزادہ فیض القادری
۷۳۔ صاحبزادہ عبدالحق بندیالوی مدظلہ
۷۴۔ صاحبزادہ محمد صدیق (بھور شریف)
۷۵۔ مفتی ہدایت اللہ پسروری
۷۶۔ مولانا عبدالستار انصاری
۷۷۔ مولانا خالد حسن مجددی
۷۸۔ مولانا اورنگزیب قادری علیہ الرحمہ
۷۹۔ مولانا احمد علی قصوری
۸۰۔ مولانا عبدالرحیم شاکر
۸۱۔ مولانا رحمت اللہ نوری
۸۲۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ
۳۸۔ مولانا محمد منشا تابش قصوری
۸۴۔ مفتی محمد خان قادری
۸۵۔ مولانا ابوالفیض علی محمد نوری
۸۶۔ مولانا غلام حسین نوری
۸۷۔ مولانا عبدالعزیز نوری
۸۸۔ مولانا خواجہ غلام حسین سدیدی
۸۹۔ مولانا محمد محسن قصوری
۹۰۔ مولانا صابر علی وٹو نوری
۹۱۔ مولانا محمد شریف نوری بدر
۹۲۔ مولانا ڈاکٹر مفتی ضیاء الحبیب صابری
۹۳۔ مولانا عبدالحق پیرزئی
۹۴۔ مولانا گل اکرام
۹۵۔ مولانا مفتی امین الحق پیرزئی
۹۶۔ مفتی غلام قادر کشمیری
۹۷۔ پروفیسر غلام الدین قادری کشمیری
۹۸۔ صاحبزادہ مفتی ظہور احمد
۹۹۔ مولانا محمد ہدایت اللہ قادری
۱۰۰۔ مولانا سید غلام مصطفی بخاری عقیل
۱۰۱۔ مولانا محمد بشیر مصطفوی
۱۰۲۔ صاحبزادہ محمد سلیم چشتی
۱۰۳۔ مولانا محمد عالم نقشبندی
۱۰۴۔ مولانا محمد عالم رضوی
۱۰۵۔ مفتی حبیب الرحمن شاہ بخاری
۱۰۶۔ صاحبزادہ غلام یاسین شاہ بخاری
۱۰۷۔ مولانا محمد اسلم نقشبندی
۱۰۸۔ مولانا قاری غلام محمد خان قادری علیہ الرحمہ (۱۴۹۱ھ/ ۱۹۹۸ء)
۱۰۹۔ علامہ مفتی محمد ریاض الدین قادری علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء)
۱۱۰۔ مولانا محمد دین نقشبندی
۱۱۱۔ علامہ عبدالغنی نرگس
۱۱۲۔ علامہ قاضی محمد اسرار الحق حقانی (راولپنڈی)
۱۱۳۔ مولانا افضل رحمانی (واہ کینٹ)
۱۱۴۔ علامہ پیر عبدالقادر (واہ کینٹ)
۱۱۵۔ پیر سائیں محمد اسلم اویسی (نارووال)
۱۱۶) مولانا بشیر احمد چشتی (پنڈی گھیپ)
۱۱۷) مولانا حسن دین المعروف مُلاں طمانچہ (حسن ابدال)
۱۱۸) مولانا حافظ محمد مسکین (جی ٹی روڈ حسن ابدال)
۱۱۹) مولانا سید صفدر حسین شاہ (حسن ابدال)

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں سینکڑوں علماء مشائخ اہل سنت نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ چالیس کے قریب افراد نے جام شہادت نوش کیا۔ قومی اسمبلی میں سُنّی علماء میں علامہ شاہ احمد نورانی، مولانا عبد المصطفیٰ الازہری، مولانا سید محمد علی رضوی اور مولانا محمد ذاکر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا کردار نہایت نمایاں رہا۔ پارلیمانی تاریخ میں پارلیمنٹ کے اندر پہلی بار مرزائیت کے خلاف بحث کا آغاز علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کی "۱۵، اپریل ۱۹۷۴ء" کی اس تقریر سے ہوا جس میں آپ نے مسلمان کی تعریف کو آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ!

مسلمان صرف وہ ہے جو اللہ کی واحدنیت اور حضور نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر یقین رکھتا ہے۔ مرزائی قادیانی مسلمان نہیں ہیں]]۔

علامہ عبد المصطفیٰ الازہری علیہ الرحمہ نے مسلمان کی مختصر اور جامع تعریف پیش کی جس کو متفقہ طور پر قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ نے ۳۰ جون ۱۹۱۷۴ء کو قومی اسمبلی میں ایک تاریخی قرارداد پیش فرمائی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ قرارداد کا مسوّدہ تیار کرنے کے بعد خان عبدالولی خان اور غوث بخش بزنجو سے دستخط لیے گئے، دونوں نے بغیر لیت و لعل کے دستخط کر دیئے۔ اس قرارداد پر حزب اختلاف کے ۲۲ افراد جن کی تعداد بعد میں ۳۷ ہو گئی تھی نے دستخط کر دیئے۔ البتہ جمعیت علماء اسلام کے مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبد الحکیم نے اس پر دستخط نہیں کیے۔ اس تحریک میں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی اور رہبر کمیٹی کا ممبر بھی منتخب کیا گیا، آپ نے پوری ذمہ داری کے ساتھ دونوں کمیٹیوں کے اجلاس میں شرکت فرمائی۔ قادیانیت سے متعلق ہر قسم کا لٹریچر اسمبلی کے ممبروں میں تقسیم کرنے کے علاوہ ان سے ذاتی رابطہ بھی رکھا، اس تحریک میں آپ نے تین ماہ کے دوران صرف پنجاب کے علاقے میں تقریباً چالیس ہزار میل کا دورہ کیا، ڈیڑھ سو شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں جلسہ عام سے خطاب کرنے کے علاوہ کتابوں کے مطالعہ میں بھی منہمک رہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کی قیادت میں مولانا سید محمد علی رضوی، علامہ عبد المصطفیٰ الازہری اور مولانا محمد ذاکر رحمۃ اللہ علیہم نے اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے صدر الدین پر اٹارنی جنرل کے توسط سے سے قریباً ۷۶ سوالات کیے، کل ۱۷۰ سوالات اور جرح کے نتیجہ میں مرزائیوں کا دجل و فریب بے نقاب ہو گیا۔ بالآخر تمام مسلمان عوام، علماء اور مشائخ کرام کی متفقہ کاوشیں اور قربانیاں رنگ لائیں اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو دنیا کے سارے اسلامی ممالک میں یہ قابل فخر اعزاز صرف مملکت خداداد پاکستان کو حاصل ہوا کہ اس پارلیمنٹ نے انکار ختم نبوت کی بنیاد پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر قانونی اور سیاسی طور پر بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے: محمد احمد ترازی: تحریک تحفظ ختم نبوت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تا علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ مطبوعہ کراچی)

المختصر علماء و مشائخ اہل سنت نے فتنہ قادیانیت کے خلاف بے مثال اور لازوال قلمی جہاد کیا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں بھرپور مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ ان تمام کے اسمائے گرامی کا احاطہ کرنا مشکل ہے تاہم سرسری مطالعہ اور تحقیق سے جو نام سامنے آتے گئے وہ بغیر کسی ترتیب کے پیش کر دیے گئے۔ یہ فہرست قطعی نامکمل ہے۔ ممکن ہے بعض اہم نام رہ گئے ہوں۔ کاش کوئی محقق "محافظین عقیدہ ختم نبوت" کی اس نامکمل فہرست کو اُن کے کارہائے نمایاں کے ساتھ سامنے لاتا تو "تاریخ ختم نبوت" مرتب کرنے میں آسانی ہوتی۔ ☆☆☆☆

☆☆ ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا ایک اساسی عقیدہ

حافظ محمد ہاشم قادری مصباحی

شہادتِ توحید: شہادت توحید سے مراد ہے کہ بندہ دل وزبان سے یہ اقرار کرے کہ اس کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے، وہ سب پر فائق، برتر، برگزیدہ ہے، وہ کسی کی اولاد نہیں، نہ اس کی کوئی اولاد ہے، صرف وہی عبادت کے لائق ہے، کسی اور کے لیے اس سے بڑھ کر عظمت و رفعت اور شان کبریائی کا تصور بھی محال ہے، وہی قادر مطلق ہے اور کسی کو اُس پر کوئی طاقت نہیں، اس کا حکم اتنا قوی اور غالب ہے کہ اسے کائنات میں سب سے مل کر بھی مغلوب نہیں کر سکتے، اس کی قوتیں اور تصرفات حد شمار سے باہر ہیں قرآن مجید میں ہے: وَلاَ تَقُولُواْ ثَلاَثَةٌ انتَهُواْ خَيْراً لَّكُمْ إِنَّمَا اللّهُ إِلَـهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَكَفَى بِاللّهِ وَكِيلاً: ترجمہ: اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو (کہ معبود) تین ہیں۔ (اس سے) باز رہو، (یہ) تمھارے لیے بہتر ہے۔ صرف اللہ ہی ایک معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی کارساز ہے۔ (القرآن سورہ نساء: ۴ آیت ۱۷۱)} وَلاَ تَقُولُواْ ثَلاَثَةٌ: اور نہ کہو (کہ معبود) تین ہیں۔ {بعض عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے تھے، بعض انہیں تیسرا خدا مانتے تھے اور بعض اِنہیں کو خدا مانتے تھے، ان تینوں فرقوں کی تردید کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ لفظ "اَللّٰہ" میں ایک فرقے کی تردید ہے۔ "وَاحِدٌ" میں دوسرے کی اور "سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ" میں تیسرے کی۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ ان سب بیہودہ باتوں سے پاک اور مُنزّہ ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت اِسلام کی اساسِ عقائد میں سے ہے: آپ ﷺ سلسلۂ نبوت اور رسالت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے اپنی ختم نبوت کا واضح الفاظ میں اعلان فرمایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم الانبیا ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ اَنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ. (ترمذی، باب ذھب النبوۃ، حدیث: ۲۲۷۲)

اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کی حضور نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں۔ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ حضور ﷺ کے ختم نبوت کا ذکر قرآن مجید میں ۱۰۰ سے بھی زیادہ آیات کریمہ نہایت جامع انداز میں صراحت کے ساتھ موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً ترجمہ: محمد تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (القرآن، سورہ احزاب: ۳۳ آیت ۴۰) (کنزالایما)

یعنی محمد ﷺ آخری نبی ہیں کہ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نبوت آپ پر ختم ہوگئی ہے اور آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتّٰی کی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد نبی کریم ﷺ کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبۂ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے۔ (تفسیر خازن: ج ۳ ص ۵۰۳) اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خاتم النبیین کہ کر یہ اعلان فرما دیا کہ آپ ﷺ ہی آخری نبی ہیں اور اب قیامت تک کسی کو نہ منصب نبوت پر فائز کیا جائے گا اور نہ ہی منصب رسالت پر۔

عقیدۂ ختمِ نبوت ضروریاتِ دین میں شمار ہے: قرآن

مجید کی ۱۰۰ آیتوں سے زیادہ اور خاتم الانبیاء کے متواتر دو سو دس ارشادات (۲۱۰، احادیث طیبہ) سے یہ بات ثابت ہے نبی آخر الزمان ﷺ کے زمانہ حیات میں اسلام کے تحفظ و دفاع کے لیے جتنی جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابۂ کرام کی کل تعداد ۲۵۹ ہے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ ودفاع کے لیے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ جو سیدنا حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں لڑی گئی، اس ایک جنگ میں شہید ہونے ولے صحابہ کرام اور تابعین کرام رضون اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعداد بارہ سو ہے جن میں سے سات سو قرآن مجید کے حافظ اور عالم تھے۔ رحمت عالم ﷺ کی زندگی کی کل کمائی اور گراں قدر اثاثہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں، جن کی بڑی تعداد عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جامِ شہادت نوش کر گئی۔ اس سے ختم نبوت کے عقیدہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جان دے دی:

حضرت خبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو خاتم الانبیا ﷺ نے یمامہ کے قبیلہ بنو حنیفہ کے مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا، مسیلمہ بن کذاب نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، مسیلمہ نے کہا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں (مسیلمہ) بھی اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ میں بہرا ہوں، تیری یہ بات نہیں سن سکتا، مسیلمہ بار بار سوال کرتا رہا، آپ یہی جواب دیتے رہے اور مسیلمہ ان کا ایک ایک عضو کاٹتا رہا حتیٰ کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بن زید کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ان کو شہید کردیا گیا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مسلۂ ختم نبوت کی عظمت واہمیت سے کس قدر والہانہ عشق اور تعلق تھا۔

تابعین کا عقیدۂ ختم نبوت سے عشق: تابعین میں سے ایک تابعی کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں: ”حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ جن کا نام عبد اللہ بن ثوب رضی اللہ عنہ ہے اور یہ امت محمدیہ (علی صاحبا السلام) کے وہ جلیل القدر بزرگ ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے ”آگ کو“ اسی طرح بے اثر فرمادیا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آتش نمرود کو گلزار بنادیا تھا۔ یہ یمن میں پیدا ہوئے تھے اور سرکارِ دوعالم ﷺ کے عہدِ مبارک ہی میں اسلام لاچکے تھے لیکن سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضری کا موقع نہیں ملا تھا۔ خاتم الانبیا کے آخری دور میں یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویدار اسود عنسی پیدا ہوا، جو لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے کے لیے مجبور کیا کرتا تھا۔ اسی دوران اس نے حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلالیا اور اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی، حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہو؟ حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ فرمایا ہاں، اس پر اسود عنسی نے ایک خوفناک آگ دہکائی اور حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ کو اس آگ میں ڈال دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آگ کو بے اثر فرمادیا، اور وہ اس سے صحیح سلامت نکل آئے۔ یہ واقعہ اتنا عجیب تھا کہ اسود عنسی اور اس کے رفقاء پر ہیبت سی طاری ہوگئی اور اسود کے ساتھیوں نے اسے مشورہ دیا کہ ان کو جلا وطن کردو، ورنہ خطرہ ہے کہ ان کی وجہ سے تمھارے پیروکاروں کے ایمان میں تزلزل آجائے، چناں چہ انہیں یمن سے جلاد وطن کردیا گیا۔ آپ یمن سے نکل کر مدینہ تشریف لے آئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ان سے ملے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے موت سے پہلے امت محمدیہ ﷺ کے اس شخص کی زیارت کرادی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا تھا۔

نبوت کا جھوٹا دعویدار مرزا قادیانی کا عبرت ناک انجام: رب تعالیٰ کے حکم کو نا ماننا اور اُس کے خلاف جانا یقینا ایسا انسان کبھی فلاح نہیں پا سکتا اس کی بربادی طے ہے۔ جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کو درجنوں بیماریاں لاحق تھیں اور یہ بیماریاں ساری زندگی اس کے ساتھ چمٹی رہیں۔ با لآخر اس کی زندگی کا عبرتناک انجام ہوا۔ روز نامہ الفضل قادیان، مرزا قادیانی کی اہم تحریروں میں سے درج ذیل اقتباس نقل کرتا ہے جو ہر قادیانی کے لیے دعوتِ فکر ہے:۔ **بہت بُری موت:** ”اور جو شخص کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں

حالانکہ وہ نہ خداتعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہے، وہ بہت بُری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔" (روزنامہ الفضل قادیان ج:۲۸، نمبر۵۰، ص۱ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۴۰ء)

اب اس معیار پر مرزا قادیانی کو جانچ لیتے ہیں۔ اگر مرزا قادیانی اپنے دعووں میں سچا تھا تو اس کا انجام اچھا ہونا چاہیے تھا، اور اگر اپنے دعووں میں جھوٹا تھا تو "نہایت ہی بد اور قابل عبرت انجام" ہونا چاہیے تھا۔ مزید براں خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے: (۱) "واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی امتحان نہیں ہو سکتا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام ص۲۸۸، مندرجہ روحانی خزائن، ج:۵ ص۲۸۸ از مرزا قادیان)

مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ میں اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی سے لکھوایا تھا: بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علی من الھدیٰ! مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور دجال اور کذاب ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں.... اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔۔۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گیں۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ، وغیرہ مہلک بیماریاں، آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خداتعالیٰ کی طرف سے نہیں۔

یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک!۔۔۔۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے، تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین! مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی ہی میں ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ مہلکہ امراض سے۔ بجز اس صورت کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بد زبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین ربنا افتح بیننا وبین قو منا با لحق وانت خیر الفاتحین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ (مرزا قادیانی کا اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء- مجموعہ اشتہارات، ج:دوم، ص۷۰۶،۷۰۵ طبع جدید۔)

خدائی مار مرزا قادیانی کے لمبے طویل خط کی دعا پر قدرتِ حق نے عجیب فیصلہ فرمایا۔ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو شاک کھانے کے بعد اس کی حالت اچانک بگڑنے لگی۔ اسے مسلسل اسہال، دست آنے کی بیماری؛ پتلا پاخانہ۔ شروع ہو گیا۔ اس بیماری میں اس کا بُرا حال ہو گیا۔ مسلسل اسہال اور قے کی وجہ سے مرزا قادیانی کے جسم، بستر اور کمرے میں سخت بدبو اور تعفن پھیل گیا وغیرہ وغیرہ۔ لیجیے بہت "بُری موت" کے تینوں مرحلے اللہ تعالیٰ نے خود مرزا قادیانی کی زبان و قلم سے طے کرا دیئے، یعنی پہلے اس سے لکھوایا کہ مفتری بہت ہی بُری موت مرتا ہے، پھر اس کا تعین و تشخیص بھی اسی کے قلم سے کرا دیا کہ وہ "بُری موت" ہے جو بطور سزا "خداتعالیٰ کی مار سے مرا یہ سب سرکشی مفتری جھوٹ بولنے والے کو دی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اللہ نبوت کے جھوٹے دعویداروں سے بچائے آمین ثم آمین۔ خاتم الانبیاء ﷺ پر ایمان کی توفیق بخشے آمین ثم آمین

☆☆☆☆

رد قادیانیت میں امام اہل سنت کا کردار

محمد ابو نسیم مصباحی

یہ تو اظہر من الشمس ہے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا ایک نصب العین "ردِ بد مذہباں" رہا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ہر اس فتنہ کی سرکوبی کا فریضہ انجام دیا جس نے اسلام اور اہل اسلام پر حملہ کر کے اس کی صورت مسخ کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ چناں چہ آپ نے فرقہ وہابیہ کا شد و مد سے رد کیا، فرقہ دیابنہ کا سختی میں ابطال کیا، فرقہ نیچریہ کو کیفر کردار رک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، فرقہ چکڑالویہ کی شدت سے تردید فرمائی۔ پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ قادیانی فتنہ سر ابھارے اور امام اہل سنت اس کا سرنگوں کرنے کی طرف پیش قدمی نہ فرمائیں بلکہ اس فرقہ قادیانیہ کو نیست و نابود کی قبر میں دفن فرمانے کے لیے امام اہلِ کتنے سرگرم، مستعد اور متحرک وفعال تھے اس کا اندازہ لگانا ہو تو اپنے وقت کے مشہور مصنف اور ندوۃ العلماء (ہند) کے مہتم ، ابوالحسن علی ندوی کی ذیل کی تحریر پڑھیے۔ موصوف اپنے مرشد طریقت شیخ عبد القادر رائے پوری کی سوانح حیات میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ اپنے پیر کے جذبۂ عقیدت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں : "حضرت نے مرزا صاحب کی تصنیفات میں کہیں پڑھا تھا کہ ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ "اجیب کل دعائک الافی شرکائک" میں تمھاری ہر دعا قبول کروں گا سوائے ان دعاؤں کے جو تمھارے شراکت داروں کے بارے میں ہوں۔ حضرت نے مرزا صاحب کے اس الہام اور وعدہ کا حوالہ دے کر افضل گڑھ سے خط لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ میری آپ سے کسی طرح کی بھی شرکت نہیں ہے اس لیے آپ میری ہدایت اور شرح صدر کے لیے دعا کر ہیں۔ وہاں سے بھی عبد الکریم صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا جواب ملا کہ تمھارا خط پہنچا۔ تمھارے لیے خوب دعا کرائی گئی تم کبھی کبھی اس کی یاد دہانی کر دیا کرو"۔

حضرت فرماتے تھے کہ اس زمانہ میں ایک پیسہ کا کارڈ تھا میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ایک کارڈ، درخواست کا ڈال دیتا۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ایک دفعہ مرزائیوں کی کتابیں منگوائیں تھیں اس غرض سے کہ ان کی تردید کریں گے۔ میں نے بھی دیکھیں قلب پر اتنا اثر ہوا کہ اس طرف میلان ہو گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ سچ ہیں۔ (سوانح حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری، مرتبہ مولانا ابوالحسن علی ندوی ص:۵۵-۵۶،)

مذکورہ عبارت سے اولاً یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کے پیر و مرشد مولانا عبد القادر رائے پوری مرزا غلام احمد قادیانی سے نہ صرف ایک عقیدت مند کی حد تک متاثر تھے بلکہ اپنے دعوائے نبوت میں اسے بہت حد تک سچا بھی سمجھتے تھے۔ ثانیاً ندوی صاحب کی اس تحریر سے واضح طور پر یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ امام احمد رضا اپنی ایمانی بصیرت کی روشنی میں مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ صرف گذاب اور مفتری سمجھتے تھے بلکہ دشمن اسلام سمجھ کر اس سے لڑنے کے لیے ہتھیار یعنی قادیانی کی کتابیں جمع کر رہے تھے۔ اسی سبب سے امام اہل سنت نے قادیانی اور قادیانیت کا رد خوب شد و مد سے کیا۔ جہاں آپ نے قادیانی پر کفر کا فتویٰ دیا وہیں اپنی کتب و فتاویٰ میں اس کے کذبات کو بھی واضح فرمایا۔ ذیل میں قادیانی کے رد میں لکھی گئی آپ کی کتب کی تعارفی جھلکی پیش کی جا رہی ہے پھر آپ کے قلم حق رقم سے بیان کیے گئے اس کے کذبات بیان یے جائیں گے اور اخیر میں قادیانیوں کے بارے میں آپ کے قلم سے بیان کیے گئے احکام شرعیہ بیان کیے جائیں گے۔

ردِ قادیانیت پر لکھے گئے آپ کی کتب و رسائل : امام اہل سنت مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی نے ردِ قادیانیت میں پانچ مستقل رسائل تحریر فرمائے اور مزید دو کتابیں مستقل طور پر قادیانیت کے رد میں تو نہیں لیکن ان کتابوں کا ایک

حصہ قادیانیت کے رد میں ہے۔ چند باتیں کتابوں کے حوالے سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) **جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوہ** (اللہ تعالیٰ کا اپنے دشمن کو اس کے انکارِ ختمِ نبوت کے سبب جزا دینا): اس کتاب کا تعارف پیش کرتے ہوئے امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: "اللہ ورسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی، شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر ومتبادر وعموم استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلفاً وخلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتبِ احادیث وتفسیر عقائد وفقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں، فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوہ ۱۳۱۷ھ" میں اس مطلب ایمانی پر صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ وعلمائے قدیم وحدیث وکتب عقائد واصول فقہ وحدیث سے تیس نصوص ذکر کئے وللہ الحمد۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۴، ص:۳۳۱تا۳۴۰)

در اصل یہ قیمتی رسالہ ایک سوال کے جواب میں معرض وجود میں آیا۔ آپ کے پاس سوال آیا: "کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولید ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید کہلواتا، اپنا عقیدہ بایں طور پر رکھتا ہے کہ حضرت علی وفاطمہ وحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء ورسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت وجماعت اولیائے کاملین سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیاطین سے؟ اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سید ہوسکتا ہے، یا نہیں؟ اور اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۶۲۹)

سوال مذکور کا مدلل ومبرہن اور مفصل جواب دیتے ہوئے امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: "اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کو احد صمد لا شریک لہ جاننا فرضِ اوّل ومناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبیِ جدید کی بعثت کو یقیناً محال وباطل جاننا فرضِ اجل وجزءِ ایقان ہے: ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔ (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردّد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفران ہے، ولید پلید جس کا قول نجس ترازبول، سوال میں مذکور، ضرور ولی ہے بیشک ضرور مگر حاشا نہ ولی الرحمٰن بلکہ عدو الرحمن ولی الشیطان ہے، یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتویٰ نہیں اللہ واحد قہار کا فتویٰ ہے، خاتم الانبیاء الاخیار کا فتویٰ ہے، علی مرتضیٰ وبتول زہرا وحسن مجتبیٰ وشہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتویٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علی سیدھم ومولاھم وعلیھم وسلم۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۶۳۰)

مزید آگے ارشاد فرماتے ہیں: "شخص مذکور پر لازم وضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر والحاد وزندقہ وارتداد کا فتویٰ لکھے، آخر یہ تو بداہۃً ضرورۃً موافقین ومخالفین حتی کہ کفار ومشرکین سب کو معلوم ومسلم کہ حضرات حسنین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسلمان تھے، قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلاشبہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف کو حق مانتے، اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو قطعاً وہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعاً یقیناً اپنے آپ کو نبی ورسول نہ جانتے اور اس ادعائے ملعون کو باطل وملعون ہی مانتے کہ قول بالمتنافیین کسی عاقل سے معقول نہیں، اب یہ شخص کہ انہیں نبی ورسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب ومبطل جانتا ہے اور رسولوں کی تکذیب کفرِ ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رو سے کافر ہے، غرض انہیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت میں سچا جانا تو اس ایمانی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہوا، اور جھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کرکے کافر ہوا مفر کدھر، ولا حول ولا قوۃ الاّ باللہ العزیز الاکبر۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۶۳۲)

(۲) **السوء والعقاب علی مسیح الکذاب** (مسیح کذاب پر (اللہ تعالیٰ کا) وبال وعذاب): یہ رسالہ مولانا محمد عبد الغنی امرتسری کے استفتاء کا جواب ہے۔ سوال یہ تھا کہ ایک مسلمان نے ایک مسلمہ عورت سے نکاح کیا عرصہ تک باہمی معاشرت رہی پھر مرد مرزائی ہو گیا تو کیا اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے نکل گئی ہے؟ اس استفتاء کا اصل جواب متعلقہ جواز وعدم جوازِ نکاح بیان کرنے سے قبل امام

اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قادیانی کے دس کفریات کو مختلف وجود سے کفریہ ثابت فرمانے کے بعد قادیانی اور قادیانیوں کے بارے میں شرعی حکم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: " واللہ واللہ وہ یقینا کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ندوہ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدارِ اسلام رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے، خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے، سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اوّل و دوم ورسالہ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون وچرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر وکھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعًا یقینا سب مرتد ہیں سب مستحق نار۔

شفاء شریف میں ہے: نکفر من کم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل اووقف فیھم اوشک۔ یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اسکی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۹۰)

قادیانیوں کے بارے میں حکم شرعی بیان کرنے کے بعد عدمِ جوازِ نکاح کا درج ذیل حکم رقم فرمایا پھر اس حکم کو دلائل و براہین سے مزین بھی فرمایا: " شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقینا ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۹۱)

(۳) **قہر الدیان علی مرتد بقادیان** (مرتد قادیانی پر قہرِ یزدانی): یہ شاندار رسالہ ۱۳۲۳ھ میں تصنیف منصہ شہود پر آیا۔ اس میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے " دجال وکذاب مرزا قادیانی کے شیطانی الہاموں اور اس کی کتابوں کے کفریہ اقوال سے پردہ ہٹایا ہے اور حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی عظمت و شان اور آپ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا مریم سلام اللہ علیہا کی عفت و پاک دامنی کو واضح فرمایا ہے۔

(۴) **المبین ختم النبیین** (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر واضح دلائل): بہار شریف کے مولانا ابو الطاہر نبی بخش کے استفتاء کے جواب میں ۱۳۲۶ھ میں یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ سوال میں دریافت کیا گیا تھا: "بعض لوگ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی قرار دیتے ہیں (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض انبیاء کے خاتم ہیں) اور بعض اسے استغراقی قرار دیتے ہیں (اب مطلب یہ ہوگا کہ آپ تمام انبیاء کے خاتم ہیں) ان میں سے کس کا قول صحیح ہے؟۔

امام اہلِ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواباً تحریر فرماتے ہیں: "جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات کسی مجنوں کی بک یا سرسامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں اُمت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص (فتاویٰ رضویہ، ج:۶، ص:۵۸)

(۵) **الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی** (قادیانی مرتد پر خدائی خنجر): یہ آخری تصنیف ۱۳۴۰ھ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر کی اسی سال آپ کا وصال ہے۔ پیلی بھیت سے شاہ میر خان قادری مرحوم نے ۱۳۴۰ھ کو ایک استفتاء بھیجا سائل نے ایک آیت اور ایک حدیث پیش کی تھی جس سے قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں اور پوچھا تھا کہ اس استدلال کا جواب کیا ہے؟۔ امام احمد رضا بریلوی نے پہلے اعتراض کا جواب دینے سے پہلے سات فائدے بیان کئے جن میں واضح کیا کہ مرزائی حیات عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ کیوں اٹھاتے ہیں؟۔ چناں چہ امام اہل سنت لکھتے ہیں: " قادیانی صدہا درجہ سے منکر ضروریاتِ دین تھا اور اس کے پس ماندے حیات و وفاتِ سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علیٰ نبیّنا الکریم وعلیہ صلوات اللہ وتسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں، جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۴ میں آئے گا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہلسنّت کا اجماعی عقیدہ ہے) نہ ہرگز وفاتِ مسیح ان مرتدین کو مفید، فرض کردم کہ رب عزوجل نے ان کو اس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے انکا نزول کیونکر ممتنع ہوگیا؟ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت محض ایک آن کو تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیاتِ حقیقی دنیاوی و جسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: الا

نبیاءُ احیاءٌ فی قبورِھم یصلّون۔ ترجمہ: انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۶۱۲ – ۶۱۳)

پھر سات وجہ سے بتایا کہ یہ آیت قادیانیوں کی دلیل نہیں بن سکتی اور حدیث کو دلیل بنانے کے دو جواب دیے۔ اور آخر میں لکھتے ہیں: "ثالثاً قول چالاکی بھی سمجھیے! یہ فقط قبرِ عیسیٰ ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر ہے، قادیانی مدعیِ نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح، اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہا ہیں، اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال، اس سے قادیانی کا سارا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھروندا ہو گیا اس لئے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام ص۶۲۹ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے، یہ اس مرتد کے اکٹھے چار سو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے، بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۶۲۶)

(۶) **حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین:** آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۴ھ میں ایک استفتاء مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے علماء کی خدمت میں بھجوایا۔ جس میں چند عبارات کے بارے میں سوال تھا کہ یہ کفر ہیں یا نہیں؟ اور ان کے قائل پر بحکم شریعت کفر کا حکم ہے یا نہیں؟ ان میں سر فہرست مرزائیوں کا ذکر تھا۔ اس استفتاء کے جواب میں حرمین شریفین کے ۳۴/ علمائے کرام نے بالاتفاق مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کی تکفیر کی۔

(۷) **المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد:** امام احمد رضا خان نے ان پانچ کے علاوہ سیف اللہ المسلول علامہ فضل رسول بدایونی کی مشہور کتاب "المعتقد المنتقد" پر حاشیہ "المعتمد المستند" تحریر فرمایا اور باطل فرقوں کا ذکر فرمایا۔ اُن میں سر فہرست مرزائیوں کا ذکر بھی تحریر کیا۔

قادیانی کذبات اور قلمِ رضا: امام اہل سنت نے ان کے رد جہاں کتابیں تحریر فرمائیں ساتھ ہی ان کتابوں میں ان کی کذب بیانیاں بھی واضح فرمائیں تاکہ قادیانی اور قادیانیوں سے امت مسلمہ کو دور و نفور رکھا جا سکے۔

قادیانی کے جھوٹے خدا: چناں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قادیانی کے جھوٹے خدا اور اس کے اوصاف بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

"قادیانی ایسے کو خدا کہتا ہے: جس نے چار سو جھوٹوں کو اپنا نبی کہا، ان سے جھوٹی پیشین گوئیاں کہلوائیں۔

جس نے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایسے کو عظیم الشان رسول بنایا جس کی نبوت پر اصلاً دلیل نہیں، بلکہ اس کی نفی نبوت پر دلیل قائم جو (خاک بدہن ملعون) ولد الزنا تھا

☆جس کی تین دادیاں نانیاں زنا کار کسبیاں، ایسے کو (خدا مانتا ہے)

☆جس نے ایک بڑھئی کے بیٹے کو محض جھوٹ کہہ دیا کہ ہم نے بن باپ کے بنایا اور اس پر فخر کی ڈینگ ماری کہ یہ ہماری قدرت کی کیسی کھلی نشانی ہے؟

☆ایسے کو (خدا مانتا ہے)

☆جس نے ایک بدچلن عیاش کو اپنا نبی کہا۔

☆جس نے ایک یہودی فتنہ کو اپنا رسول کر کے بھیجا۔

☆جس کے پہلے فتنہ نے دنیا کو تباہ کر دیا۔

☆ایسے کو (خدا مانتا ہے) جو اس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو ایک بار دنیا میں لا کر دوبارہ لانے سے عاجز ہے۔

☆وہ جس نے ایک شعبدہ باز کی مسمریزم والی مکروہ حرکات، قابلِ نفرت حرکات، جھوٹی بے ثبات کو اپنی آیات بیّنات بتایا۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۴۱-۵۴۲)

قادیانی کا بیٹا جو انبیاء کا چاند ہوگا: قادیانی کے ایک اور جھوٹ کی نقاب کشائی کرتے ہوئے قلمِ رضا رقم طراز ہے: "ایسے کو (خدا مانتا ہے) جس نے اپنا سب سے پیارا بروزی خاتم النبیین دو بار قادیان میں بھیجا، مگر اپنی جھوٹ، فریب، تمسخر، ٹھٹول کی چالوں سے اس کے ساتھ بھی نہ چوکا، اس سے کہہ دیا:

تیری جورو کے اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیا کا چاند ہوگا، بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، بروزی بے چارہ اس کے دھوکے میں آکر اسے اشتہاروں میں چھاپ بیٹھا، اسے تو یوں ملک بھر میں جھوٹا بننے کی ذلت و رسوائی اوڑھنے کے لیے یہ جل دیا اور جھٹ پٹ میں اُلٹی یہ کل پھرا دی، بیٹی بنا دی، بروزی بے چارہ کو اپنی غلط فہمی کا اقرار چھاپنا پڑا اور اب دوسرے پیٹ کا منتظر رہا۔

اب کی یہ مسخرگی کی کہ بیٹا دے کر امید دلائی اور ڈھائی برس

کے بچے ہی کا دم نکال دیا، نہ نبیوں کا چاند بننے دیا، نہ بادشاہوں کو اس کے کپڑوں سے برکت لینے دی۔

غرض کہ اپنے چہیتے بروزی کا کذاب ہونا خوب اُچھالا اور اس پر مزید یہ کہ عرش پر بیٹھا اس کی تعریفیں گا رہا ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۴۲)

محمدی بیگم سے مرزا کا نکاح: مرزا کی جھوٹ اور اس کی ذلت و رسوائی کو بیان کرتے ہوئے امام اہل سنت تحریر فرماتے ہیں: "اس پر بھی صبر نہ آیا بروزی کے چلتے وقت کمال بے حیائی کی ذلت و رسوائی تمام ملک میں طشت از بام ہونے کے لیے اُسے (قادیانی کو اس کے جھوٹے خدا شیطان نے) یوں چاؤ دلایا کہ اپنی بہن احمدی کی بیٹی محمدی کا پیام دے، بروزی بیچارے کے مُنہ میں پانی بھر آیا، پیام پر پیام، لالچ پر لالچ، دھمکی پر دھمکی، اُدھر احمدی کے دل میں ڈال دیا کہ ہرگز نہ پسیج، یوں لڑائی ٹھنوا کر اپنے امدادی وعدوں سے بروزی کی امیدوار بڑھائی کہ دیکھ احمدی کا باپ اگر دوسری جگہ اس کا نکاح کر دے گا تو ڈھائی برس میں وہ مرے گا، اور تین برس میں وُہ شوہر، یا بالعکس، بروزی جی تو ہمیشہ اُس کی چالوں میں آجاتے تھے اسے بھی چھاپ بیٹھے یہاں تک تو وہی جُھوٹی پیشن گوئیاں رہتیں جو سدا کی تھیں۔ اب اُس قادیانی کے ساختہ خدا کو اور شرارت سوجھی جھٹ بروزی کو وحی پھنٹا دی کہ "زوجناکھا" محمدی سے ہم نے تیرا نکاح کر دیا۔ اب کیا تھا بروزی جی ایمان لے آئے کہ اب محمدی کہاں جا سکتی ہے یُوں جُل دے کر بروزی کے منہ سے اُسے اپنی منکوحہ چھپوا دیا، تاکہ وُہ حد بھر کی ذلت جو ایک چمار بھی گوارا نہ کرے کہ اُس کی جورو اور اُس کے جیتے جی دوسرے کی بغل میں، یہ مرتے وقت بروزی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا ہو، اور رہتی دنیا تک بیچارے کی فضیحت و خواری و بے عزّتی و کذابی کا ملک میں ڈنکا ہو، ادھر تو عابد و معبود کی یہ وحی بازی ہُوئی اُدھر سلطان محمد آیا اور نہ عابد کی چلنے دی نہ معبود کی، بروزی جی کی آسمانی جورو سے بیاہ کر ساتھ لے، یہ جا، وہ جا، چلتا بنا، ڈھائی تین برس پر موت دینے کا وعدہ تھا وُہ بھی جُھوٹا گیا، اُلٹے بروزی جی زمین کے نیچے چل بسے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ یہ ہے قادیانی اور اُس کا ساختہ خدا۔" ۔فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۴۳)

مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے بارے میں احکام شرعیہ:

امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں قادیانی اور قادیانیوں کی تردید و ابطال میں کتب و رسائل تحریر فرمائے وہیں وقتاً فوقتاً فتاویٰ بھی تحریر فرمائے۔ ذیل میں درج بالا کتب و رسائل میں قادیانیت کے لیے جو احکام مرقوم ہوئے اور ان کے علاوہ آپ نے دار الافتاء میں وقتاً فوقتاً آئے ہوئے استفتا کے جوابات دیے ہیں۔ ان میں سے چند کے اقتباس درج ذیل ہیں:

قادیانی بلاشبہ کافر و مرتد ہے: مرزا کی بعض نئی تحریریں خود (میری) نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں **بلاشبہ وہ (قادیانی) یقیناً کافر مرتد ہے۔** (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۹۰)

مرزا مسیح دجال ہے: (فقیر کو) مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ **مسیح دجّال علیہ اللعن والنکال۔** (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۷۵)

مرزا کے کفر و ارتداد پر علمائے حرمین شریفین کا اتفاق: مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضرور ہے اور **قادیانی کافر مرتد تھا ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔** جو اس کے کافر اور عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۴، ص:۳۸۴)

مرزائیوں کو مسلمان جاننے والا مرتد ہے: ہاں اگر **صاحبِ خانہ مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہو تو وہ خود ہی مرتد ہے** اور اس کے یہاں تقریب میں جانا حرام۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۶، ص:۵۹۱)

قادیانی کی نماز، نماز نہیں: نہ قادیانیوں کی نماز ہے نہ ان کا خطبہ، خطبہ کہ وہ مسلمان ہی نہیں، اہلِ سنت اپنی اذان کہہ کر اسی مسجد میں اپنی خطبہ پڑھیں اپنی جماعت کریں یہی اذان و خطبہ و جماعت شرعاً معتبر ہوں گے، اور اس سے پہلے جو کچھ قادیانی کر گئے باطل و مردود محض تھا۔ (ج:۸، ص:۴۶۵)

قادیانیوں کی بات پر توجہ دینا جائز نہیں: قادیانی مرتدین ہیں **ان کی بات پر کان لگانا جائز نہیں۔** (ج:۸، ص:۱۲۳)

قادیانی، کافروں سے بھی بدتر ہے: یہود و نصرانی کافر ہیں پھر یہود و نصاری باوصف کفر کے کافر اصلی میں مرتد نہیں، **اور رافض، وہابی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی مرتد ہیں، احکام دنیا میں مرتد سب کافروں سے بدتر ہے۔** (فتاویٰ رضویہ، ج:۲۱، ص:۶۴۷)

قادیانی سے خرید و فروخت ناجائز ہے: قادیانی مرتد ہیں، **اُن کے ہاتھ نہ کچھ بیچا جائے نہ اُن سے خریدا جائے، اُن سے بات ہی کرنے کی اجازت نہیں۔** (فتاویٰ رضویہ، ج:۲۳، ص:۵۹۸)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قادیانیت کے تعاقب میں عربی کتب
ایک تاریخی جائزہ

علامہ پیرزادہ عابد حسین شاہ

قادیانی فتنہ کے بارے میں عرب دنیا کے اسلامی حلقے بھی روزِ اوّل سے اتنا ہی حساس و فکر مند ہیں جتنا برصغیر میں بسنے والے مسلمان۔ چناں چہ ملک شام سے قادیانی مبلغ کا اخراج، علامہ رشید رضا مصری کے مضامین، شیخ الازہر محمد خضر کی تصنیف، مرزائی دعوت پر مبنی کیسٹ پر جامعہ ازہر کا محاکمہ، جامعہ ازہر سے طلباء کا اخراج، مفتیانِ اعظم مصر کے فتاوے، رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد، فقہ اکیڈمی کی کارروائی، دارالافتاء ریاض کے فتاوے، وزارت اوقاف متحدہ عرب امارات کی سعی، عرب صحافی کی ربوہ آمد، عربی چینل کے نمائندہ کی قادیانی مرکز لندن میں آمد، دار الافتاء اُردن کا فتویٰ، اہل فلسطین کی جدوجہد، الجزائر اور مراکش میں اُٹھائے گئے اقدامات، عربی اخبارات و رسائل میں اس موضوع پر شائع ہونے والے اکثر مضامین و خبریں وغیرہ اعمال واُمور خود عربوں نے سرکاری و عوامی سطح پر انجام دیے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ عرب وعجم کے باشندوں کی قادیانیت کے تعاقب میں لکھی گئی عربی کتب کو دیکھا جائے تو حسب ذیل تین قسم کی ہیں:

۱۔ ردِّ قادیانیت پر لکھی گئی مستقل کتب، مثلاً مولانا غلام دستگیر قصوری کی ''رجم الشیاطین بردِّ اُغلوطات البراھین''۔

۲۔ قادیانیت کے علاوہ اسی دَور کی اسلامی دنیا میں جنم لینے والے مزید دو گروہ بابیہ اور بہائیہ تینوں کے مشترکہ تعاقب میں لکھی گئی کتب، جیساکہ ڈاکٹر آمنہ بنت محمد نصیر کی ''اضواء وحقائق علی البابیۃ البھائیۃ القادیانیۃ''۔

۳۔ دیگر موضوعات میں سے کسی موضوع پر تصنیف کی گئی کتب، جس کے ایک مقام پر قادیانیت کا تعارف و تعاقب پیش کیا، جیساکہ شیخ مصطفی ابوسیف حمامی کی ''النھضۃ الاصلاحیۃ'' کا ایک باب۔

مرزا کی شخصیت و اَفکار، نیز قادیانیت کے ساتھ بابیت و بہائیت کے مشترکہ تعاقب میں لکھی گئی ایک سو تیس سے زائد کتب کے نام اور مصنفین میں سے دستیاب کا مختصر تعارف پیش ہے۔ اور جیساکہ قارئین ملاحظہ کریں گے، ان میں سے اکثر خود عربوں کی تصنیفات ہیں۔

(۱) رجم الشیاطین بردِّ اُغلوطات البراھین: مولانا غلام دستگیر قصوری، سال تصنیف ۱۳۰۳ھ، پہلی اشاعت ۱۳۱۱ھ، پھر ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء میں ''عقیدۃ ختم النبوۃ'' کی پہلی جلد، اور ''فتاویٰ ختم نبوت'' کی دوسری جلد، نیز ''احتساب قادیانیت'' کی دسویں جلد میں شائع ہوئی۔ اس موضوع پر پہلی عربی کتاب۔

(۲) الفتح الربانی فی الرد علی القادیانی: شیخ حسین بن محسن بن محمد سبیعی، مطبوعہ دہلی ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۴ء، صفحات ۲۰، مع اُردو ترجمہ۔ نیز "احتساب قادیانیت" جلد بیالیس اور "تحریک ختم نبوت" کی دسویں جلد میں مطبوع ہے۔

(۳) کتاب الابرار: شیخ مرزا ابوالحسن بن محمد تقی بن فتح علی شاہ قاچار، مطبع جعفری بمبئی ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء، صفحات ۱۶۰۔

(۴) السُّوء و العقاب علی المسیح الکذاب: مولانا احمد رضا خان بریلوی، سال تصنیف ۱۳۲۰ھ، بزبان اُردو، عربی ترجمہ از مولانا ڈاکٹر محمد اسحاق رضوی ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء، جسے مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر گجرات ہندوستان نے ۴۸ صفحات پر شائع کیا۔ دوسرا ترجمہ مولانا محمد جلال رضا حیدر آبادی ازہری نے کیا جسے ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۱ء میں دار ثقافیہ قاہرہ نے پھر ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے ''القادیانیۃ'' نام سے ضمن مجموعہ شائع کیا۔

(۵) تھافت القادیانیۃ: قھر الدیان علی مرتد القادیان نامی مختصر اُردو تصنیف پہلی بار ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں مطبع اہل سنت بریلی سے چھپی، پھر پاک و ہند سے بار ہا شائع ہوئی۔ اس کے مصنف بارے محققین میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسے مولانا احمد رضا خان

بریلوی کی تصانیف میں شمار کیا اور دیگر نے ماہنامہ رسالہ قرار دیا، جو آپ کے بھائی مولانا حسن رضا خان بریلوی کی اِدارت میں شائع ہوتا رہا۔ ایک اور رائے یہ سامنے آئی کہ قہر الدیان علی مرتد القادیان نام سے دو الگ تحریریں ہیں۔ ایک مولانا احمد رضا خان کی مستقل تصنیف، اور دوسری اسی نام سے ماہانہ رسالہ تھا۔ الغرض مولانا احمد رضا خان کی تصنیف کے طور پر مشہور قہر الدیان کا عربی ترجمہ ہندوستان کے مولانا محمد نعمان ازہری نے کیا جو "تھافت القادیانیۃ" نام سے مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر صوبہ گجرات ہندوستان کی طرف سے ناشر مولانا عبدالستار ہمدانی کے مقدمہ کے ساتھ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء میں ۲۷ صفحات پر شائع کیا گیا جس کا عکس ان دنوں انٹر نیٹ پر دست یاب ہے۔

(۶) الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی: مولانا احمد رضا خان بریلوی، سال تصنیف ۱۳۴۰ھ، بزبان اُردو، عربی ترجمہ از مولانا محمد جلال رضا حیدر آبادی ازہری، جو قاہرہ و کراچی سے ضمن مجموعہ "القادیانیۃ" شائع ہوا۔

(۷) السھام الخارق فی الرد علی غلام مرزا الفاسق: شیخ عبد اللہ بن عبد الغفار، مطبع اصلاح جدہ ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء، نیز دار الکتب مصریہ قاہرہ کے ذخیرہ تیمور میں قلمی نسخہ محفوظ ہے۔

(۸) القول المؤید الصحیح بالکتاب و السنۃ عن سید الانام لرد دعویٰ المفتری بانہ المسیح مرزی غلام: شیخ احمد بن علی باصبرین، مطبع اصلاح جدہ ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء، نیز دار الکتب مصریہ قاہرہ کے ذخیرہ تیمور میں قلمی نسخہ۔

(۹) استنکاف المسلمین عن مخالطۃ المرزائیین: یعنی مرزائیوں سے ترک موالات، مرتب و مؤلف کا نام نیز سال اشاعت درج نہیں، ناشر انجمن حفظ المسلمین امرتسر، صفحات ۳۴۔ غالباً انجمن کے بانی و صدر مولانا نور احمد پسروری نقشبندی (وفات ۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء) نے تالیف و مرتب کی اور ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء میں چھپی۔ انجمن کی طرف سے مرزا غلام کے پچیس دعاوی و اقوال پر مبنی ایک استفتاء تیار کر کے ہندوستان بھر کے اسلامی مکاتب فکر کے اکابر علماء کرام کو بھیجا گیا۔ جس کے جواب میں متعدّد مقامات سے فتاوے موصول ہوئے جنہیں مرتب کر کے اس کتاب کی شکل میں طبع کرایا گیا۔ یہ تمام تر ار دو میں ہے تاہم ایک فتویٰ و جواب عربی زبان میں کتاب کے آخری دو صفحات میں درج ہے جو مولانا عبد الحیٔ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورد اسپور نے ۴ ذیقعد ۱۳۳۸ھ کو قلم بند کیا۔ یہ مختصر مجموعہ فتاویٰ اب "فتاویٰ ختم نبوت" کی دوسری جلد میں شامل ہے۔

(۱۰) البرھان المبین فی تائید فتاویٰ المفتیین: ملک شام میں اہل سنت و جماعت کے چاروں مذاہب کے مفتیان کے جاری کردہ فتاوے، جمع و ترتیب شیخ سیّد محمد ہاشم خطیب قادری شافعی، تقریباً ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء میں جمعیۃ التھذیب والتعلیم دمشق نے شائع کئے۔

(۱۱) خلاصۃ الرد فی انتقاد مسیح الھند: شیخ سید محمد ہاشم خطیب قادری شافعی، ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء، یا اس سے قبل دمشق سے چھپی۔

(۱۲) رسالۃ فی الرد علی غلام احمد قادیانی الھندی: شیخ سید محمد عارف بن احمد منیر حسینی شافعی۔

(۱۳) سھام النضال فی ردّ الضلال: شیخ حسین محمد رئیس بن رمضان خالدی، الحقائق الاحمدیۃ نامی قادیانی کتابچہ کا رد ہے جو ساٹھ سے زائد صفحات پر پھر دیگر موضوعات، مطبع علمیہ حلب ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۷ء، صفحات ۱۲۸۔

(۱۴) النصیحۃ الاسلامیۃ: علماء حمص شام کی تصنیف، ۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء یا اس سے قبل چھپی، صفحات ۳۵۔

(۱۵) السیف الربانی فی عنق جلال شمس القادیانی: شیخ محمد جمیل بن عمر شطی حنبلی، مطبوعہ دمشق ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء، صفحات ۳۱۔

(۱۶) فصل الخصام فی الرد علی کشف اللثام: شیخ محمد ابو ذر نظامی ایوبی، حمص شام سے ۱۹۳۱ء میں چھپی، جلال شمس کی تصنیف کا رَد۔

(۱۷) اکفار الملحدین فی ضروریات الدین: علامہ محمد انور شاہ کشمیری، پہلی اشاعت مجلس علمی دہلی ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء، صفحات ۱۲۸، دوسری اشاعت مجلس علمی کراچی ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء، صفحات ۱۸۲۔ تیسری اشاعت ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۴ء، صفحات ۱۹۶۔ اور دار البشائر بیروت نے ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء میں رحمت اللہ ندوی کی تحقیق کے ساتھ ضمن مجموعہ شائع کی۔

(۱۸) فصل قضیۃ القادیانی: علامہ ثناء اللہ امرتسری (وفات ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۴۸ء) ہندوستان کے مشہور غیر مقلد عالم، ہفت روزہ "اہل حدیث" امرتسر کے بانی، سرگودھا میں وفات پائی۔ جنوری ۱۹۳۱ء میں "فیصلہ مرزا" نام سے کتاب تالیف کی جو اسی برس چھپی۔ یہ دو زبانوں اُردو، عربی میں تھی۔ دائیں صفحہ پر عربی اور بائیں پر اُردو میں۔ عربی حصہ کا نام "فصل قضیۃ القادیانی" رکھا اب "احتساب

قادیانیت ''کی نویں جلد میں محض اُردو حصہ مطبوع ہے۔

(۱۹) طائفۃ القادیانیۃ: شیخ سید محمد خضر بن حسین ازہری، پہلی بار جامعہ ازہر کے رسالہ ''نورالاسلام'' شمارہ رجب ۱۳۵۱ھ میں چھپی۔ پھر اسی برس کتابی صورت میں شیخ سید محب الدین الخطیب کی تقدیم کے ساتھ مکتبہ سلفیہ قاہرہ نے چالیس صفحات پر، اور ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء میں ''رسائل الاصلاح'' نامی مجموعہ کی تیسری جلد میں، جب کہ ۱۹۷۲ء میں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے ''القادیانیۃ'' نامی مجموعہ کے ضمن میں، بعد ازاں جامعہ ازہر قاہرہ نے، اور ۲۰۰۵ء میں ''دحض مفتریات القادیانیۃ'' کے آغاز میں منصورہ مصر سے، پھر ۲۰۰۷ء میں ''ما ذا تعرف عن القادیانیۃ'' میں، نیز ۲۰۱۰ء میں ''موسوعۃ الاعمال الکاملۃ'' کی نویں جلد میں، اور ۲۰۱۱ء میں ''الدعوۃ الی الاصلاح'' کے ضمن میں شائع ہوئی۔ اور ''اضواء علی الحرکات الھدامۃ، ثلاث رسائل عن القادیانیۃ'' کے آخر میں مطبوع ہے، جو دار البیان کویت نے شائع کی، سال اشاعت درج نہیں۔ نیز کمپیوٹر انٹرنیٹ پر موجود ہے۔ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے ایک اُردو کتاب ''تخریب پسند تحریکیں'' نام سے شائع کی جس میں ''طائفۃ القادیانیۃ'' کا اُردو ترجمہ بھی شامل ہے نیز یہ ''احتساب قادیانیت'' کی جلد سینتالیس میں منقول ہے۔

(۲۰) مصابیح الھدیٰ او المصابیح فی بعض من ابدع فی الدین فی القرن الثالث عشر: شیخ محمد جواد بن حسن بلاغی، نجف اشرف عراق کے شیعہ عالم۔ کچھ حصہ مطبوع ہے۔

(۲۱) الشھاب: شیخ محمد جواد بلاغی۔ قادیانی کی ''حیات المسیح'' کا جواب۔

(۲۲) البیانات الکافیۃ فی خطأ وضلال الطائفۃ الاحمدیۃ القادیانیۃ: شیخ سید محمد بن یوسف حیدری کافی (وفات ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء) تیونس کے شہر کاف میں پیدا ہوئے، جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم اور دمشق میں وفات پائی۔ فقیہ مالکی، سیاح، معمر، صوفیہ کے سلسلہ شاذلیہ خلوتیہ سعداویہ وغیرہ سے وابستہ، دمشق کی تاریخی و مرکزی مسجد اموی میں مدرس، تیس سے زائد تصنیفات ہیں اور یہ شیخ سید محمد رشید شہید بن محمد ہاشم بن رشید الخطیب حسنی قادری (وفات ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء) خطیب مسجد اُموی کی تحریک و خواہش پر جلال شمس مرزائی کے ایک رسالہ کی تردید میں لکھی [۵۲۲]۔ مطبع توفیق دمشق ۱۳۵۱ھ، صفحات ۲۸۸، مفت تقسیم کی گئی۔

(۲۳) الکاویۃ علی الغاویۃ: مولانا محمد عالم آسی امرتسری (وفات ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء) امرتسر کالج میں عربی کے پروفیسر، دارالعلوم نعمانیہ لاہور کے صدر مدرس، شاہ ابو الخیر مجددی دہلوی (وفات ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۳ء) کے خلیفہ، اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہوری (وفات ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء) کے اُستاذ۔ یہ کتاب دو زبانوں اُردو عربی میں لکھی۔ اُردو متن ہفت روزہ ''الفقیہ'' امرتسر میں قسط وار پھر کتابی صورت میں تین بار شائع ہوا، جب کہ مصنف نے خود ہی مختصر عربی ترجمہ کیا جو ماہنامہ ''الفیض'' امرتسر ربیع الاول ۱۳۴۳ھ/اکتوبر ۱۹۲۴ء وغیرہ کے شماروں میں قسط وار شائع ہوا۔ اور عربی نسخہ بخط مصنف ان کے عزیز میاں ضمیر احمد وسیر کے ہاں بمقام راگھو سیداں تحصیل وضلع حافظ آباد پنجاب میں محفوظ ہے۔ نیز پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور کے ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری میں قلمی نسخہ کی فوٹو کاپی محفوظ ہے۔ اور اورینٹل کالج لاہور کے تحت ایک طالب علم راشد خان چلڈرن اسکول نمبر ۳ عمر پارک شاد باغ لاہور نے اس کے عربی متن پر تحقیق انجام دے کر پی ایچ ڈی کی سند کے لیے کام شروع کیا تھا۔

(۲۴) الحجاج علی الاسلام فی الذب عن حریم الاسلام: مولانا محمد عالم امرتسری، یہ قادیانی مبلغ غلام رسول راجی کے اعتراضات کے جواب میں نہایت مشکل اور دقیق عربی میں کتابچہ ہے۔ جسے مولانا نور احمد خان نقشبندی امرتسری نے اپنی جیب خاص سے رقم خرچ کر کے اپنی قائم کردہ انجمن حفظ المسلمین امرتسر کی طرف سے پہلا حصہ ۱۴۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں چار بڑے صفحات پر شائع کیا۔ اب انیس احمد شاد کے ہاں اس پر تخریج و تحقیق کے کام کی اطلاع ہے۔

علاوہ ازیں مولانا آسی کا ردِّ قادیانیت پر عربی منظومہ سترہ عربی اشعار پر مشتمل مع اُردو ترجمہ، اخباری سائز میں ایک صفحہ پر ''ایک ادبی شاہکار'' عنوان سے سید الیکٹرک پریس ملتان میں چھپا۔

(۲۵) النصیحۃ فی دحض القادیانیین و من شاکلھم من الملحدین: شیخ سید ابراہیم بن محمد راوی (وفات ۱۳۶۵ھ/۱۹۶۴ء) بغداد میں صوفیہ کے سلسلہ رفاعیہ کے مرشد کبیر، امام الصوفیہ حضرت معروف کرخی (وفات ۲۰۰ھ/۸۱۵ء) کے پہلو میں قبر واقع ہے۔ فقیہ، مؤرخ، شاعر، فلسفیٔ اسلام، تیرہ سے زائد تصنیفات مختلف موضوعات پر ہیں۔ یہ دوسری بار ۱۹۳۸ء میں بغداد سے شائع ہوئی۔

(۲۶) الرد علی القادیانیۃ: شیخ اسماعیل واعظ (وفات ۱۳۶۶ھ/ ۱۹۶۴ء) بغداد کے اہم عالم، مختلف مقامات پر قاضی، مدرس و خطیب رہے اور ۱۹۰۸ء میں حلہ و دیوانیہ شہروں کے مفتی اور ۱۹۲۰ء میں یتیم خانہ بغداد کے مدیر تعینات کیے گئے۔ مطبوع۔

(۲۷) القواطع البرھانیۃ فی بیان اِفک غلام احمد واتباعہ القادیانیۃ: شیخ محمد علی بن حسین مالکی، مدرس حرم و مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ، مولانا احمد رضا خان بریلوی کے خلیفہ و تصنیفات کے مقرظ، غیر مطبوع۔

(۲۸) سب القادیانیین للاسلام وتسمیتہ الشجرۃ الملعونۃ و جوابھم: ڈاکٹر شیخ محمد تقی الدین بن عبد القادر ہلالی (وفات ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء) مراکش کے اہم وہابی عالم، ندوۃ العلماء لکھنؤ میں استاذ رہے، لاہور کا دَورہ کیا، پینتیس سے زائد تصنیفات مختلف موضوعات پر ہیں۔ مطبع سلفیہ قاہرہ ۱۳۵۲ھ، صفحات ۳۲۔

(۲۹) دفع اوھام توضیح المرام: شیخ سلیمان بن محمد ظاہر عاملی، لبنان کے علاقہ جبل عامل کے شیعہ عالم، جلال شمس قادیانی کی تصنیف توضیح المرام کا رد ہے، سال تکمیل تالیف ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء، پھر نجف اشرف کے شیعہ عالم شیخ محمد حسن طالقانی (پیدائش ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ء) نے اس پر ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء میں تحقیق انجام دی، نیز طویل مقدمہ لکھا اور ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں الغدیر للدراسات والنشر نے پہلی بار شائع کی، الیکٹرونک صفحات ۲۵۰۔

(۳۰) الحق المبین فی الردّ القادیانیۃ الدجالین: شیخ مصطفی بن حمدی جویجاتی عباسی (وفات ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء) دمشق کے اہم عالم و قاری، تقلید ائمہ اربعہ وغیرہ موضوعات پر متعدّد تصنیفات ہیں، نیز شام میں فرانسیسی استعمار کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ مطبع دار الطباعۃ العربیۃ دمشق ۱۳۶۷ھ، صفحات ۲۲۔ بلا قیمت تقسیم کی گئی۔

(۳۱) ضلال القادیانیۃ وصدھا المسلمین عن الحج: شیخ سید محمد حافظ بن عبد اللطیف تجانی ازہری، سال تالیف ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۱ء، انٹرنیٹ کے بارہ صفحات پر ہے۔ کراچی کے عبد الحق سبحانی کی تحریر کا جواب۔

(۳۲) النضال الشفویۃ فی الرد علی القادیانیۃ: شیخ حسین محمد رئیس خالدی، مطبع ترقی دمشق ۱۳۷۲ھ/ ۱۹۵۳ء، صفحات ۴۰۔ نیز ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء میں مکتبہ حقیقت استنبول نے طبع کرا کے تقسیم کی۔

(۳۳) القادیانیۃ مطیۃ الاستعمار البغیض من مصادر الموثوقۃ: شیخ محمد خیر قادری، مطبوعہ ۱۳۷۳ھ، دمشق۔

(۳۴) مرأۃ: مولانا محمد عبد العلیم صدیقی (وفات ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۴ء) میرٹھ میں پیدا ہوئے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ عالمی مبلغ اسلام، تحریک پاکستان کے اہم رہنما۔ جمعیت علماء پاکستان نیز متحدہ مجلس عمل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی (وفات ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء) کے والد، اُردو عربی وغیرہ زبانوں میں چند تصنیفات ہیں۔ جب کہ یہ چار زبانوں عربی، اُردو، انگریزی، ملاوی زبانوں میں تصنیف کی۔

(۳۵) المسأکۃ القادیانیۃ: علامہ سید ابو الاعلیٰ مودودی، اُردو تصنیف کا عربی ترجمہ، مطبوعہ ۱۳۷۳ھ، قاہرہ، بعد ازاں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے "القادیانیۃ" نامی مجموعہ کے ضمن میں پھر "اضواء علی الحرکات الھدّامۃ" نیز "ماذا تعرف عن القادیانیۃ" میں چھپی۔

(۳۶) ماھی القادیانیۃ: علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی، مجموعہ مضامین، علامہ خلیل احمد حامدی نے ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۷ء میں اُردو سے عربی میں منتقل کیے نیز تقدیم لکھی۔ دار القلم کویت مطبوعہ ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء، دوسری بار ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء، صفحات ۲۳۸۔ نیز "دحض مفتریات القادیانیۃ" میں شامل و مطبوع ہے۔

(۳۷) البیانات فی الرد علی القادیانیۃ: علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی، مطبوع، بعد ازاں دار ابن کثیر دمشق نے ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء میں ۴۸۰ صفحات کے مجموعہ میں شائع کی۔

(۳۸) حقیقۃ القادیانیۃ: پروفیسر محمد لقمان صدیقی مرشد آبادی ازہری، مطبوعہ ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء، قاہرہ۔

(۳۹) القادیانیۃ ثورۃ علی النبوۃ المحمدیۃ و الاسلام: علامہ سید ابوالحسن علی میاں ندوی، ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سرپرست، مبلغ و ادیب، اُردو، عربی میں بکثرت تصنیفات ہیں۔ مکتب موتمر اسلامی لکھنؤ نے پہلی بار شائع کی، جس پر سال اشاعت درج نہیں۔ دوسری بار ۱۳۷۵ھ میں قاہرہ سے چھپی۔ نیز "اضواء علی الحرکات الھدّامۃ" کے علاوہ "دحض مفتریات القادیانیۃ" اور "ماذا تعرف عن القادیانیۃ" کے ضمن میں مطبوع ہے۔

(۴۰) القادیانی و القادیانیۃ، دراسۃ و تحلیل: علامہ سید ابوالحسن علی میاں ندوی، مجمع الاسلامی العلمی لکھنؤ نے ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء میں پہلی بار ۱۵۴ صفحات پر شائع کی۔ دوسری بار ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء میں دار السعودیۃ جدہ، تیسری بار ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء، صفحات ۱۷۵، پانچویں بار ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء، صفحات ۱۸۱۔ نیز مدینہ منورہ یونیورسٹی نے

۱۴۰۲ھ میں ۱۷۱ صفحات پر، پھر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے ''القادیانیۃ'' نامی مجموعہ کے ضمن میں، اور ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء میں دار ابن کثیر دمشق و بیروت نے ضمن مجموعہ شائع کی، نیز ''دحض مفتریات القادیانیۃ'' میں شامل ہے۔

(۴۱) فضیحۃ الکذابین فی نقض الدعاوی الکاذبۃ و رد الاباطیل الفاسدۃ للمتنبی القادیانی: شیخ حسن حسین لواسانی، تہران ایران سے دوسری بار ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں ۶۲ صفحات پر چھپی۔

(۴۲) کشف الستار علی القادیانیۃ مطیۃ الاستعمار: مولانا محمد عمر ملتانی، مطبع ترقی دمشق، ۱۳۷۷ھ، صفحات ۷۷۔

(۴۳) الاساس السیاسیۃ للحرکۃ القادیانیۃ: سید عباسی، مقیم دار السلام ڈربن جنوبی افریقہ، انگریزی تصنیف کا عربی ترجمہ، مطبوعہ ۱۳۷۷ھ، دمشق۔

(۴۴) انوار القرآن الماحیۃ لظلمات متنبی قادیان: شیخ سید علوی بن طاہر حداد (وفات ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء) جنوبی یمن کے علاقہ حضرموت کے شہر قیدون میں پیدا ہوئے، انڈونیشیا کے دار الحکومت جکارتا میں مزار واقع ہے۔ فقیہ شافعی، مبلغ، مسند، مؤرخ، کثیر التصانیف، صاحب کتاب عقود الالماس، صوفی، ملائیشیا کے شہر کراجان جوھر کے مفتی، ردّ قادیانیت پر متعدّد مضامین لکھے، جو شائع ہوئے نیز یہ کتاب دو جلدوں میں ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء میں جوھر سے چھپی۔ بقول دیگر یہ ملاوی زبان میں ہے اور چار اجزاء میں شائع ہوئی۔

(۴۵) الدیانۃ القادیانیۃ : پروفیسر مولانا محمد الیاس برنی فاروقی، صلاح الدین (۱۳۰۷ھ-۱۳۷۸ھ/۱۸۹۰ء-۱۹۵۹ء) بلند شہر صوبہ اتر پردیش ہندوستان میں وفات پائی۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں مروّجہ تعلیم مکمل کی۔ صوفیہ کے سلسلہ چشتیہ صابریہ میں خلافت پائی نیز قادری و نقشبندی سلاسل سے وابستہ تھے۔ عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن کے شعبہ معاشیات کے صدر رہے۔ ردِّ قادیانیت پر اُردو میں پانچ سے زائد اور انگریزی میں کتب تالیف کیں۔ جن میں ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' مشہور و مقبول اور آپ کی پہچان ہے۔ علامہ عبدالقدوس ہاشمی ندوی نے مصنف کی زندگی میں اس کا مختصر عربی ترجمہ کیا جو شائع نہیں ہوسکا۔

(۴۶) الخطاب الاوّل الی القادیانیۃ: حکیم عبد الرحیم اشرف، مرکزی مجلس تحفظ رسالت لائل پور نے ۱۳۸۶ھ میں ۳۶ صفحات پر شائع کی۔

(۴۷) القادیانیۃ، دراسات و تحلیل: علامہ احسان الٰہی ظہیر (وفات ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء) پاکستان میں غیر مقلدین وہابیہ کے اہم مذہبی و سیاسی رہنما، عربی میں متعدّد تصنیفات ہیں۔ ردِّ قادیانیت پر عربی میں چند مضامین ماہ نامہ ''حضارۃ الاس-لام'' دمشق ۱۳۸۶ھ کے شماروں میں شائع ہوئے پھر اضافہ کرکے کتابی شکل دی جو مذکورہ نام سے چھپی۔ جس پر مراکش کے شیخ سید محمد منتصر بن محمد زمزمی بن محمد بن جعفر کتانی نیز شیخ عطیہ محمد سالم مصری (وفات ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء نے تقدیم لکھی۔ مکتبہ علمیہ مدینہ منورہ پہلی بار ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۷ء، ادارہ ترجمان سنت لاہور ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء، صفحات ۳۲۰، چوتھی بار ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء، بارہویں اشاعت ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء، سولہویں اشاعت ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۳ء، دار الافتاء ریاض ۱۹۸۴ء، دار ابن کثیر دمشق و بیروت ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء، ضمن مجموعہ، نیز احد پرنٹرز لاہور جس پر سال اشاعت درج نہیں غالباً ۲۰۰۱ء، اور ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی، نیز ''دحض مفتریات القادیانیۃ'' میں شامل ہے۔

(۴۸) المتنبی القادیانی من ھو، نبذۃ من احوالہ و اکاذیبہ: مفتی محمود (وفات ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء) جمعیت علماء اسلام کے اہم رہنما، صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ، جمعیت کے موجودہ سربراہ علامہ فضل الرحمن کے والد، سال تصنیف ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۸ء، مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے شائع کی۔ صدیقی ٹرسٹ کراچی ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء، مکتبہ حقیقت استنبول ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۰ء، نیز ۱۴۲۵ھ/۲۰۱۴ء، ضمن مجموعہ، نیز ''احتساب قادیانیت'' کی جلد ۱۵ میں شامل ہے۔

(۴۹) المدفع الرحمانی فی الردِّ علی القادیانی: شیخ عبد اللہ مدرس، عراق کے عالم، دس سے زائد تصنیفات، اور یہ ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۹ء سے قبل شائع ہوئی۔

(۵۰) النحلۃ الاحمدیۃ و خطرھا علی الاسلام: شیخ محمود بن عبد اللہ ملاح (وفات ۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء) عراق کے شہر موصل کے عالم، محقق، سترہ سے زائد تصنیفات مختلف موضوعات پر ہیں۔ اور یہ ۱۹۵۵ء میں ۹۶ صفحات پر چھپی۔

(۵۱) القادیانیۃ الخطر الذی یھدد الاسلام: ڈاکٹر شیخ احمد محمد

عوف (وفات ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۷ء) مصر کے علاقہ بحیرہ کے مقام محمودیہ میں پیدا ہوئے، قاہرہ میں وفات پائی۔ قاہرہ یونی ورسٹی سے طب میں ڈپلومہ حاصل کیا پھر ائیر فورس کے اسی شعبہ میں پچیس برس خدمات انجام دیں۔ طب، فلسفہ، تاریخ، فلکیات کے موضوعات پر پچیس سے زائد تصنیفات نیز اخبارات میں تحریریں ہیں۔ دار النھضۃ العربیۃ قاہرہ ۱۹۶۹ء، صفحات ۱۰۹۔

(۵۲) القادیانیۃ ماھی؟: علامہ محمد عاشق الٰہی برنی (وفات ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۱ء) بلند شہر ہندوستان کے قریب گاؤں میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ مدرس دار العلوم کراچی، پچاس سے زائد تصنیفات ہیں۔ ناشر دار العلوم کراچی، ۱۳۸۹ھ، صفحات ۲۴۔

(۵۳) القادیانیۃ ، عرض وتحلیل : ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بن عبدالسبحان ندوی (۱۳۵۴ھ-۱۳۹۹ھ/۱۹۳۶ء-۱۹۷۹ء) ہندوستان کے صوبہ تامل ناڈو کے مقام میلی وشارم میں پیدا ہوئے ۔ قاہرہ یونیورسٹی نیز عین شمس یونیورسٹی قاہرہ میں تعلیم مکمل کی پھر ۱۹۷۳ء سے وفات تک الجزائر یونیورسٹی میں استاذ رہے۔ الجزائر میں ہی شادی کی وہیں وفات پائی اور قبر بنی بقول دیگر ۱۹۶۶ء میں الجزائر پہنچے اور سال وفات ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء ہے۔ یہ کتاب وزارت اوقاف مصر کے ذیلی ادارہ المجلس الاعلی للشؤون الاسلامیۃ نے ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء میں شائع کی۔

(۵۴) القادیانیۃ نشاتھا وتطورھا: ڈاکٹر شیخ حسن عیسیٰ عبد الظاہر (وفات ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء) وادئ مصر کے مقام شبین القناطر میں پیدا ہوئے، ریاست قطر کے شہر دوحہ میں وفات پائی، وہیں کے قبرستان ابوہامور میں دفن کیے گئے۔ حافظ، عالم مبلغ، جامعہ ازہر سے پی ایچ ڈی کی۔ دوحہ یونیورسٹی کے شریعت کالج میں ۱۹۷۸ء میں پروفیسر نیز شہر کی مسجد میں خطیب ہوئے۔ ریڈیو پر تفسیر قرآن کریم کا درس طویل عرصہ جاری رہا۔ قبل ازیں جامعہ ازہر کی جانب سے افریقی ملک نائیجیریا میں اُستاذ و مبلغ، تعینات تھے تو وہاں کے شہر کانو میں قادیانی گروہ نظر آیا، تب مرزائی اَفکار کا گہرا مطالعہ کیا پھر اسی موضوع پر مذکورہ عنوان سے تحقیق انجام دے کر ایم فل کیا۔ پہلی اشاعت ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء، مطابع امیریہ قاہرہ، صفحات ۲۰۸۔ دوسری اشاعت ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء، دار القلم کویت۔ نیز مجمع البحوث الاسلامیۃ جامعہ ازہر ۱۹۹۲ء۔ اوّلیں اشاعت پر ڈاکٹر شیخ محمد عبد الرحمن بیصار نے تقدیم لکھی، جو اس وقت مجمع البحوث الاسلامیۃ کے جنرل سیکرٹری تھے، بعدازاں شیخ الازہر ہوئے۔ "ضیائے حرم" کے "تحریک ختم نبوت نمبر" شمارہ دسمبر ۱۹۷۴ء میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کا مضمون "قادیانیت علمائے ازہر کی نظر میں" میں اس کتاب کے اقتباس کا اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔

(۵۵) حقیقۃ البھائیۃ القادیانیۃ: پروفیسر محمد حسن اعظمی (پیدائش ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۸ء) مبارک پور اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے کراچی میں وفات پائی۔ اسمٰعیلی جماعت کے اہم قلم کار، جامعہ ازہر قاہرہ نیز پنجاب یونیورسٹی لاہور میں پروفیسر رہے۔ اُردو نیز عربی میں ایک سو سے زائد تصنیفات ہیں۔ یہ مؤسسۃ الاعلمی بیروت نے پہلی بار ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں شائع کی۔

(۵۶) القادیانی و معتقداتہ: علامہ منظور احمد چنیوٹی (وفات ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اہم رہنما، پنجاب اسمبلی کے رکن، ادارہ مرکزیہ چنیوٹ ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء صفحات ۵۲۔

(۵۷) الاصول الذھبیۃ فی الرد علی القادیانیۃ: علامہ منظور احمد چنیوٹی کی اُردو تصنیف کا عربی ترجمہ ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء میں از ڈاکٹر سعید احمد بن عنایت اللہ، مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ ن ے کیا۔ حسب ذیل نے تقاریظ لکھیں۔ شیخ محمد بن عبد اللہ السبیل امام و خطیب مسجد حرم مکہ مکرمہ، شیخ صالح بن عبد الرحمن الحصین مسجد حرم و مسجد نبوی امور کے نگران اعلیٰ، شیخ عبد الحفیظ بن عبد الحق لائل پوری مہاجر مکی، ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی سابق وزیر اطلاعات سعودی عرب، ڈاکٹر شیخ وہبہ مصطفی زحیلی دمشق، شیخ محمد بن ناصر عبودی معاون جنرل سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، جسٹس محمد رفیق تارڑ سابق صدر پاکستان نزیل مکہ مکرمہ۔

مقدمہ مترجم ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء میں لکھا گیا اور ۵۶۲ صفحات پر مشتمل عربی اشاعت ان دنوں ختم نبوت اکیڈمی لندن کی ویب سائٹ پر ہے۔

(۵۸) عالم الاسلام و القادیانیۃ، عداوۃ القادیانیۃ للممالک الاسلامیۃ قاطبۃ: مفتی محمد شفیع دیوبندی، احتساب قادیانیت کی تیرہویں جلد میں شامل و مطبوع ہے۔

(۵۹) القادیانیۃ، تاریخھا وغایاتھا: پہلی بار ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء میں ۱۶۸ صفحات پر شائع ہوئی۔ جماعت اسلامی پاکستان کے رہنما و بھیرہ ضلع سرگودھا کے باشندہ مولانا گلزار احمد مظاہری (وفات

۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء) اور محمد نواز کے آٹھ مضامین کا ترجمہ، مع مقدمہ از ناصر الدین شاہ۔

(۶۰) موقف الامّۃ الاسلامیۃ من القادیانیۃ: حکومت پاکستان کے پارلیمانی ادارہ قومی اسمبلی میں ۳۷/ اراکین کی پیش کردہ قرارداد جو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر منظور کی گئی، جس کے ذریعہ قادیانی گروہ کو غیر مسلم کہا گیا، اس قرارداد کی رُوداد، اُردو سے عربی ترجمہ ڈاکٹر علامہ عبد الرزاق اسکندر، تقدیم از علامہ محمد یوسف بنوری، مجلس الدعوۃ و التحقیق الاسلامی کراچی نے پہلی بار ۲۰۱ صفحات پر شائع کی، نیز جامعہ ازہر قاہرہ مطبوعہ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء، صفحات ۱۶۶، دار ابن قتیبہ بیروت و دمشق ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء، صفحات ۱۸۵، نیز مکتبہ مصریہ قاہرہ نے ۱۹۹۸ء سے قبل شائع کی۔

(۶۱) حکم الجنازۃ القادیانیین: علامہ محمد یوسف بنوری کی اُردو تحریر کا عربی ترجمہ از ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر، ۱۹۹۰ء کے آغاز یا اس سے قبل چھپی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان و کراچی

(۶۲) القادیانیۃ اقلیۃ غیر مسلمۃ، القرار التاریخی للمجلس النیابی: پاکستانی پارلیمنٹ کی ۱۹۷۴ء میں منظور کردہ قرارداد کی رُوداد، جسے پروفیسر شاہ فرید الحق (وفات ۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۱ء) نے کتابی صورت میں بزبان انگریزی تالیف و مرتب کیا۔ جو جمعیت علماء پاکستان کے اہم رہنما، جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ العالمیۃ کراچی یعنی ورلڈ اسلامک مشن کے نائب صدر نیز سندھ اسمبلی کے رُکن تھے۔ اسے LAST BLOW TO QADIANIAT نام سے ۱۹۷۴ء میں ہی نیز ۱۹۹۴ء میں ورلڈ اسلامک مشن کراچی نے ۳۷ صفحات پر شائع کیا۔

ڈاکٹر مولانا جلال الدین احمد نوری (پیدائش ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء) نے ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء میں عربی ترجمہ کیا جسے ورلڈ اسلامک مشن نے ۵۴ صفحات پر شائع کیا۔ سال اشاعت درج نہیں، اور عربی اشاعت کا انتساب مولانا شاہ احمد نورانی کے نام ہے۔ مترجم ڈاکٹر جلال الدین نوری ان دنوں عربی ماہ نامہ "الدعوۃ" کے ایڈیٹر تھے، بعد ازاں کراچی یونیورسٹی میں شعبہ معارف اسلامیہ کے صدر ہوئے۔

(۶۳) الایضاحات الجلیۃ فی الکشف عن حال القادیانیۃ: شیخ محمد بن عبد اللہ سبیل (وفات ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۲ء) خطہ نجد و قصیم کے شہر بکیریہ میں پیدا ہوئے جدہ میں وفات پائی اور مکہ مکرمہ کے قبرستان العدل میں قبر بنی۔ اہم عالم، جو ۱۳۸۵ھ سے مسجد حرم مکہ مکرمہ کے امام و خطیب اور ۱۴۱۱ھ سے مسجد حرم مکی و مسجد نبوی مدینہ منورہ سے متعلق اُمور کے نگران اعلیٰ تھے۔ دس سے زائد تصنیفات ہیں اور ۱۳۹۶ھ میں پاکستان میں منعقدہ سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس میں قادیانیت پر مقالہ پیش کیا، جو انہی ایام میں پاکستان سے چھپا۔ بعد ازاں اضافہ کر کے کتابی شکل دی، جسے مطابع الوحید مکہ مکرمہ نے ۱۴۲۲ھ میں ۵۲ صفحات پر چھاپا۔

(۶۴) القادیانیۃ حرکۃ ھدامۃ: جامعہ ازہر قاہرہ کے ذیلی ادارہ مجمع البحوث الاسلامیۃ کے زیر اہتمام ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء میں منعقدہ آٹھویں عالمی کانفرنس میں مذکورہ عنوان سے علامہ اسعد بن حسین فیض آبادی مدنی (وفات ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء) صدر جمعیت علماء ہند کا پیش کردہ مقالہ، جو اسی ادارہ نے ضمن بحوث المؤتمر الثامن شائع کیا۔

(۶۵) اثر البیئۃ فی ظھور القادیانیۃ: ڈاکٹر شیخ محمد عبد الغنی شامہ (۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۲ء میں زندہ) عالم، محقق، مفکر، ان دنوں جامعہ ازہر میں جرمن زبان کے اُستاذ اور وزیر اوقاف مصر کے مشیر ہیں۔ چھ سے زائد تصنیفات ہیں اور یہ مکتبہ وہبہ قاہرہ نے ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء میں پہلی بار شائع کی، صفحات ۹۴۔

(۶۶) خونۃ الاسلام: آغا عبد الکریم شورش کاشمیری (وفات ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء) ہفت روزہ "چٹان" لاہور کے مدیر، ادیب و شاعر، خطیب، تحریک آزادی کے رہنما، اٹھارہ سے زائد تصنیفات ہیں، مکتبہ حقیقت استنبول، طبع اوّل ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء، نیز ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۱۴ء، ضمن مجموعہ، صفحات ۲۰۔

(۶۷) الرد علی البھائیۃ و القادیانیۃ: شیخ ابوہریرہ عبد الرحمن بن محمد باقر بن محمد شہید کتانی، مصنف کا تعارف گزر چکا۔

(۶۸) حجۃ العجلان علی جماعۃ قادیان: شیخ محمد وحید بن محمد سعدی جباوی (وفات ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء) دمشق کے عالم، مدرس، صوفی، فرانسیسی زبان سے چند کتب کا عربی ترجمہ کیا۔ مطبوع۔

(۶۹) القادیانیۃ و الاستعمار الانکلیزی: ڈاکٹر عبد اللہ سلوم سامرائی (وفات ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء) عراق کے تاریخی شہر سامراء میں پیدا ہوئے۔ عین شمس یونیورسٹی قاہرہ سے پی ایچ ڈی کی، پھر عراقی جامعات میں پروفیسر اور ۱۹۶۸ء میں وزیر اطلاعات و ثقافت ہوئے۔ تاریخ کے شعبہ میں نمایاں خدمات پر ایوارڈ پیش کیا گیا۔ عرب مؤرخین کی عالمی تنظیم کے اہم رکن۔ یہ کتاب مذکورہ وزارت نے

۱۹۸۱ء میں بغداد سے ۲۶۹ صفحات پر شائع کی۔

(۷۰) القادیانیۃ و دعایتھا الضالۃ و الرد علیھا: قاضی قطر شیخ احمد بن حجر آل بوطامی (وفات ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء) مطابع قطر الوطنیۃ دوحہ سے ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۲ء میں ۱۵۹ صفحات پر چھپی اور یہی سال تصنیف ہے۔ اور ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء میں المکتب الاسلامی بیروت نے ۲۰۸ صفحات پر شائع کی۔

(۷۱) القادیانیۃ: شیخ عبداللہ صالح حموی، مکتبہ سروات ریاض، پہلی اشاعت ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء، صفحات ۶۸۔ جب کہ دیگر نے مصنف کا نام عبد الرحمن حموی اور ناشر مکتبہ رشد ریاض لکھا جو درست معلوم نہیں ہوتا۔

(۷۲) القادیانیۃ خروج علی النبوۃ المحمدیۃ: شیخ احمد انور جندی (وفات ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۲ء) مصر کے علمی شہر اسیوط کے نزدیک گاؤں دیروط میں پیدا ہوئے۔ حافظ، ادیب، مفکر، امریکن یونیورسٹی مصر سے تعلیم مکمل کی اور اسلامیات، سیاست، ادب، فلسفہ، تاریخ، سوانح، ثقافت کے موضوعات پر چھوٹی بڑی تین سو کے قریب تصنیفات ہیں۔ دار الاعتصام قاہرہ ۱۹۸۳ء، صفحات ۱۸۔

(۷۳) القادیانیۃ و موقف الاسلام منھا: ڈاکٹر سامیہ بنت جمال محمد علی سمباوہ، مقالہ برائے ایم فل ۱۴۰۳ھ، اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ، کمپوز شدہ صفحات ۳۷۵۔

(۷۴) اضواء و حقائق علی البابیۃ البھائیۃ القادیانیۃ: ڈاکٹر آمنہ بنت محمد نصیر، دار الشروق بیروت و قاہرہ، پہلی اشاعت ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء، صفحات ۱۰۸۔

(۷۵) البابیۃ والبھائیۃ والقادیانیۃ فی المعاییر الاسلامیۃ: ڈاکٹر شیخ حسن محرم سید الحوینی، استاذ عقیدہ و فلسفہ جامعہ ازھر، اشاعت ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء صفحات ۲۶۳۔

(۷۶) اباطیل القادیانیۃ فی المیزان: ڈاکٹر محمد یوسف ندوی نگرامی، پہلی اشاعت ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء دار الفکر بیروت۔

(۷۷) القول الحق فی البابیۃ والبھائیۃ والقادیانیۃ والمھدیۃ: ڈاکٹر شیخ مصطفی بن محمد حدیدی الطیر، دار مصریہ لبنانیہ قاہرہ، پہلی اشاعت ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء، صفحات ۱۵۸۔ دوسری اشاعت ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۶ء۔

(۷۸) حوار مع القادیانیین وجھا لوجہ: شیخ اسمٰعیل بن سعد بن عتیق (پیدائش ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء) سعودی عرب کی وادی دواسر کے گاؤں خماسین میں پیدا ہوئے۔ کچھ عرصہ علاقہ طائف میں قاضی رہے اور ۱۳۸۶ھ سے ۱۴۱۷ھ تک دار الافتاء ریاض سے وابستہ رہے۔ جس دوران پاک و ہند سمیت ستاون سے زائد ممالک کے تبلیغی دَورے کیے اور ۱۳۹۷ھ میں ربوہ پاکستان کی ایک مسجد میں خطبہ جمعہ دیا۔ پینتالیس سے زائد تصنیفات مختلف موضوعات پر ہیں۔ اور نائیجیریا میں قادیانی رہنما سے مناظرہ ہوا، جس کی رُوداد اس کتاب میں درج کی جو دار الھدایۃ ریاض نے ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء میں ۶۵ صفحات پر شائع کی۔ نیز دوسری تصنیف "حقائق فی مرأۃ الزمان" میں شامل کی جو ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء میں دار الشبل ریاض نے پہلی بار شائع کی، جس کے صفحہ ۲۱۷ تا ۲۵۹ پر درج ہے۔

(۷۹) البھائیۃ و القادیانیۃ: ڈاکٹر شیخ اسعد سحمرانی، بیروت یونیورسٹی میں فلسفہ اور اسلامی علوم کے پروفیسر، دار النفائس بیروت، پہلی اشاعت ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء، دوسری اشاعت ۱۴۱۰ھ / ۱۹۸۹ء، صفحات ۱۶۸۔

(۸۰) القادیانیۃ فئۃ کافرۃ: ۱۲/ اگست ۱۹۸۴ء کو وفاقی شرعی عدالت پاکستان کے جاری کردہ فیصلہ کا مکمل متن، جس کی سماعت کے دوران قادیانی جماعت کو اپنا موقف بیان کرنے کا پورا موقع دیا گیا، پھر مرزا سے منسوب تمام گروہ کو کافر قرار دے کر اسلامی علامات کے استعمال سے روک دیا۔ عربی ترجمہ از علامہ محمد بشیر سیالکوٹی (وفات ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۶ء) مکتبہ دار العلم اسلام آباد، پہلی اشاعت ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۷ء، صفحات ۱۸۸۔ نیز حدیث اکادمی فیصل آباد نے شائع کی۔

مرزائی گروہ نے وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں درخواست دائر کی، جس کا فیصلہ جنوری ۱۹۸۸ء میں سنایا گیا۔ چنانچہ مکتبہ دار العلم نے یہ کتاب ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء میں دوسری بار شائع کی تو سپریم کورٹ کے فیصلہ کا ترجمہ بھی آخر میں شامل کیا۔ صفحات ۲۰۸۔

(۸۱) القادیانیۃ و مصیر ھا فی التاریخ: ڈاکٹر شیخ سید طہ بن دسوقی حبیشی (وفات ۱۴۴۲ھ/۲۰۲۰ء) مصر کے شہر دمیاط کے قریب قصبہ روضہ کے باشندہ، عالم و صوفی، جامعہ ازہر میں شعبہ عقیدہ و فلسفہ کے صدر، دیگر موضوعات پر چند تصنیفات کے نام یہ ہیں:

حیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شبھات و ردودہ، السنۃ فی مواجھۃ اعدائھا، عقیدتنا وصلتھا بالکون و الانسان و الحیاۃ، طیور الروابی، مقالات و فتاویٰ، الصفا و المروۃ التوسعۃ و الحکم، المرأۃ بین الحق و الامتیاز، شرح کتاب قواعد التصوف، نیز امام تقی الدین سبکی کی الاعتبار بین الجنۃ والنار پر تحقیق انجام دے کر شائع کرائی۔ مفتی اختر رضا خان ازہری کی دعوت پر بریلی ہندوستان کا دَورہ کیا جہاں جامعہ رضویہ میں خطاب کے دوران قادیانی افکار کا بھی ردّ وتعاقب کیا۔ یہ تقریر ان دنوں یوٹیوب پر سنی جاسکتی ہے۔ اور قادیانیت بارے یہ کتاب ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء میں دار الطباعۃ المحمدیۃ قاہرہ نے شائع کی، تیسری اشاعت ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء، صفحات ۱۵۸۔ اپنی ویب سائٹ فعال ہے۔

(۸۲) حقیقۃ الجماعۃ الاحمدیۃ فی نیجیریا: شیخ رفیع اَوونلا بصیری، نائیجیریا کے باشندہ، مقالہ ایم فل مدینہ منورہ یونیورسٹی، ۱۴۰۹ھ۔

(۸۳) القادیانیۃ فی المیزان: ڈاکٹر محمد عبد الصبور ھلال صالح (وفات ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۱۹ء) اسیوط مصر میں کالج کے پرنسپل رہے۔ پہلی بار ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء میں دارالطباعۃ المحمدیۃ، قاہرہ نے ۲۳۷ صفحات پر شائع کی۔

(۸۴) الفرق بین القادیانیین و بین سائرالکفار: علامہ محمد یوسف لدھیانوی (وفات ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء) کی تصنیف کا اُردو سے ترجمہ از ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، تکمیل ترجمہ ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، صفحات ۳۴۔

(۸۵) التنبؤ عند البھائیۃ القادیانیۃ فی ضوء الاسلام: شیخ محمد سانو غوبن عثمان، مقالہ برائے ایم فل، اصول دین کالج جامعہ ازہر قاہرہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

(۸۶) القادیانیۃ: ڈاکٹر شیخ مصطفی غلوش (وفات ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۱۴ء) کی تصنیف، جو جامعہ ازھر قاہرہ میں عقیدہ وفلسفہ کے اُستاذ تھے۔ مصر کے گاؤں کفر الشیخ میں قبر واقع ھے۔ دارالاعتصام قاہرہ نے پہلی بار ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء میں شائع کی۔

(۸۷) القادیانیۃ و خطرھا علی الاسلام: علامہ مصباح الدین زاہدی، دار البشیر عمان اُردن، پہلی اشاعت مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، اشاعت ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء، صفحات ۱۲۴۔

(۸۸) المدخل الی الدراسات الاسلامیۃ و المنھج الاصولی الاسلامی للرد علی البابیۃ و البھائیۃ و القادیانیۃ: ڈاکٹر شیخ محمد عزیز نظمی، مؤسسۃ شباب الجامعۃ اسکندریہ، اشاعت ۱۹۹۲ء، صفحات ۱۹۸۔

(۸۹) تحذیر اھل الملل والادیان من فتنۃ قادیان: محمد بن عبدالمجید بروقینی (۱۳۲۹ھ-۱۴۱۳ھ/ ۱۹۱۱ء-۱۹۹۳ء) فلسطین کے شہر نابلس کے قریب گاؤں بروقین کے باشندہ، جامعہ ازہر میں تعلیم پائی۔ عالم ونقشبندی مرشد نیز قاضی رہے۔ کتاب نامکمل رہی۔

(۹۰) مدعو النبوۃ و الرد علیھم: ڈاکٹر شیخ یحیٰ محمد علی ربیع، جامعہ ازہر سے ۱۹۹۰ء میں "الفخر الرازی و جھودہ فی الرد علی اھل الکتاب" مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔ پھر جامعہ ازہر، اُصول دین کالج طنطا، اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ، دوحہ یونی ورسٹی قطر میں پروفیسر ہوئے۔ اور قادیانیت پر یہ تحقیقی مضمون ۱۹۹۴ء میں شریعت کالج قطر کے رسالہ میں پھر ایک کتاب کے ضمن میں چھپا۔ اور اب انٹرنیٹ کے ۳۵ صفحات پر ہے۔ ایک اور مضمون "الجانب العقدی عند البابیۃ والبھائیۃ و القادیانیۃ" اصول دین کالج طنطا کے رسالہ میں ۲۰۰۰ء کو چھپا۔

(۹۱) حقیقۃ البابیۃ والبھائیۃ والقادیانیۃ: ڈاکٹر شیخ سامی عطا حسن، دار رشاد ریاض، دوسری اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، صفحات ۱۰۰۔

(۹۲) طائفۃ القادیانیۃ وتاویلاتھا الباطنیۃ لآیات القرآن الکریم: ڈاکٹر شیخ سامی عطا حسن، اپنی انگریزی تصنیف کا مختصر عربی ترجمہ، جو النجاح نیشنل یونیورسٹی نابلس کے رسالہ شمارہ دسمبر ۲۰۰۶ء میں چھپا اور اب انٹرنیٹ کے ۲۸ صفحات پر مطبوع ہے۔

(۹۳) تنویر البشیر فی الرد علی افتراءات الفرقۃ القادیانیۃ الاحمدیۃ، علی المسیح علیہ السلام والمھدی المنتظر: پروفیسر ڈاکٹر حسین الدراویش، جامعہ ابو دیس القدس الشریف فلسطین، مصنف نے ۱۹۹۸ء میں القدس الشریف سے شائع کی۔

(۹۴) مناظرۃ کتابیۃ مسجلۃ مع طائفۃ من اتباع القادیانیۃ: شیخ ناصر بن نوح البانی (وفات ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء) البانیہ کے دارالحکومت اشقودرہ کے قریب گاؤں کے صوفی گھرانہ میں پیدا ہوئے، بچپن میں والد کے ہمراہ دمشق ہجرت کی، بعد ازاں عمان، اردن سکونت اختیار کی، وہیں وفات پائی اور قبر بنی۔ ماہر مخطوطات، محقق، غیر مقلد، علم حدیث پر کام میں شہرت پائی۔ مدینہ منورہ یونیورسٹی کے پروفیسر، شاہ فیصل عالمی ایوارڈ یافتہ، بکثرت تصنیفات وتحقیقات ہیں، چند کے اُردو تراجم ہوئے۔ اور یہ دمشق میں مقیم پاکستانی نور احمد قادیانی وغیرہ سے مناظرہ کی رُوداد ہے۔ مفقود، علاوہ ازیں ابو عبد الخالق اشرف

سلفی نے آپ کی ریکارڈ شدہ تقاریر سے رَدِّ قادیانیت سے متعلق اَقوال جمع و مرتب کر کے قلم بند کئے اور ''الدرر السنیۃ الالبانیۃ فی الرد علی الفرقۃ القادیانیۃ'' نام دیا اور انٹرنیٹ میں شائع کی۔

(۹۵) الجماعۃ الاحمدیۃ فی میزان الاسلام: ڈاکٹر شیخ موسیٰ اسماعیل البسیط، سال تالیف ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء، بمقام القدس الشریف، اسی برس مرکز الدراسات المعاصرۃ ام الفحم نے ۱۰۵ صفحات پر شائع کی، ان دنوں انٹرنیٹ میں ہے۔

(۹۶) الاحمدیۃ، عقائد و احداث: شیخ حسن بن محمود عودہ، مؤسسۃ التقویٰ العالمیۃ برطانیہ، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء، صفحات ۱۴۷۔

(۹۷) القادیانیۃ: ڈاکٹر عامر النجار، سوھاج یونی ورسٹی مصر میں اسلامی فلسفہ کے استاذ، تصوف و صوفیہ پر ایم فل اور پی ایچ ڈی کی۔ مجد المؤسّسۃ الجامعیۃ للدراسات بیروت، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۵ء، صفحات ۸۶۔ انٹرنیٹ میں دستیاب ہے۔

(۹۸) مرأۃ القادیانیۃ: علامہ اللہ و سایا (پیدائش ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۹ء تقریبًا) کی اُردو تصنیف کا ترجمہ از محمد ابراہیم الغنی، سال ترجمہ ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۶ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، صفحات ۲۲۴۔

(۹۹) براءۃ الملۃ الاسلامیۃ من افتراءات و اضالیل الفرقۃ الاحمدیۃ القادیانیۃ: شیخ محمد شویکی، سال تکمیل تالیف ۱۴۲۷ھ، بمقام القدس الشریف، انصار العمل الاسلامی الموحد بیت المقدس، دوسری اشاعت ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء، صفحات ۳۱۴۔

(۱۰۰) تاریخ الطائفۃ الاحمدیۃ من مصادرھا: شیخ عبد الجبار رجا محمود عودہ، انٹرنیٹ کے ۳۴ صفحات پر ہے۔

(۱۰۱) الاحمدیۃ القادیانیۃ دعاۃ علی ابواب جھنم: انجینئر شیخ محمود سعد مہران، مرزائی ٹیلی ویژن چینل نیز ویب سائٹ کی عربی نشریات کے رد و تعاقب میں لکھی گئی، انٹرنیٹ میں ۸۵ صفحات پر ہے۔

(۱۰۲) الرد النبیہ علی منکر النسخ القادیانی السفیہ: شیخ سلیم اسحق حیشم (پیدائش ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۲ء)، فلسطینی باشندہ مقیم رومانیہ، الیکٹرونک صفحات ۲۱۔

(۱۰۳) فتاویٰ کبار علماء الازھر الشریف فی البھائیۃ والقادیانیۃ: جمع و مرتب کرنے والے کا نام درج نہیں، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء، تیسری اشاعت ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء، دار الیسر قاہرہ، صفحات ۹۶۔ تقدیم از ڈاکٹر شیخ خشوعی محمد خشوعی استاذ علوم حدیث جامعہ ازہر۔ دوسری تقدیم از ڈاکٹر شیخ محمد یُسری ابراہیم نائب رئیس امریکن یونی ورسٹی قاہرہ۔ اس میں جامعہ ازہر کے حسب ذیل پانچ علماء کے قادیانیت بارے فتاوے و تحریریں شامل جو دیگر کتب سے ماخوذ ہیں۔ شیخ الازہر جاد الحق علی کی بیان الازھر الشریف حول القادیانیۃ، شیخ الازہر سید محمد خضر حسین کی طائفۃ القادیانیۃ کا اقتباس، مفتی اعظم مصر شیخ حسنین مخلوف کا فتویٰ، شیخ محمد ابو زہرہ کے مضمون سے اقتباس، ڈاکٹر شیخ سعد محمد مرصفی کی تحریر کا اقتباس جو دحض مفتریات القادیانیۃ سے اخذ کیا گیا۔

(۱۰۴) البراھین القطعیۃ فی الردّ علی القادیانیۃ: مولانا ابوبکر احمد باقوی (پیدائش ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء) ہندوستان کے صوبہ مالا بار کے گاؤں کاندا بورام میں پیدا ہوئے۔ شافعی عالم، قادری صوفی، مسند، عالمی مبلغ اسلام، نیز ۱۸ / اپریل ۱۹۷۸ء کو کالی کٹ شہر کے قریب مرکز سُنّی ثقافت کی بنیاد رکھی، جس میں آٹھ ہزار کے قریب طلباء زیر تعلیم ہیں۔ جمعیت علماء اہل سنت و جماعت کے جنرل سیکرٹری، متعدّد علمی اداروں کے رکن و سربراہ نیز دنیا بھر میں تبلیغی سرگرمیاں ہیں۔ عربی اُردو نیز ملیالم زبانوں میں متعدّد تصنیفات نیز عربی رسالہ ''الثقافۃ'' اخبار ''السراج'' اور ہفت روزہ ''سُنّی وائس'' کے سرپرست۔ قادیانیت بارے یہ مختصر مگر اہم تصنیف پہلی بار ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء میں مجمع البحوث الاسلامیۃ کیرالا ہندوستان سے شائع ہوئی نیز انٹرنیٹ کے سترہ صفحات پر ہے۔

(۱۰۵) دیدات غیر قادیانی: ڈاکٹر محمد یاسر شرف (پیدائش ۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۴ء) شام کے شہر حمص میں پیدا ہوئے۔ دمشق یونی ورسٹی سے ایم اے اور قاہرہ یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔ صحافی، نقاد، شاعر، اور فلسفہ، تاریخ، تصوف، شعر و ادب کے موضوعات پر بیس سے زائد کتب مطبوع ہیں۔ جب کہ یہ دار المتنبی للطباعۃ والنشر نے شائع کی۔ صفحات ۲۷۱۔ علاوہ ازیں شیخ احمد دیدات نے ۲۳ / جولائی ۱۹۸۷ء کو تکفیر قادیانی پر مبنی ایک صفحہ کا بیان جاری کیا جس کا عکس نیز عربی ترجمہ انٹرنیٹ میں ہیں۔

(۱۰۶) القادیانیۃ: شیخ عبد القادر شیبۃ الحمد (پیدائش ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۵ء میں جامعہ ازہر سے تعلیم مکمل کی پھر ۱۳۷۶ھ میں سعودی عرب کی راہ لی جہاں کے شہر بریدہ میں استاذ ہوئے اور ۱۳۸۲ھ میں مدینہ منورہ یونیورسٹی میں

پروفیسر بعد ازاں مسجد نبوی میں مدرس ہوئے۔ دس سے زائد تصنیفات ہیں۔ قادیانیت پر یہ کتاب اپنی دوسری تصنیف الادیان و الفرق و المذاہب المعاصرۃ کے صفحہ ۹۵ تا ۱۲۵ پر شامل کی جو مکتبہ دارالزمان مدینہ منورہ نے ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء میں چوتھی بار ۲۶۲ صفحات پر شائع کی۔

(۱۰۷) القادیانیۃ، حرکۃ دینیۃ داخل المجتمع الاسلامی: شیخ محمد مدنی، محاکاۃ ل-ل-دراسات وال-ن-ش-ر دمشق، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء صفحات ۳۱۶۔

(۱۰۸) القادیانیۃ وثائق و مشاھدات: ڈاکٹر خالد زہری، دارالفتح عمان اردن، پہلی اشاعت ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء، صفحات ۱۴۸۔

(۱۰۹) الفرقۃ الاحمدیۃ فی فلسطین فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، دراسۃ تحلیلیۃ نقدیۃ: دارالافتاء القدس الشریف فلسطین کے مدیر شیخ اسحاق عبدالجواد طہ کا مقالہ برائے ایم فل ۲۰۱۵ء جامعہ القدس الشریف، غیر مطبوع۔

(۱۱۰) عقیدۃ القادیانیۃ فی المسیح علیہ السلام، عرض ونقض: محمد اشرف احمد اللوح، مقالہ برائے ایم فل، اسلامی یونیورسٹی غزہ فلسطین، ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۵ء، کمپوز شدہ صفحات ۴۹۰۔

(۱۱۱) دجال قادیان: اُردن کے سابق قادیانی امجد عبدالرحمن سقلاوی، پہلی اشاعت ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء دارالنور المبین عمان اردن، صفحات ۳۰۳۔ جس پر اُردن کے مشہور عالم ڈاکٹر سعید بن عبداللطیف فودہ نے مقدمہ لکھا۔ نیز شیخ عبدالحفیظ بن عبدالحق مکی کا مقدمہ اور ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ مکی، نیز علامہ الیاس ستار کراچی کی تقاریظ درج ہیں۔ یہ کتاب ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء میں اُردن کے شہر زرقاء میں مکمل کی گئی اور مصنف نے لکھا کہ اس موضوع پر میری مزید کتب ان شاء اللہ جلد شائع ہوں گی۔ وہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے ۲۰۱۴ء میں ربوہ آئے نیز لاہور کا دَورہ کیا۔ ''رابطۃ الدفاع عن مقام النبوۃ الشریف'' کے بانی ہیں۔

(۱۱۲) الجامع المختصر لبیان حال الاحمدیۃ القادیانیۃ: شیخ ابی عبدالرحمن قالیہ الجزائری، پہلی بار غالباً ۲۰۱۳ء دوسری بار ۲۰۱۶ء میں چھپی، صفحات ۸۹۔ انٹرنیٹ میں دست یاب ہے۔

(۱۱۳) البابیۃ والبھائیۃ القادیانیۃ فی المیزان: ڈاکٹر محمد بن حسن مھدی بخیت کی تصنیف جو جامعہ ازہر قاہرہ نیز اسلامی یونیورسٹی اردن میں عقیدہ وفلسفہ کے استاذ اور تیس سے زائد تصانیف میں التصوف الاسلامی بین الاعتدال والتطرف وغیرہ کتب ہیں۔ رد قادیانیت پر یہ کتاب پہلی بار ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۳ء میں عالم الکتب الحدیث للنشر اربد اردن نے ۱۴۰ صفحات پر شائع کی۔

(۱۱۴) اباطیل البھائیۃ والقادیانیۃ: سید عونی نعیم الشریف، پہلی بار ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء میں مؤسسۃ الوراق للنشر عمان اُردن، صفحات ۳۵۵۔

(۱۱۵) رسالۃ الرد علی الداعی القادیانیۃ: شیخ عبداللہ بن محمد شبیبی قریشی ھرری (۱۳۲۸ھ-۱۴۲۹ھ/۱۹۱۰ء- ۲۰۰۸ء) کی تصنیف، جو ڈاکٹر سمیر بن سامی القاضی کی تحقیق کے ساتھ مصنف کی وفات کے بعد شائع ہوئی۔ دوسری بار ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء میں شرکۃ دارالمشاریع للطباعۃ والنشر بیروت نے ۷۲ صفحات پر شائع کی۔ اور یہ آپ کے نام یمن کی بندرگاہ عدن میں واقع قادیانی مبشر عبداللہ بن محمد الشبوطی کے کھلے خط کا جواب ہے جو ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو سامنے آیا۔ مصنف افریقی ملک ایتھوپیا (حبشہ) کے مشہور علمی و روحانی شہر ھرر میں پیدا ہوئے، لبنان کے دارالحکومت بیروت میں وفات اور قبر بنی۔ آپ کے جنازہ کا اجتماع شہر کے یادگار اجتماع میں سے تھا۔ شافعی عالم، مسند، معمر، صوفیہ کے سلسلہ رفاعیہ کے مرشد تھے۔ صومالیہ، جبوتی، حجاز مقدس اور دمشق میں قیام وعلماء ومشائخ سے اخذ کے بعد بیروت میں سکونت اختیار کی۔ آج کی عرب دنیا میں خوارج کے رد و تعاقب میں نمایاں رہے۔ ایک تصنیف پر ہندوستان کے اکابر علماء اہل سنت نے تقاریظ لکھیں۔ نیز آپ کے تالیف کردہ مولود نامہ کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ ابتدائی چودہ صفحات پر مصنف کے حالات درج ہیں۔

(۱۱۶) تھافت القادیانیۃ الاحمدیۃ: حمزہ بن بوسھال، پہلی اشاعت ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء دارالخلدونیۃ القیۃ القدیمۃ الجزائر۔

(۱۱۷) البراھین الاسلامیۃ فی نقض عقائد الفرقۃ الاحمدیۃ القادیانیۃ: الوعبیدہ ھانی امین العجاوی، جنین شہر فلسطین، ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء برقی صفحات ۲۴۱۔

(۱۱۸) القادیانیۃ الاحمدیۃ، نموذج من الفتن الفکریۃ: ڈاکٹر حسن محمد ھیشان الجازی کی تحریر جو جنوری ۲۰۱۶ء کو انٹرنیٹ پر شائع ہوئی۔ مصنف اُردن کے دارالحکومت عمان کے باشندہ ہیں۔ اور آل البیت یونیورسٹی اُردن میں ''المقادیر الشرعیۃ واثرھا فی احکام العبادات'' عنوان پر ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء میں ایم فل کیا۔ پھر دارالحدیث الحسنیۃ

رباط مراکش سے ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء میں "قاعدۃ حکم الحاکم یرفع الخلاف وتطبیقاتھا فی الفقہ الاسلامی" مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔

(۱۱۹) المعجزات عند القادیانیۃ، دراسۃ ونقد: سماح وائل مصطفی شعشاعہ، مقالہ ایم فل، ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء جامعہ اسلامیہ غزہ فلسطین، کمپوز شدہ صفحات ۲۸۷۔

(۱۲۰) القادیانیۃ، امتدادھا واثرھا علی الفکر العربی المعاصر: الجزائر کے شہر خمیس ملیانہ میں واقع الجیلالی بونعامۃ یونیورسٹی کے تحت دو طالبات فایزہ شیطوی اور نبیلہ بغلول کا لکھا گیا تحقیقی مقالہ برائے ایم اے، ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء کمپوز شدہ صفحات ۸۰۔

(۱۲۱) ھذہ ھی الاحمدیۃ القادیانیۃ فاحذروھا: شیخ سیف النصر علی عیسیٰ الطرقاوی (پیدائش ۸۵۔۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء) مصر کے شہر سما لوط کے نزدیک گاؤں طرفا الکوم میں پیدا ہوئے۔ ابو حسام، عالم و مبلغ، جماعت انصار السنۃ المحمدیۃ مصر کے رکن، ایک سو پچاس کے قریب تصانیف جن میں سے چند شائع ہوئیں۔ یہ دار اللؤلؤۃ للنشر نے ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء میں ۲۸۰ صفحات پر شائع کی۔ نمونہ کے چند صفحات انٹرنیٹ میں دستیاب ہیں۔

(۱۲۲) نقض الدیانۃ الاحمدیۃ القادیانیۃ: پروفیسر ڈاکٹر خالد کبیر علال الجزائری، تکمیل تالیف ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء دار المحتسب، صفحات ۱۹۶، انٹرنیٹ میں دست یاب ہے۔

(۱۲۳) مناظرۃ: شیخ امجد عبد الرحمن سقلاوی، اسماعیل حمد شامی سے مناظرہ کی رُوداد، جس کا آغاز ۲۲ اپریل ۲۰۱۸ء کو ہوا، برقی صفحات ۵۱۔

(۱۲۴) اثبات النقل والسرقۃ فی کتب المیرزا الھندی من کتاب مقامات الحریری: شیخ ابراہیم بدوی، کمپوز شدہ ۱۷۴ برقی صفحات۔

(۱۲۵) کشف الاستار علی کتاب الدین الاسلامی لمؤلفۃ محمد علی اللاھوری: شیخ انور الازھری۔

(۱۲۶) القادیانیۃ: پانچ علماء کی تحریروں کو جمع کر کے مندرجہ نام سے دار الاستقامۃ قاہرہ نے حال ہی میں ۱۱۲ صفحات پر شائع کیا، نام یہ ہیں: القادیانیۃ، از شیخ الازھر محمد خضر حسین، طغمۃ القادیانیۃ الکاذبۃ، از شیخ محمد حامد الفقی، حول القادیانیۃ، از شیخ عبد الرحمن الوکیل، ردود، از شیخ محمد خلیل ھراس، سب القادیانیین للاسلام وتسمیۃ الشجرۃ الملعونۃ وجوابھم، از شیخ محمد تقی الدین الھلالی۔

(۱۲۷) التوضیح لافک الاحمدیۃ القادیانیۃ فی زعمھم وفاۃ المسیح: شیخ صالح بن عبد العزیز سندی لیکچرار مدینہ منورہ یونیورسٹی کی تصنیف، جو سترہ برقی صفحات پر مطبوع ہے۔

(۱۲۸) حقیقۃ لغۃ المیرزا العربیۃ: ڈاکٹر ھانی طاہر، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، مشکاۃ اسلامی یونیورسٹی شمالی امریکہ، ۱۴۴۱ھ/۲۰۱۹، کمپوز شدہ صفحات ۳۷۳، مصنف کے فیس بک صفحہ پر درج ہے۔ اور رد قادیانیت میں اسی مصنف کی برقی صفحات پر موجود آٹھ سے زائد کتب کے نام "ھانی طاہر کا سفر" عنوان کے تحت گزر چکے۔

(۱۲۹) ختم النبوۃ عند المسلمین والقادیانیۃ: ڈاکٹر سعد العضیلہ، مقالہ برائے ایم فل، ابن سعود یونیورسٹی ریاض، کمپوز شدہ صفحات ۳۵۸۔

(۱۳۰) القادیانیۃ خطر رھیب علی الاسلام: ضیاء الحق دَور میں حکومت پاکستان نے وائٹ پیپر white paper بنام "قادیانیت اسلام کے لیے سنگین خطرہ، خلاف اسلام سرگرمیاں روکنے کے لیے حکومت کے اقدامات"، کے تمام علاقائی زبانوں میں ترجمہ کی وسیع اشاعت کی پھر دنیا کی مشہور زبانوں میں تراجم طبع کرا کے پاکستانی سفارت خانوں کے ذریعے دنیا میں تقسیم کیے۔ یہ عربی میں مذکورہ نام سے غالباً ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا۔

(۱۳۱) شہباز محمدی بجواب اعجاز احمدی: یہ کتاب بنیادی طور پر اُردو زبان میں ہے۔ اور پہلی بار ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۴ء میں "احتساب قادیانیت" جلد اُنسٹھ کے آخر میں شائع ہوئی۔ مصنف علامہ میر محمد ربانی بن غلام رسول (۱۳۲۱ھ-۱۴۱۳ھ/۱۹۰۳ء-۱۹۹۲ء) ضلع رحیم یار خان کی بستی ارائیں موضع ہیراں ہیڈ حاجی پور نزد ظاہر پیر میں پیدا ہوئے۔ جامعہ عباسیہ بہاولپور سے تعلیم مکمل کی نیز حکیم تھے۔ مختلف سکولوں میں اُستاذ رہے۔ "شہباز محمدی" میں مرزا غلام قادیانی کی اعجاز احمدی کے رد و تعاقب میں مصنف کے موزوں کردہ تین عربی منظومات مع ترجمہ شامل ہیں، جن کے عنوانات یہ ہیں:

"قلت جواباً لشعریۃ المذکورین" صفحہ ۳۲۴ تا ۳۲۶ تعداد اشعار ۲۵۔

"قصیدۃ اللام علی عقیدۃ الغلام" صفحہ ۵۲۰ تا ۵۷۶ تعداد اشعار ۶۶۱۔

"قلت جواباً لاشعارہ" صفحہ ۵۸۱ تعداد اشعار ۱۱۔ کل تعداد ۶۹۷۔ ☆☆☆☆☆☆

کتابیات رد قادیانیت: ایک اشاریہ

محمد ابو تمیم حسینی ابو العلائی

اللہ تبارک و تعالیٰ کا عیوب و نقائص سے پاک ہونا، اس کا لم یلد و لم یولد ہونا، حضور نبی کریم ﷺ کا مثل نہ ہونا، آپ ﷺ کا خاتم النبیین بمعنیٰ آخری نبی ہونا، آپ کے بعد کسی نئے نبی کا نہ ہونا، حضرت مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی آمد اور قرآن کریم فرقان حمید کا آخری کتاب ہونا اور انبیاے کرام سے کسی بھی فرد کا افضل نہ ہونا یہ سب ضروریات دین سے ہیں جن کا اعتقاد ہر ایک صاحب ایمان پر لازم و ضروری ہے ورنہ وہ صاحب ایمان تو نہیں ہوگا البتہ خارج از ایمان ضرور ہو جائے گا۔

متحدہ ہندوستان میں ۱۸۳۹ء میں غلام احمد قادیانی نامی ایک شخص پیدا ہوا اور ۱۹۰۸ء میں اس دنیا سے فنا ہو گیا لیکن فنا سے قبل اس نے اپنی ۶۹ سالہ زندگی میں اپنی شہرت و ناموری کے لیے ایسے ایسے جھوٹ کا سہارا لیا کہ عقل سلیم رکھنے والا کوئی بھی بندہ سن کا بلا تامل جھوٹا کہنے پر مجبور ہو جائے۔ کیوں کہ اس نے خود کو کبھی مجدد کہا، کبھی مہدی موعود کہا اور کبھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ چناں چہ لکھتا ہے:

"میں وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدد یافتہ ہوں وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔" (روحانی خزائن، ج:۱۶، ص:۵۱)

کبھی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ) مریم ہونے کا اقرار کیا۔ لکھتا ہے:

"میں مریم ہوں، میں عیسیٰ ہوں میں ابن مریم ہوں: "اس (اللہ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو و نما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے، مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتی نوح، صفحہ ۵۲، مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۹، ص:۵۰)

اس پر مستزاد یہ کہ دین اور ضروریات دین پر بھی ایسے ایسے حملے کیے جسے پڑھنے یا سننے کے بعد ایمان کی چاشنی سے سرشار ایک ادنیٰ بندہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ ایسے اعتقادات کسی مسلمان کے نہیں ہو سکتے۔ جی، ہاں! اس قادیانی نے بنام مسلمان ایسے ایسے کام اور ایسے ایسے عقائد اہل ایمان کے سامنے پیش کیے جن کا ایمان سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ کبھی اس نے خود کو خدا کا بیٹا ہونے کا اعتقاد پیش کیا۔ چناں چہ لکھتا ہے:

"انت منی بمنزلۃ ولدی" (اللہ تعالیٰ نے الہام کیا کہ اے مرزا!) تو مجھ سے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔" (تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات، ص:۴۴۲)

کبھی خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ لکھتا ہے:

"میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔" (کتاب البریہ، ص:۸۵)

کبھی خود کو نبی کریم ﷺ کے برابر ٹھہراتا ہے۔ لکھتا ہے:

"ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم، مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب

اس نے نبوت محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔" (کلمۃ الفصل، ص:۱۱۳، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

کبھی خود کو کبھی حضرت مسیح علیہ السلام کبھی موسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کہتا ہے۔ لکھتا ہے:

منم مسیحِ زمان و منم کلیم خدا - منم محمد ﷺ و احمد ﷺ کہ مجتبیٰ باشد

ترجمہ: میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں" (تریاق القلوب ص:۶ از مرزا قادیانی)

کبھی اپنے آپ کو قرآن کریم کہتا ہے۔ لکھتا ہے:

"ما أنا إلا کالقرآن۔"

ترجمہ: میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔ (تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات، ص:۵۷۰ طبع چہارم از مرزا قادیانی)

المختصر مرزا قادیانی خود اپنے بارے میں مشکوک رہا ہے کہ وہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے؟ اس لیے کبھی کچھ کہا اور کبھی کچھ۔ لیکن یہ کچھ کچھ، ایمان کی تباہی کے لیے بنیادی کردار کی حیثیت رکھتے تھے اس لیے علماے اہل سنت و اکابرین ملت نے اولِ روز سے ہی قادیانی اور قادیانیت کے ردو ابطال کا بیڑا اٹھایا اور قادیانی اور قادیانیت کا بیڑا غرق کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور ردو ابطال کا یہ سلسلہ اس وقت سے آج تک جاری و ساری ہے اور جب جب یہ فتنہ اپنا سر اٹھائے گا تو اہل سنت و جماعت اس کی سرکوبی کرتے رہیں گے۔ قادیانیوں کی تردید علماے اہل سنت نے تقریر سے بھی کی، تحریر سے بھی کی اور تحریک سے بھی کی؛ خلاصہ یہ کہ جس جس طریقہ سے ممکن ہو سکا اس باطل فتنہ کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کی۔ سر دست راقم ذیل میں قادیانی اور قادیانیوں کی تردید و تبکیت اور تکفیر و توہین میں علماے اہل سنت و جماعت نے جو قلمی جلوہ دکھایا ہے ان کا اشاریہ پیش کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ پہلی کوشش یہی کی گئی ہے کہ اصل کتاب خواہ برقی یا دستی تک رسائی کر کے اس کے صفحات، زبان، اور سن اشاعت درج کی جائے بصورت دیگر مبلغ ختم نبوت خواجہ غلام دستگیر فاروقی مد ظلہ العالی اور جناب صادق علی زاہد صاحب کے مضمون سے مدد لی گئی ہے۔

نمبر شمار	اسماے تالیف، تصنیف، ترتیب	اسماے مولف، مصنف، مرتب	صفحات	زبان	سن تالیف/اشاعت
۱	تحقیقاتِ دستگیریہ فی ردِّ ہفوات براہینیہ	عارفِ کامل علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	84	اردو	۱۸۸۳ء/۱۳۰۱ھ
۲	فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی	عارفِ کامل علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۸	اردو	۱۸۹۶ء/۱۳۱۴ھ
۳	رجم الشیاطین بردِّ اغلوطاتِ البراہین	عارفِ کامل علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۴	عربی، اردو	۱۸۸۶ء/۱۳۰۳ھ
۴	تصدیق المرام بتکذیب قادیانی و لیکھرام	عارفِ کامل علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۵	ہدیۃ الرسول	فاتح قادیانیت سید پیر مہر علی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۰۰	فارسی	۱۸۹۹ء/۱۳۱۷ھ
۶	شمس الھدایہ فی اثبات حیاۃ المسیح	فاتح قادیانیت سید پیر مہر علی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶۰	اردو	۱۸۹۹ء/۱۳۱۷
۷	المکتوبات الطیبات	فاتح قادیانیت سید پیر مہر علی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۰	اردو	۱۹۰۴ء/۱۳۲۴ھ
۸	سیف چشتیائی	فاتح قادیانیت سید پیر مہر علی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۲۵	اردو	۱۹۰۲ء/۱۳۱۹ھ
۹	جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۴۴	اردو	۱۸۹۹ء/۱۳۱۷ھ

۱۰	السوء والعقاب علی المسیح الکذاب	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۰	اردو	۱۹۰۲ء/۱۳۲۰ھ
۱۱	قہر الدیان علی مرتد بقادیان (عرضی نام؛ ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۵	اردو	۱۹۰۵ء/۱۳۲۳ھ
۱۲	المعتمد والمستند بناء نجاۃ الابد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۹۲	عربی	۱۹۰۲ء/۱۳۲۰ھ
۱۳	المبین ختم النبیین	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۱	اردو	۱۹۰۸ء/۱۳۲۶ھ
۱۴	الجراز الدیانی علی مرتد القادیانی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۲	اردو	۱۹۲۱ء/۱۳۴۰ھ
۱۵	مجموعہ رسائل رد مرزائیت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲۵	اردو	۱۹۸۴ء/۱۴۰۴ھ
۱۶	حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۳۴	عربی	1906ء/۱۳۲۴ھ
۱۷	خلاف بیانی جماعت قادیانی	فتح علی شاہ	۲۴	اردو	۱۸۹۹ء/۱۳۱۹ھ
۱۸	رسالہ گوہر بار	شہزادہ والا گوہر صاحب جہلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۸۹۸ء/۱۴۰۹ھ
۱۹	ردِّ مرزا قادیانی	مفتی غلام حسین خوش نویس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	پنجابی	۱۹۰۶ء/۱۳۲۴ھ
۲۰	مثنوی مولوی ہند	مولانا لعل محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۰۸ء/۱۳۲۵ھ
۲۱	الالھام الصحیح فی اثبات حیات المسیح	مفتی پیر غلام رسول نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۲	عربی	۱۸۹۳ء/۱۳۱۱ھ
۲۲	آفتاب صداقت	مفتی پیر غلام رسول نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸۱	اردو	
۲۳	کلمہ فضلِ رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی	مفتی قاضی فضل احمد نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۸	اردو	۱۸۹۶ء/۱۳۱۴ھ
۲۴	کیا مرزا قادیانی مسلمان تھا	مفتی قاضی فضل احمد نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۲۱ء/۱۳۳۷ھ
۲۵	تردید فتوی ابوالکلام آزاد مولوی علی مرزائی	مفتی قاضی فضل احمد نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۲۳ء/۱۳۴۲ھ
۲۶	جمعیت خاطر	مفتی قاضی فضل احمد نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۴۶	اردو	۱۹۱۵ء/۱۳۳۳ھ
۲۷	قہر الدیان علی مرتد بقادیان	استاذ زمن علامہ حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۷	اردو	۱۹۰۵ء/۱۳۲۳ھ
۲۸	الصارم الربانی علی اسراف القادیانی	حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۰	اردو	۱۸۹۸ء/۱۳۱۵ھ
۲۹	تصحیح یقین بر ختم النبیین	مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۳	اردو	
۳۰	حالاتِ قادیانی خلاف آیاتِ آسمانی	منشی اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۷۶	اردو	۱۹۰۱ء/۱۳۱۸ھ
۳۱	قصیدہ مہملہ	علامہ ابوالفیض محمد حسن فیضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۱	عربی	۱۸۹۹ء/۱۳۱۷ھ
۳۲	نبوت قادیانی نمبر ۵ (جلد ۲)	انجمن تائید الاسلام لاہور	۱۶	اردو	
۳۳	چوہویں صدی کے مدعیان نبوت	انجمن خدام الحنفیہ اسلامیہ امرتسر	۶۵۰	اردو	۱۹۳۵ء/۱۳۵۴ھ

۳۴	سٹور رحمانی بر سر مسیح کذاب قادیانی	حاجی محمد مصطفیٰ یار فاروقی بہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۸۹۱ء/۱۳۰۹ھ
۳۵	نجم الہدایت فی بیان المعجزات والبشارت	حاجی محمد مصطفیٰ یار فاروقی بہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۸۹۱ء/۱۳۰۹ھ
۳۶	صیحۂ رنگون بر پیروان دجال زبون	مولانا مولوی محمد عبد الشکور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۲۴ء/۱۳۴۳ھ
۳۷	بتہلق القادیانی فی فتوی تکفیر علی مسیح ربانی	نصیب قریشی ٹاہلیانوالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۲۰ء/۱۳۳۹ھ
۳۸	قادیانی دھرم	مولوی قاضی عبید اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴	اردو	
۳۹	نعم المبانی تردید عقائد قادیانی	مولوی محمد عبد الرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۵۲	اردو	۱۹۲۶ء/۱۳۴۱ھ
۴۰	اثبات قرآن در حیات مسیح ربانی	محمد شریف قریشی ٹاہلیانوالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۲۶ء/۱۳۳۹ھ
۴۱	مرزائی لٹریچر میں انبیاء وصلحاء (نمبر ۳)	پیرزادہ محمد بہاء الحق قاسمی امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۴۲	برچھا محمدی	مستری محمد رمضان بھیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		پنجابی	
۴۳	الشہاب المبین لرجم الشیاطین	محمد عبد الرحمٰن از کیمل پور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۲۵ء/۱۳۴۰ھ
۴۴	اتمامِ حجت بر جند منکرِ نبوت	محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸۴	اردو	۱۹۲۵ء
۴۵	ردِّ قادیانی مسمّی بہ تحریفات اصحاب قادیانی	مولانا محمد عبد الواحد خان رام پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۴۶	اصحاب قادیانی	مولانا محمد عبد الواحد خان رام پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۴۷	الہام الربانی بتکفیر محکومان قادیانی	مولانا محمد عبد الواحد خان رام پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۴۸	رحمت سبحانی بر ردّ صم بکم قادیانی	مولانا محمد عبد الواحد خان رام پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۴۹	سیف الجبار المعروف بہ سیف اللہ	مولانا سید عبد الجبار قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۰	اردو	قبل از ۱۹۰۰ء
۵۰	حجۃ الجبار بجواب فرقہ محدثہ قادیانیہ	مولانا سید عبد الجبار قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶	اردو	۱۹۰۰ء/۱۳۱۸ھ
۵۱	التقریر الفصیح فی نزول المسیح	علامہ مشتاق احمد محدث انبیٹھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۱	اردو	۱۸۹۸ء/۱۳۱۵ھ
۵۲	درّ الدرّانی علی ردّ القادیانی	علامہ حیدر اللہ خان درانی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۲۵	اردو	۱۹۰۱ء/۱۳۱۸ھ
۵۳	انوار الحق	شیخ الاسلام انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲۴	اردو	۱۹۰۴ء/۱۳۲۲ھ
۵۴	افادۃ الافہام جلد ۱	شیخ الاسلام انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۷۶	اردو	۱۹۰۷ء/۱۳۲۵ھ
۵۵	افادۃ الافہام (۲ جلد)	شیخ الاسلام انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۶۰	اردو	
۵۶	مفاتیح الاعلام	شیخ الاسلام انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۸	اردو	
۵۷	خلاصۃ العقائد	علامہ عبد الماجد قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۶	اردو	۱۹۰۹ء/۱۳۲۹ھ

۵۸	معیار المسیح	حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۸	اردو	۱۹۱۱ء/۱۳۲۹ھ
۵۹	تیغِ غلام گیلانی بر گردن قادیانی	قاضی غلام گیلانی حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۸۴	اردو	۱۹۱۱ء/۱۳۳۰
۶۰	جواب حقانی در ردّ بنگالی قادیانی	علامہ قاضی غلام گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶۰	اردو	
۶۱	رسالہ بیان مقبول ورد قادیانی مجہول	علامہ قاضی غلام گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۹۴	اردو	
۶۲	نیام ذوالفقار علی بر گردن خاطی مرزائی فرزند علی	مولانا شیر نواب خان مجددی قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	اردو	۱۹۱۱ء/۱۳۲۹ھ
۶۳	قہرِ یزدانی بر سر دجال قادیانی	واعظِ اسلام سید ظہور شاہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۰	اردو	۱۹۱۲ء/۱۳۳۱ھ
۶۴	ظہور صداقت در رد مرزائیت	واعظِ اسلام سید ظہور شاہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۶۵	درّۂ محمدی	ملا محمد بخش حنفی چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۸	اردو	۱۹۱۴ء/۱۳۳۳ھ
۶۶	معیارِ عقائد قادیانی	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۱۲	اردو	۱۹۱۲ء/۱۳۳۱ھ
۶۷	اسلام کی فتح اور مرزائیت کی تازہ ترین شکست	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۶۸	لا مہدی الا عیسی	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۶۹	کشف الحقائق	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۷۰	کاشف مغالطہ قادیانی فی رد نشان آسمانی	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۷۱	ایک جھوٹی پیشن گوئی پر مرزائیوں کا شور و غل	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۷۲	حافظ الایمان	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		عربی	
۷۳	کرشن قادیانی	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۱	اردو	۱۹۲۰ء/۱۳۳۹ھ
۷۴	بشارت محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲۵	اردو	۱۹۱۸ء/۱۳۳۷ھ
۷۵	تردید معیار نبوت قادیانی	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۴	اردو	۱۹۲۱ء/۱۳۴۰ھ
۷۶	مباحثۂ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۸۴	اردو	۱۹۲۲ء/۱۳۴۱ھ
۷۷	تحقیق صحیح فی قبر مسیح	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۵	اردو	۱۹۲۲ء/۱۳۴۱ھ
۷۸	الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۵۰	اردو	۱۹۲۴ء/۱۳۴۳
۷۹	اظہار صداقت	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸	اردو	۱۹۲۶ء/۱۳۴۵ھ
۸۰	تردید نبوت قادیانی فی جواب النبوۃ فی خیر الامۃ	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۰۸	اردو	۱۹۲۵ء/۱۳۴۴ھ
۸۱	تفریق درمیان اولیائے امت اور کاذب مدعیان نبوت	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۵	اردو	۱۹۲۶ء/۱۳۴۵ھ

۸۲	قادیانی کذاب کی آمد پر ایک محققانہ نظر	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲	اردو	۱۹۲۲ء/۱۳۴۱ھ
۸۳	خدمات مرزا	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۰	اردو	
۸۴	مرزائیوں کے بیس سوالات کے جوابات	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۰	اردو	
۸۵	مجدد وقت کون ہوسکتا ہے	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	اردو	۱۹۲۲ء/۱۳۴۱ھ
۸۶	مرزائیت کا جال (لاہوری مرزائیوں کی چال)	ابوالفضل محمد کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۵	اردو	
۸۷	تازیانہ عبرت	ابوالفضل محمد کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۸۵	اردو	۱۹۳۲ء/۱۳۵۱ھ
۸۸	کاشف اسراءِ نہانی رودادِ مقدمات قادیانی	ابوالفضل محمد کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۱۰ء/۱۳۳۱ھ
۸۹	حقیقت مرزائیت	پیر سید کرم حسین شاہ چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۴	اردو	۱۹۲۴ء/۱۳۴۳ھ
۹۰	ختم نبوت	مفتی غلام مرتضیٰ میانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۰	اردو	
۹۱	الظفر الرحمانی فی کشف القادیانی	مفتی غلام مرتضیٰ میانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۸	اردو	
۹۲	دردِ دل معروف بہ عجائبات طب	حکیم عبدالعزیز چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۶	اردو	۱۹۲۵ء/۱۳۴۴ھ
۹۳	مرزائی حقیقت کا اظہار	مبلغِ اسلام عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۶	اردو	۱۹۲۹ء/۱۳۴۸ھ
۹۴	THE MIRROR	مبلغِ اسلام عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۴	انگلش	
۹۵	المرآۃ	مبلغِ اسلام عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		عربی	
۹۶	الکلام الفصیح فی تحقیقات حیات المسیح	مفتی سید محمد عرب حنفی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۸	اردو	۱۹۳۰ء/۱۳۴۹ھ
۹۷	الکاویہ علی الغاویہ جلد ۱	علامہ محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۱۶	اردو	۱۹۳۱ء/۱۳۵۰ھ
۹۸	الکاویہ علی الغاویہ جلد ۲	علامہ محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۵۰	اردو	۱۹۳۴ء/۱۳۵۳ھ
۹۹	استنکاف المسلمین عن مخالطۃ المرزائین	حکیم محمد عالم آسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۴	اردو	۱۹۲۰ء/۱۳۳۹ھ
۱۰۰	اکرام الحق کی کھلی چٹھی کا جواب	ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۸	اردو	۱۹۳۲ء/۱۳۵۱ھ
۱۰۱	کرشن قادیانی کے بیانات ہذیانی	ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۲	اردو	
۱۰۲	قادیانی کی کہانی مرزا کی زبانی	ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	اردو	
۱۰۳	قادیانی مسیح کی نادانی اس کے خلیفہ کی زبانی	ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶	اردو	
۱۰۴	برق آسمانی بر خرمن قادیانی جلد ۱	مناظر اسلام علامہ ظہور احمد بگوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۴۸	اردو	۱۹۳۲ء/۱۳۵۱ھ
۱۰۵	برق آسمانی بر خرمن قادیانی جلد ۲	مناظر اسلام علامہ ظہور احمد بگوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	

۱۰۶	مجلہ شمس الاسلام (قادیان نمبر)	مناظر اسلام علامہ ظہور احمد بگوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۶	اردو	
۱۰۷	مینارۂ قادیانی کی حقیقت	حکیم مولانا عبد الغنی ناظم نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸	اردو	۱۹۳۲ء/۱۳۵۱ھ
۱۰۸	الحق المبین	حکیم مولانا عبد الغنی ناظم نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۰۴	اردو	۱۹۳۴ء/۱۳۵۴ھ
۱۰۹	تناقضات مرزا	حکیم مولانا عبد الغنی ناظم نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۰۴	اردو	۱۹۳۴ء/۱۳۵۴ھ
۱۱۰	اعتقادات مرزا	حکیم مولانا عبد الغنی ناظم نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۰۴	اردو	۱۹۳۴ء/۱۳۵۴ھ
۱۱۱	تحریک قادیان	علامہ سید حبیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۸۰	اردو	۱۹۳۳ء/۱۳۵۲ھ
۱۱۲	ہدایت الرشید للغوی المرید	علامہ سید حبیب اللہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۵۲ء سے قبل
۱۱۳	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر الیاس برنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۱۲۹	اردو	۱۹۳۳ء/۱۳۵۲ھ
۱۱۴	مقدمہ قادیانی مذہب	پروفیسر الیاس برنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۴۱	اردو	۱۳۶۹ھ
۱۱۵	قادیانی حساب	پروفیسر الیاس برنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۰	اردو	
۱۱۶	قادیانی جماعت	پروفیسر الیاس برنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۱۱۷	قادیانی غلط بیانی	پروفیسر الیاس برنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۱۱۸	قادیانی چکر۔ چِن بِش وَیش وَر	پروفیسر الیاس برنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۱۱۹	قادیانی موومنٹ	پروفیسر الیاس برنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۱۲۰	قادیانی قول وفعل (حصہ اوّل ودوم)	پروفیسر الیاس برنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۷۸	اردو	
۱۲۱	فتح یزدانی بر گروہ قادیانی	قاضی محمد رضا کالسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۱۲۲	تکذیب مرزا بزبان مرزا صاحب	سید محمد ولی اللہ قادری		اردو	
۱۲۳	ایک رسالہ دربار ختم نبوت	مولوی سید درویش محی الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۱۲۴	جماعت احمدیہ کا صریح مغالطہ	سید محمد مولوی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۱۲۵	قادیانی جماعت کی دعوت قادیانیت پر ہمارے استفسارات	قاری محمد تاج الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۵۲ء سے قبل
۱۲۶	قادیانی جماعت کے شائع کردہ ٹریکٹ کا مدلل جواب	قاری محمد تاج الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۱۲۷	مرزائیوں کے عقائد	مولانا عبد القدیر قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۵۲ء سے قبل
۱۲۸	ختم نبوت	ابو الحسنات سید شجاع الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۵۲ء سے قبل
۱۲۹	السیوف الکلامیہ لقطع الدعاوی الغلامیہ	مفتی آگرہ مفتی عبد الحفیظ حقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۴۶	اردو	۱۹۳۴ء/۱۳۵۳ھ

۱۳۰	اہل اسلام میسور کے ساتھ فرقہ ضالہ ومضلہ قادیانیہ کا مباہلہ	مولانا محمد عبد السلام سلیم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲	اردو	۱۹۳۵ء/۱۳۵۴ھ
۱۳۱	تحفۃ العلماء فی تردید مرزا (لیاقت مرزا)	علامہ قاضی عبد الغفور پنجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	اردو	۱۹۳۷ء سے قبل
۱۳۲	عمدۃ البیان فی جواب سوالات اہل القادیان	علامہ قاضی عبد الغفور پنجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۴	اردو	۱۹۳۷ء سے قبل
۱۳۳	تحفۃ العلماء فی تردید مرزا (تحریف مرزا)	علامہ قاضی عبد الغفور پنجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۰	اردو	۱۹۳۷ء سے قبل
۱۳۴	اکاذیب مرزا	علامہ قاضی عبد الغفور پنجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۲	اردو	۱۹۳۷ء سے قبل
۱۳۵	قادیانی فتنہ	مولانا عتیق الرحمٰن چنیوٹی	۵۸	اردو	
۱۳۶	قادیانی امت کا دجال	مولانا عتیق الرحمٰن چنیوٹی	۴	اردو	۱۹۵۲ء/۱۳۱۷ھ
۱۳۷	قادیانی نبوت (پیغامِ محمدیت بجوابِ پیغامِ احمدیت)	مولانا عتیق الرحمٰن چنیوٹی	۷۸	اردو	۱۹۴۸ء/۱۳۶۷ھ
۱۳۸	البرر شکن گرز عرف مرزائی نامہ	مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۸۶	اردو	۱۹۳۸ء/۱۳۵۷ھ
۱۳۹	پاکستان میں مرزائیت	مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	44	اردو	۱۹۵۰ء/۱۳۶۹ھ
۱۴۰	قادیانی سیاست	مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۹	اردو	۱۹۵۱ء/۱۳۷۰ھ
۱۴۱	کیا پاکستان میں مرزائی حکومت قائم ہوگی؟	مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸	اردو	۱۹۵۲ء/۱۳۷۱ھ
۱۴۲	حضرت عیسیٰ کی حیات پر مرزائیوں کی دھوکہ بازیاں اور ان کا جواب	مولانا غلام احمد اخگر امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۴	اردو	۱۹۱۱ء/۱۳۳۱ھ
۱۴۳	مرزا قادیانی کی قلعی کھل گئی، یعنی سری نگر کشمیر اور مسیح قادیانی	مولانا غلام احمد اخگر امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۴	اردو	
۱۴۴	مرزائیت کا جنازہ	مولانا غلام احمد اخگر امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ			
۱۴۵	رسالہ ردّ قادیانی	علامہ غلام ربانی چشتی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۰	فارسی	
۱۴۶	مرزا کی غلطیاں	علامہ غلام ربانی چشتی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲	اردو	
۱۴۷	رسالہ تردید عقائد مرزا قادیانی	مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶	اردو	۱۹۲۶ء/۱۳۴۵ھ
۱۴۸	سوداء مرزا	حاجی ڈاکٹر محمد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۶	اردو	۱۹۳۱ء/۱۳۵۰ھ
۱۴۹	کادیانی کفر کی مشین	ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرتسر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۰	اردو	۱۹۱۲ء/۱۳۳۰ھ
۱۱۵۰	کتب خانہ سلسلہ قادری ردّ مرزا قادیانی (حصہ اوّل)	فقیر بدر الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸	پنجابی	۱۹۰۸ء/۱۳۲۶ھ
۱۵۱	کتب خانہ سلسلہ قادری ردّ مرزا قادیانی	فقیر بدر الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸	پنجابی	۱۹۰۸ء/۱۳۲۶
۱۵۲	آئینہ قادیان (حصہ اوّل)	مولانا خواجہ غلام الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۰۸	اردو	۱۹۰۳ء/۱۳۲۱ھ
۱۵۳	مرزا قادیانی کی منکوحہ آسمانی	انجمن انصار الاسلام جہلم	۸	پنجابی	

۱۵۴	بلوغ المبین لدفع کید الکایدین	مولانا رسول شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		کشمیری	۱۹۰۶ء/۱۳۲۳ھ
۱۵۵	دُرّہ نادریہ بر سر فرقہ مرزائیہ	نادر علی عفی عنہ	۶۴	اردو	
۱۵۶	صداقت محمدیہ	ملا محمد بخش قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۸	اردو	۱۹۰۰ء/۱۳۱۸ھ
۱۵۷	فیصلہ آسمانی	مولانا سید ابو احمد رحمانی		اردو	۱۹۱۲ء/۱۳۳۱ھ
۱۵۸	ختم نبوت	محمد حسین ضیاء خان پھلواری		اردو	۱۹۱۳ء/۱۳۳۱ھ
۱۵۹	فیصلہ آسمانی در باب مسیح قادیانی (حصہ اوّل)	مولانا سعید ابو احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸۰	اردو	۱۹۱۶ء/۱۳۳۴ھ
۱۶۰	فیصلہ قرآنی معروف بہ تکذیب قادیانی	حکیم حافظ محمد الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۹۰	اردو	۱۹۰۴ء/۱۳۲۲ھ
۱۶۱	ریویو فیصلہ دعالت ہائی کورٹ آسمانی	منشی امام الدین (پیر گیلانیاں) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۰۷ء/۱۳۲۴ھ
۱۶۲	اُردو ترجمہ تصدیق المسیح	مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۰۸ء سے قبل
۱۶۳	فتوی در تردید دعوی مرزا قادیانی	علامہ ارشاد حسین رام پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۸۹۶ء/۱۳۱۳ھ
۱۶۴	راست بیانی بر شکست قادیانی	نامعلوم			
۱۶۵	قصیدہ عربی، فارسی	مولانا شیخ عبد اللہ گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ			۱۹۲۱ء سے قبل
۱۶۶	قصیدہ عربیہ فی تردید قصیدہ اعجازیہ	مولانا اصغر علی روحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		عربی	۱۹۰۸ء سے قبل
۱۶۷	اتمام الحجۃ عمن اعرض عن الحجۃ (غیر مطبوعہ)	مولانا اصغر علی روحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ			1952ء سے قبل
۱۶۸	عقب آسمانی بر مرزائے قادیانی	مولانا نور الحسن سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۵۲ء سے قبل
۱۶۹	الصوارم الھندیہ	علامہ حشمت علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۹۹	اردو	۱۳۴۵ھ
۱۷۰	رد مرزا قادیانی (غیر مطبوعہ)	خواجہ محمد ابراہیم مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۵۲ء سے قبل
۱۷۱	تازیانہ نقشبندی ربانی تردید حملہ قادیانی	حکیم مولانا عبد الرسول بکھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۰۰	اردو	۱۹۰۶ء/۱۳۲۴ھ
۱۷۲	بلاغ المبین لدفع کید الکائدین	مولانا رسول شاہ کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۰۶ء/۱۳۲۴ھ
۱۷۳	بجلی آسمانی بر سر دجال قادیان	ابو الحسن محمد عبد الکریم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۲۴	اردو	۱۹۰۶ء/۱۳۲۴ھ
۱۷۴	آئینہ قادیانی و رُوداد مناظرۂ مونگیر	انجمن اہل سنت و جماعت مونگیر		اردو	۱۹۱۱ء/۱۳۳۲ھ
۱۷۵	اظہار حق	انجمن اہل سنت و جماعت مونگیر		اردو	۱۹۱۱ء/۱۳۳۲ھ
۱۷۶	النجم الثاقب	مولانا عبد المعز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۴	اردو	۱۹۱۲ء/۱۳۳۰ھ
۱۷۷	ختم نبوت	شاہ محمد حسین ضیاء پھلواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۱۲ء/۱۳۳۳ھ

۱۷۸	تحفہ اور نگزیبیہ در ابطال عقائد فرقہ قادیانیہ	قاضی عرفان الدین صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۸۸	فارسی	۱۹۱۲ء/۱۳۳۱ھ
۱۷۹	دو ٹریکٹ (پمفلٹ)	مسٹر تاج ابن جعفر زٹلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۱۷ء/۱۳۳۵ھ
۱۸۰	قادیانی	شیخ غلام حیدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۱۷ء/۱۳۳۵ھ
۱۸۱	ترک بیعت	محمد حسین نقشہ نویس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸	اردو	۱۹۱۷ء/۱۳۳۹ھ
۱۸۲	حقیقت مرزائیت مع ختم نبوت	مولانا علم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶۰	اردو	۱۹۲۹ء/۱۳۴۷ھ
۱۸۳	دجال قادیانی کی ایک پرانی چال	ابوالحسن محمد الدین حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴	اردو	۱۹۰۱ء/۱۳۱۸ھ
۱۸۴	اظہارِ حق	سید کرم حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۲۴ء/۱۳۴۳ھ
۱۸۵	عشرہ کاملہ فی ابطال الفتنۃ المرزائیہ والنبوۃ الباطلہ	مولانا محمد یعقوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۳۱ء/۱۳۵۰ھ
۱۸۶	مرزا قادیانی کی بدزبانی	سید مبارک علی شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶	اردو	
۱۸۷	مرزائیوں سے چند سوالات	سید مبارک علی شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶	اردو	
۱۸۹	مسلمانان عالم مرزائیوں کی نظر میں	سید مبارک علی شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶	اردو	
۱۹۰	قہر یزدانی بر قلعہ قادیانی	علامہ محمد نظام الدین قادری ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۸	اردو	
۱۹۱	محاسبہ یعنی عدالت تحقیقات فسادات	علامہ مرتضیٰ احمد خان میکش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲	اردو	۱۹۵۴ء/۱۳۷۳ھ
۱۹۲	مسئلہ ختم نبوت	مولانا سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲۰	اردو	۱۹۵۳ء/۱۳۷۲ھ
۱۹۳	اکرام الٰہی بجواب انعام الٰہی	مفتی عزیز احمد بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲	اردو	۱۹۵۶ء/۱۳۷۵ھ
۱۹۴	تحریک ختم نبوت	مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۶	اردو	۱۹۵۷ء/۱۳۷۶ھ
۱۹۵	آئینہ قادیانیت	مولانا عبدالحلیم چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۲	اردو	۱۹۶۳ء/۱۳۸۲ھ
۱۹۶	ختم نبوت	مولانا محمد اکبر خان ساقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶	اردو	۱۹۶۸ء/۱۳۸۷ھ
۱۹۷	طریقۂ مناظرہ مرزائیت المعروف مرزا کے ڈھول کا پول	مولانا محمد صادق چشتی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۲	اردو	۱۹۶۹ء/۱۳۸۸ھ
۱۹۸	تعارف قادیانیت اور مسئلہ ختم نبوت	مولانا مصباح الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۷۲	اردو	۱۹۷۳ء/۱۳۹۳ھ
۱۹۹	خاتم النبیین (قاطع قادیانیت)	مولانا مصباح الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۸۰	اردو	۱۹۷۳ء/۱۳۹۳ھ
۲۰۰	منظوم نصیحت نامہ	مولانا شیخ محمد عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		عربی، فارسی	
۲۰۱	پنجاب میں قادیانیوں سے عدم نکاح کا پہلا فتویٰ	علامہ غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ			
۲۰۲	خنجر براہین ختم نبوت بر گلوئے قادیانیت	مولانا عبدالسلام قادری باندوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲	اردو	

۲۰۳	خاتم النبیین	مولانا ابو شریف خالد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۴	اردو	
۲۰۴	مرزا مرد ہے یا عورت	علامہ محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ			
۲۰۵	لفظ وفات کی تحقیق	علامہ محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ			
۲۰۶	ردّ قادیانی	علامہ محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸		
۲۰۷	امام مہدی کی آمد کی بشارت	علامہ محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		عربی	
۲۰۸	حیات مسیح	علامہ محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		عربی	
۲۰۹	القول الصحیح فی اثبات حیات المسیح	مفتی محمد امید علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ			۱۹۵۳ء/۱۳۷۲ھ
۲۱۰	کذاب قادیان	مولانا مشتاق احمد چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۵	اردو	۱۹۷۳ء/۱۳۹۲ھ
۲۱۱	ختم نبوت	علامہ محمد ایوب دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۷۰	عربی	
۲۱۲	قادیانیت پر آخری ضرب	پروفیسر شاہ فرید الحق قادری	۱۶	اردو	۱۹۷۴ء/۱۳۹۳ھ
۲۱۳	فتنۂ قادیانی	مولانا سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۰	اردو	۱۹۷۴ء/۱۳۹۳ھ
۲۱۴	سوشل بائیکاٹ کی شرعی حیثیت	مفتی امین نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۸	اردو	۱۹۷۴ء/۱۳۹۳ھ
۲۱۵	اقبال اور ردّ قادیانی	نعیم آسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۸۸	اردو	۱۹۷۴ء/۱۳۹۳ھ
۲۱۶	چودہویں صدی کے مجدد دین	محترم عبد الستار انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۶	اردو	۱۹۸۰ء/۱۳۹۹ھ
۲۱۷	مولانا نواب الدین سکوہی چشتی اور فتنہ مرزائیت کا استیصال	ادارہ فروغات تجلیہ صابریہ	۲۴	اردو	۱۹۸۰ء کے بعد
۲۱۸	حیات عیسیٰ علیہ السلام	مولانا مہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲۲	اردو	
۲۱۹	ہدیہ عثمانیہ و صحیفہ انواریہ	مولانا سید محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۶	اردو	
۲۲۰	قادیانیت کے مختلف پہلو	عبد الحمید قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸۰	انگلش	
۲۲۱	قادیانی فتنہ ارتداد	حکیم قاری احمد پیلی بھیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۲۲۲	سیف درگاہی بر گردن مرزائی	علامہ احمد دین درگاہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۰	اردو	
۲۲۳	ختم نبوت	مولانا بشیر کوٹلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۹۶	اردو	
۲۲۴	الصارم الربانی علی کرشن قادیانی	مفتی صاحبداد خان جمالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۲۲۵	مشکل راہ	مولانا عبد الحکیم شاہجہاں پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۰	اردو	
۲۲۶	چودہویں صدی کا فتنہ	مولانا عبد المجید خان جھجروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	

۲۲۷	حرزِ قادیانی بجواب حربہ قادیانی	مولانا عبدالمجید خان جھجروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۲۲۸	کذاب نبی	محمد سلطان نظامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۷۲	اردو	۱۹۷۵ء/۱۳۹۴ھ
۲۲۹	مرزا قادیانی کی حقیقت	مولانا ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	اردو	۱۹۷۵ء/۱۳۹۴ھ
۲۳۰	وہابیت اور مرزائیت	مولانا ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۲۳۱	آفتاب گولڑہ اور فتنہ مرزائیت	حاجی نواب دین چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۲۴	اردو	۱۹۸۶ء/۱۴۰۷	
۲۳۲	امام احمد رضا خاں بریلوی اور ردِّ فتنۂ مرزائیت	علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	15	اردو	۱۹۸۷ء/۱۴۰۸ھ
۲۳۳	عقیدہ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت	محمد عثمان الوری	۸۰	اردو	۱۹۸۸ء/۱۴۰۹ھ
۲۳۴	نظریہ ختم نبوت اور تحذیر الناس	شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی	۴۶	اردو	۲۰۰۴ء/۱۴۲۵ھ
۲۳۵	عقیدہ ختم نبوت جلد۱	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۸۶	اردو	2005ء/۱۴۲۵ھ
۲۳۶	عقیدہ ختم نبوت جلد۲	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۳۳	اردو	۲۰۰۵ء/۱۴۲۶
۲۳۷	عقیدہ ختم نبوت جلد۳	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۵۷	اردو	۲۰۰۶ء/۱۴۲۷ھ
۲۳۸	عقیدہ ختم نبوت جلد۴	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۸۱	اردو	۲۰۰۶ء/۱۴۲۷ھ
۲۳۹	عقیدہ ختم نبوت جلد۵	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۹۰	اردو	۲۰۰۷ء/۱۴۲۷ھ
۲۴۰	عقیدہ ختم نبوت جلد۶	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۲۱	اردو	۲۰۰۷ء/۱۴۲۷ھ
۲۴۱	عقیدہ ختم نبوت جلد۷	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۴۴	اردو	۲۰۰۹ء/۱۴۳۰ھ
۲۴۲	عقیدہ ختم نبوت جلد۸	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۵۱	اردو	۲۰۰۹ء/۱۴۳۰ھ
۲۴۳	عقیدہ ختم نبوت جلد۹	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۹۶	اردو	۲۰۰۹ء/۱۴۳۰ھ
۲۴۴	عقیدہ ختم نبوت جلد۱۰	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۵۸	اردو	۲۰۰۹ء/۱۴۳۰ھ
۲۴۵	عقیدہ ختم نبوت جلد۱۱	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۰۱	اردو	۲۰۱۰ء/۱۴۳۱ھ
۲۴۶	عقیدہ ختم نبوت جلد۱۲	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۰۴	اردو	۲۰۱۰ء/۱۴۳۱ھ
۲۴۷	عقیدہ ختم نبوت جلد۱۳	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۰۴	اردو	۲۰۱۱ء/۱۴۳۲
۲۴۸	عقیدہ ختم نبوت جلد۱۴	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۰۲	اردو	۲۰۱۱ء/۱۴۳۲ھ
۲۴۹	عقیدہ ختم نبوت جلد۱۵	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۵۹۶	اردو	۲۰۱۲ء/۱۴۳۴ھ
۲۵۰	عقیدہ ختم نبوت جلد۱۶	مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۰۰	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ

۲۵۱	لانبی بعدی	سید محمد امین نقوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸۰	عربی	۱۴۰۹/۱۹۸۸
۲۵۲	محمد الرسول اللہ	سید محمد امین نقوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶۲	عربی	۱۹۸۹ء/۱۴۱۰ھ
۲۵۳	مباہلہ کا کھلا جوابی چیلینج	صوفی سید عبد الحفیظ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸	اردو	۱۹۸۸ء/۱۴۰۹ھ
۲۵۴	ٹُوان وَن (Two in One)	صوفی سید عبد الحفیظ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸۵	اردو	۱۹۹۰ء/۱۴۱۰ھ
۲۵۵	امام بے لگام کے منہ میں لگام	صوفی سید عبد الحفیظ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۱۹۹۵ء/۱۴۱۴ھ
۲۵۶	الرد علی الغبی فی ظہور الامام المہدی	علامہ صوفی اللہ دتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۸	اردو	۱۹۹۲ء/۱۴۱۲ھ
۲۵۷	سازشوں کا دیباچہ	رائے کمال پوری	۳۰۴	اردو	۱۹۹۳ء/۱۴۱۴ھ
۲۵۸	خاتم النبیین	مفتی محمد امین نشقبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶	اردو	۱۹۹۴ء/۱۴۱۴ھ
۲۵۹	دعوت انصاف وعمل	علامہ سید محمد سعید الحسن شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۰	اردو	۱۹۹۴ء/۱۴۱۴ھ
۲۶۰	علامات قیامت اور حضرت امام مہدی	علامہ سید محمد سعید الحسن شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	اردو	۱۹۹۸ء/۱۴۱۸ھ
۲۶۱	ارشاد فرید الزماں متعلق مرزا قادیان	مولانا غلام جہانیاں معینی قریشی	۶۴	اردو	۱۹۹۶ء/۱۴۱۶ھ
۲۶۲	مرزائیوں کے باطل نظریات	پروفیسر ہمایوں عباس شمس	۶۴	اردو	۱۹۹۷ء/۱۴۱۷ھ
۲۶۳	قادیانی فتنہ اور علمائے حق	مولانا محمد سعید احمد	۹۶	اردو	۱۹۹۸ء/۱۴۱۸ھ
۲۶۴	قادیانیت ایک رِستا ہوا ناسور	پروفیسر ساغر رسول، میاں رؤف ایڈووکیٹ، محمد اصغر قادری	۷۲	اردو	۱۹۹۱ء کے بعد
۲۶۵	فتنۂ قادیانیت ملکی اور غیر ملکی عدالتوں کے کٹہرے میں	محمد وحید نور	۸	اردو	۱۹۹۹ء کے بعد
۲۶۶	عقیدۂ ختم نبوت اور حضرت مجدد الفِ ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	۲۴۸	اردو	۲۰۰۰ء/۱۴۲۰ھ
۲۶۷	ایک حقیقت جس سے انحراف ناممکن ہے	ڈاکٹر خواجہ شوکت علی دلدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲۹	اردو	۱۹۸۶ء/۱۴۰۷ھ
۲۶۸	شاتم رسول اور اس کا ہولناک انجام	ڈاکٹر خواجہ شوکت علی دلدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲۷	اردو	۲۰۰۱ء/۱۴۲۱ھ
۲۶۹	حیات مسیح علیہ السلام	ڈاکٹر خواجہ شوکت علی دلدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	۲۰۰۱ء/۱۴۲۱ھ
۲۷۰	آستین کے سانپ	ڈاکٹر خواجہ شوکت علی دلدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۲۷۱	فتح مبین در اثبات ختم نبوت	میجر غضنفر قیصر فاروقی	۴۱۲	اردو	۲۰۰۰ء/۱۴۲۰ھ
۲۷۲	خاتم المرسلین	ابوالبیان محمد مظہر الدین رمداسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۴	اردو	۲۰۰۱ء/۱۴۲۱ھ
۲۷۳	خاتمیت محمدیہ	مفتی ابوالحبیب اسحٰق نظیری	۴۸	اردو	۲۰۰۱ء/۱۴۲۱ھ
۲۷۴	امام احمد رضا اور فتنۂ قادیانیت	انور قریشی	۵۰	اردو	۲۰۰۱ء/۱۴۲۱ھ

۲۷۵	عقیدۂ حیات مسیح اور فتنۂ مرزائیت	ملک المدرسین علامہ مہرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۵۶	اردو	۲۰۰۲ء/۱۴۲۲ھ
۲۷۶	نبوت ورسالت	علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۰	اردو	۲۰۰۲ء/۱۴۲۲ھ
۲۷۷	شان رسالت وعقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت	شیخ محمد عابد امام قادری	۱۶	اردو	۲۰۰۲ء/۱۴۲۲ھ
۲۷۸	تحریک ختم نبوت اور حضرت غزالیٔ زماں	مولانا محمد حنیف اختر	۱۶	اردو	۲۰۰۳ء/۱۴۲۳ھ
۲۷۹	عقیدۂ ختم نبوت اور تحریک ۱۹۷۴ء	ملک محمد محبوب الرسول قادری	۱۱۲	اردو	۲۰۰۳ء/۱۴۲۳ھ
۲۸۰	روئیداد قرار داد ختم نبوت ۱۹۷۴ء	ملک محمد محبوب الرسول قادری	۱۶	اردو	۲۰۱۳ء/۱۴۳۳ھ
۲۸۱	حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد القادیان اور نور ایمان	علامہ محمد عبدالرحمٰن قادری سروری	۳۰۴	اردو	۲۰۰۳ء/۱۴۲۳ھ
۲۸۲	قادیانی دھرم کا علمی محاسبہ (جلد اوّل)	علامہ محمد نعیم اللہ خان قادری	۵۰۶	اردو	۲۰۰۳ء/۱۴۲۳ھ
۲۸۳	قادیانی دھرم کا علمی محاسبہ (جلد دوم)	علامہ محمد نعیم اللہ خان قادری	۵۲۸	اردو	۲۰۰۵ء/۱۴۲۵ھ
۲۸۴	پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی اور معرکۂ قادیانیت	علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۲۸۵	ختم نبوت کے پاسبان	علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶	اردو	۲۰۰۴ء/۱۴۲۳ھ
۲۸۶	تحفظ ختم نبوت (حصہ اوّل)	محمد احمد حسن قادری	۶۴	اردو	۲۰۰۴ء/۱۴۲۴ھ
۲۸۷	ختم نبوت	پیر عبدالعلیم قریشی طیبی	۲۶	اردو	۲۰۰۴ء/۱۴۲۴ھ
۲۸۸	فتنۂ قادیانیت کیا ہے	محمد امین گولڑوی	۲۴	اردو	۲۰۰۵ء/۱۴۲۵ھ
۲۸۹	دلائل ختم نبوت مع رسالہ کفریات مرزا قادیانی	قاری محمد طیب نقشبندی	۷۰	اردو	۲۰۰۵ء/۱۴۲۵ھ
۲۹۰	قادیانیت یعنی شیطانیت	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	۲۰	اردو	۲۰۰۶ء/۱۴۲۶ھ
۲۹۱	عقیدہ ختم نبوت دلائل ومسائل	پروفیسر حبیب اللہ چشتی	۳۳۰	اردو	۲۰۰۶ء/۱۴۲۶ھ
۲۹۲	قصر سے تابوت	مولانا محمد اختر رضا القادری	۱۶۰	اردو	۲۰۰۷ء/۱۴۲۷ھ
۲۹۳	مسیح اور مہدی کون؟	مولانا نذیر احمد سیالوی	۴۸	اردو	۲۰۰۷ء/۱۴۲۷ھ
۲۹۴	مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد	مولانا محمد انور	۳۲	اردو	۲۰۰۷ء/۱۴۲۷ھ
۲۹۵	ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	۸۰	اردو	۲۰۰۸ء/۱۴۲۸ھ
۲۹۶	سات ستمبر ۱۹۷۴ء کی غیر معمولی اہمیت	محمد اختر رضا القادری	۴۸	اردو	۲۰۰۸ء/۱۴۲۸
۲۹۷	ردّ قادیانیت (علمائے جامعہ نظامیہ حیدرآباد کا حصہ)	شاہ محمد فصیح الدین نظامی	۱۹۷	اردو	۲۰۰۸ء/۱۴۲۸ھ
۲۹۸	مرزائیت کا تعارف	علامہ خان محمد قادری	۲۴	اردو	۲۰۰۹ء/۱۴۳۹ھ

۲۹۹	قادیانی جنازے کا شرعی حکم	علامہ محمد افضل باجوہ نقشبندی	۵۲	اردو	۲۰۰۹ء/۱۴۳۹ھ
۳۰۰	تحریک تحفظ ختم نبوت سید ناصد یق اکبر تا شاہ احمد نورانی صدیقی	محمد احمد ترازی	۶۳۵	اردو	۲۰۰۹ء/۱۴۳۹ھ
۳۰۱	قراردادِ ختم نبوت کا اصل محرک کون؟	محمد احمد ترازی	۴۰	اردو	۲۰۱۳ء/۱۴۳۳ھ
۳۰۲	قادیانیوں کو مباہلے کا کھلا چیلنج	علامہ محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری	۱۶۴	اردو	۲۰۱۰ء/۱۴۲۹ھ
۳۰۳	ختم نبوت وردّ مرزائیت	پیر سید عبد القادر شاہ جیلانی	۶۴	اردو	۲۰۱۰ء/۱۴۳۰ھ
۳۰۴	ردّ قادیانیت کورس (روئیداد شش روزہ ۱۹۹۸ء تا ۲۰۱۰)	منہاج القرآن علماء کونسل فیص آباد	۵۶	اردو	۲۰۱۰ء/۱۴۳۰ھ
۳۰۵	مسئلہ ختم نبوت اور امام احمد رضا قادری	علامہ محمد خان قادری	۳۲	اردو	۲۰۱۰ء/۱۴۳۰ھ
۳۰۶	سیف چشتیائی (خلاصہ)	محمد جی اے حق چشتی	۱۷۰	اردو	۲۰۱۱ء/۱۴۳۱ھ
۳۰۷	ختم نبوت اور تحذیر الناس	سید بادشاہ تبسم بخاری	۵۰۸	اردو	۲۰۱۱ء/۱۴۳۱ھ
۳۰۸	تجلیات ختم نبوت	صلاح الدین سعیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۵۸	اردو	۲۰۱۱ء/۱۴۳۰ھ
۳۰۹	مرزائیت کا تعارف	ابو عبد اللہ محمد زاہد سلطانی	۱۲۴	اردو	۲۰۱۲ء/۱۴۳۲ھ
۳۱۰	تحفظ ختم نبوت اور علما و مشائخ	پروفیسر محمد یوسف صابر	۱۸۴	اردو	۲۰۱۲ء/۱۴۳۲ھ
۳۱۱	عقیدہ ختم نبوت پر اعتراضات کا علمی محاسبہ	ڈاکٹر حامد علی علیمی	۸۶	اردو	۲۰۱۳ء/۱۴۳۳ھ
۳۱۲	عقیدہ ختم نبوت اصول اربعہ کی روشنی میں	ڈاکٹر حامد علی علیمی	۳۰	اردو	۲۰۱۲ء/۱۴۳۴ھ
۳۱۴	قادیانیت پر آخری ضرب	پروفیسر شاہ فرید الحق قادری/ڈاکٹر حامد علی علیمی	۴۸/۳۵	انگلش/اردو	۱۹۷۴ء/۲۰۱۳ء
۳۱۵	قادیانیت کے بطلان کا انکشاف	مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی	۶۰۰	اردو	۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ
۳۱۶	تحقیق مسئلہ ختم نبوت قدیم	علامہ محمد نواز بشیر جلالی	۴۸	اردو	
۳۱۷	برصغیر کا مسیلمہ کذاب	علامہ محمد نواز بشیر جلالی	۹۶	اردو	۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ
۳۱۸	اربعین ختم نبوت	علامہ محمد نواز بشیر جلالی	۶۴	اردو	۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ
۳۱۹	تحقیق مسئلہ ختم نبوت	علامہ محمد نواز بشیر جلالی	۴۱۶	اردو	۲۰۱۸ء/۱۴۳۹ھ
۳۲۰	ردِّ قادیانیت اور سنی صحافت ۱	محمد ثاقب رضا قادری	۷۳۶	اردو	۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ
۳۲۱	ردِّ قادیانیت اور سنی صحافت ۲	محمد ثاقب رضا قادری	۴۹۲	اردو	۲۰۱۵ء/۱۴۳۶ھ
۳۲۲	ردِّ قادیانیت اور سنی صحافت ۳	محمد ثاقب رضا قادری	۳۰۳	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ
۳۲۴	ردِّ قادیانیت اور سنی صحافت ۴	محمد ثاقب رضا قادری			

۳۲۵	فدایانِ ناموسِ رسالت	محمد ثاقب رضا قادری	۴۳۲	اردو	۲۰۱۸ء
۳۲۶	تحریک ختم نبوت اور نوائے وقت	محمد ثاقب رضا قادری	۹۲۸	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ
۳۲۷	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء	محمد ثاقب رضا قادری	۳۵۲	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ
۳۲۸	علامہ ڈاکٹر محمد اقبال اور فہم عقیدہ ختم نبوت	صادق علی زاہد	۴۸	اردو	۲۰۱۵ء/۱۴۳۶ھ
۳۲۹	عقیدہ ختم نبوت اور ردِّ فتنہ قادیانیت: سوالاً، جواباً	صادق علی زاہد	۳۰۸	اردو	۱۹۹۶ء/۱۴۳۶ھ
۳۳۰	علماء حق اور ردِّ فتنۂ مرزائیت	صادق علی زاہد	۳۸۲	اردو	۲۰۰۱ء/۱۴۲۱ھ
۳۳۱	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	صادق علی زاہد	۳۳۴	اردو	۲۰۰۹ء/۱۴۳۰ھ
۳۳۲	مرزا قادیانی کا طبی محاسبہ	صادق علی زاہد	۱۴۴	اردو	۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ
۳۳۳	سیفِ مہریہ برفتنہ مرزائیہ	صادق علی زاہد	۴۳۲	اردو	۲۰۲۱ء/۱۴۳۷
۳۳۴	مولانا غلام محمد گھوٹوی اور رد قادیانیت	صادق علی زاہد	64	اردو	۲۰۱۹ء
۳۳۶	عقیدۂ ختم نبوت اور بزرگانِ امت	صادق علی زاہد		اردو	
۳۳۷	اربعین ختم نبوت	صادق علی زاہد		اردو	
۳۳۸	قادیانیوں کے گمراہ کن اور توہین آمیز کفریہ عقائد	صادق علی زاہد		اردو	
۳۳۹	عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت شناسی	صادق علی زاہد		اردو	
۳۴۰	انوارِ ختم نبوت	ابوذہیب محمد ظفر علی سیالوی	۲۵۴	اردو	۲۰۱۵ء/۱۴۳۶ھ
۳۴۱	خطبات ختم نبوت	ابوذہیب محمد ظفر علی سیالوی	۲۳۵	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ
۳۴۲	قادیانیت سوز	محمد بدیع الزماں بھٹی	۶۴	اردو	۲۰۰۴ء/۱۴۲۵ھ
۳۴۳	شعورِ تحفظ ختم نبوت	محمد بدیع الزماں بھٹی	۱۲۸	اردو	۲۰۱۱ء/۱۴۳۲ھ
۳۴۴	تاریخی ایام	محمد بدیع الزماں بھٹی	۲۴	اردو	۲۰۱۶ء/۱۴۳۷ھ
۳۴۵	مرزا قادیانی کیا تھا	محمد بدیع الزماں بھٹی	۸	اردو	
۳۴۶	مسلمانوں کے بارے میں مرزائیوں کا عقیدہ	محمد بدیع الزماں بھٹی	۸	اردو	
۳۴۷	فتنۂ قادیانیت کے بارے میں نامور شخصیات کے تاثرات	محمد بدیع الزماں بھٹی	۱۶	اردو	
۳۴۸	اہل چکوال اور مرزائیت	پیر زادہ عابد حسین شاہ	۹۶	اردو	۲۰۱۶ء/۱۴۳۷ھ
۳۴۹	عربی میں رد قادیانیت ایک تاریخی جائزہ	پیر زادہ عابد حسین شاہ	۵۸۹	اردو	۲۰۲۰ء/۱۴۴۲ھ

۳۵۰	قہر یزداں دھماکہ قادیان	صاحب زادہ محمد حنیف رضا نقشبندی	۲۲۲	اردو	۲۰۱۸ء/۱۴۳۹ھ
۳۵۱	عقیدہ ختم نبوت	مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی	۷۰	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ
۳۵۲	لانبی بعدی	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۵	اردو	
۳۵۳	جھوٹے نبی	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۰۰	اردو	
۳۵۴	اسلام اور حضرت عیسیٰ	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶	اردو	
۳۵۵	حضرت امام مہدی کے حالات	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۰	اردو	
۳۵۶	آئینہ مرزا نما	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۷	اردو	۱۴۲۰ھ
۳۵۷	القول الفصیح فی قبر المسیح	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	اردو	
۳۵۸	مرزا قادیانی کے عقائد واخلاق	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۵۹	القول الجلی فی الی کعبۃ تذہب الی زیارۃ الولی	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	اردو	
۳۶۰	غلام احمد پرویز کے عقائد ونظریات	علامہ فیض احمد اویسی	۵۸	اردو	
۳۶۱	امام مہدی	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۶۲	الامبر النجیع فی حیات المسیح	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۶۳	انگریز کا پٹھو (قادیانی)	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۶۴	این النسیان فی النبی آخر الزمان	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۶۵	اویسی نوٹ بک	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۶۶	اسلام کی فتح عرف مناظر مسلمان اور مرزائی بے ایمان	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۶۷	ابطال الباطل الکلام الجاہل لاحاصل	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۶۸	پنجابی دجال	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۶۹	تقابل مذاہب وادیان	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۷۰	حملہ قادیانی بر امام شعرانی	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۷۱	خدا کی خدائی محمد مصطفی کی مصطفائی	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۷۲	خود مدعی - خود منکر (تاحیانی)	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۷۳	خلافت خاتم الانبیاء	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	

۳۷۴	دشمن احمد پہ شدت کیجیے	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۷۵	دجّال کا جال	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۷۶	ریاض الجنان فی حیاۃ النبی آخر الزمان	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۷۷	ردّ بد مذاہب	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۷۸	ردِّ مرزائیت	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۷۹	السیف المسلول علی شاتم الرسول	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۸۰	شیدائے ناموس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۸۱	عقائد نامہ	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۸۲	فیصلہ حق و باطل ردّ مرزائیت	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۸۳	فرقے ہی فرقے	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۸۴	قادیانی انگریزی پودا	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۸۵	قادیانی کی کہانی اس کی اپنی زبانی	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۸۶	پہر سبحانی بر دجّال قادیانی	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۸۷	گستاخ رسول کا انجام	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۸۸	گستاخ واجب القتل	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۸۹	گستاخ رسول کا قتل	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۹۰	مرزائیت کی شرارت	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۹۱	مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعوے	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۹۲	المھدی والمسیح	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۹۳	بدمذہب لڑکیوں اور لڑکوں سے نکاح	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۹۴	کلمۃ الحق	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۹۵	علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا جواب	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۹۶	خواجہ غلام فرید چاچڑانی، مرزا غلام احمد قادیانی	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ		اردو	
۳۹۷	ختم نبوت زندہ باد	علامہ غلام مصطفیٰ مجددی	۲۲۴	اردو	۱۴۲۳/۲۰۰۲ء

۳۹۸	تاجدار ختم نبوت	مفتی غلام جیلانی مجددی سیفی	۳۲۰	اردو	
۳۹۹	خاتم الانبیاء والمرسلین	علامہ محمد مدنی چشتی اشرفی	۳۲	اردو	
۴۰۰	ضرب کاتم	علامہ غلام رسول قاسمی	۳۲	اردو	۲۰۰۶ء/۱۴۲۶ھ
۴۰۱	ہیرا پھری نہیں چلے گی	علامہ غلام رسول قاسمی	۱۷	اردو	
۴۰۲	میں پریشان ہوں	علامہ غلام رسول قاسمی		اردو	
۴۰۳	الجواب الصحیح فی حیات المسیح	علامہ غلام رسول قاسمی	۱۸	اردو	
۴۰۴	الانتہاء فی اثبات کون نبینا آخر الانبیاء	علامہ غلام رسول قاسمی	۲۱۶	اردو	۱۴۳۴ھ
۴۰۵	محاسبۂ قادیانیت	علامہ غلام رسول قاسمی	۳۲	اردو	
۴۰۶	احیاء الحیاء فی شاتم احمد رضا	علامہ غلام رسول قاسمی	۱۲	اردو	
۴۰۷	قادیانی سوالات کا عالمانہ محاسبہ	علامہ غلام رسول قاسمی	۱۶	اردو	
۴۰۸	برق مہریہ	مرزا فہیم اختر نورانی	۵۸	اردو	
۴۰۹	عیسیٰ ابن مریم کی حیات اور قرآنی شگفتہ جات	قاری محمد اعوان نقشبندی	۷۲	اردو	
۴۱۰	قادیانی کذاب	مفتی رفاقت حسین کان پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۹۶	اردو	
۴۱۱	قادیانیوں کو دعوت اسلام	علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	اردو	
۴۱۲	مرزا قادیانی اور اس کی اصل حقیقت	فقیر اعجاز احمد قادری	۸	اردو	
۴۱۳	مسئلہ ختم نبوت	مولانا محمد احمد فریدی	۸	اردو	
۴۱۴	مشاہدات قادیان	علامہ عنایت اللہ چشتی	۳۲۳	اردو	
۴۱۵	خاتم النبیین	امام الدین واعظ پنجابی	۴۰	پنجابی	
۴۱۶	شرم وحیا کا جنازہ	قاری محمد ریاض الدین احمد فاروقی	۱۶	اردو	
۴۱۷	عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت	محمد دانش احمد اختر القادری	۲۴	اردو	۲۰۰۸ء/۱۴۲۹ھ
۴۱۸	نجد سے قادیان براستہ دیوبند	مولانا ضیاء اللہ قادری اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۰۰	اردو	
۴۱۹	دلائل ختم نبوت مع رد قادیانیت	علامہ قاری محمد طیب نقشبندی	۳۸۰	اردو	۲۰۱۳ء/۱۴۳۴ھ
۴۲۰	فتنۂ قادیانیت	مفتی جلال الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶۰	اردو	۲۰۱۳ء/۱۴۳۴ھ
۴۲۱	اسلام اور قادیانیت	مولانا محمد شباب القادری	۲۰۰	اردو	۲۰۰۳ء/۱۴۲۴ھ

۴۲۲	خاتم النبیین	ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	۲۲۲	اردو	۲۰۰۵ء/۱۴۲۶ھ
۴۲۳	شہر ارتداد میں	ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	۳۲	اردو	
۴۲۴	تہ در تہ اندھیرے	ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	۹۶	اردو	۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ
۴۲۵	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	۱۶	اردو	
۴۲۶	مرزا قادیانی کا کردار قرآن وسنت کے کٹہرے میں	علامہ محمد دین سیالوی	۱۸۴	اردو	۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ
۴۲۷	مرزا غلام احمد قادیانی کا شرمناک کردار	علامہ محمد دین سیالوی	۱۸	اردو	
۴۲۸	مرزا قادیانی کی اہل بیت رسول کی شان میں گستاخیاں	علامہ محمد دین سیالوی	۱۲	اردو	
۴۲۹	قادیانیت اور اس کی حقیقت	سید افتخار الحسن کاظمی	۱۱۲	اردو	۲۰۱۱ء/۱۴۳۲ھ
۴۳۰	گستاخ رسول کی سزا	صاحب زادہ افتخار الحسن زیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۸۸	اردو	
۴۳۱	مرزا غلام احمد قادیانی کے کارنامے	نور محمد قریشی ایڈووکیٹ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۲۴	اردو	۲۰۰۱ء/۱۴۲۲ھ
۴۳۲	معارف ختم نبوت وناموس رسالت	علامہ شہباز حسین چشتی	۱۷۶	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ
۴۳۳	عقیدہ ختم نبوت	ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری	۱۲۸	اردو	۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ
۴۳۴	جھوٹے نبیوں کا انجام	سید ارتضیٰ علی کرمانی	۴۵۴	اردو	۲۰۰۴ء/۱۴۲۵ھ
۴۳۵	مرزائی کافر کیوں؟	سید ارتضیٰ علی کرمانی	۲۸۸	اردو	
۴۳۶	شہر سدوم	شفیق مرزا	۱۷۶	اردو	
۴۳۷	ردِّ قادیانیت کورس	مفتی راشد محمود رضوی	۱۳۵	اردو	۲۰۱۳ء/۱۴۳۴ھ
۴۳۸	ختم نبوت	ڈاکٹر سید مطلوب حسین ترمذی	۹۶	اردو	
۴۳۹	قادیانیت اسلام کے لیے سنگین خطرہ	ڈاکٹر محمود غازی	۲۴	اردو	
۴۴۰	عقیدہ ختم نبوت اور اعلیٰ حضرت امیر ملت	انجمن خدام الصوفیہ	۵۲	اردو	
۴۴۱	قادیانی کلمہ	مفتی سید مبشر رضا قادری	۲۴۰	اردو	۲۰۱۹ء
۴۴۲	مرزا غلام قادیانی کے شہرہ آفاق ۲۰۰ جھوٹ	مفتی سید مبشر رضا قادری	۱۱۲	اردو	۲۰۱۶ء/۱۴۳۷ھ
۴۴۳	مرزا قادیانی کی بیان کردہ ضعیف احادیث جلد ۱	مفتی سید مبشر رضا قادری	۷۹	اردو	۲۰۱۶ء/۱۴۳۷ھ
۴۴۴	قادیانی کذاب تسہیل وتخریج السوء والعقاب	مفتی سید مبشر رضا قادری	۱۷۶	اردو	۲۰۱۹ء/۱۴۴۰ھ
۴۴۵	قادیانی اعتراضات کے جوابات معراج جسمانی	مفتی سید مبشر رضا قادری	۸۸	اردو	

۴۴۶	تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور تکفیر و تردید قادیانیت	مولانا کاشف اقبال مدنی	۱۴	اردو	۲۰۱۸
۴۴۷	عقیدہ ختم نبوت	مفتی عبدالحلیم نقشبندی	۲۰۸	اردو	۲۰۱۵ء/۱۴۳۶ھ
۴۴۸	فتنۂ قادیانیت کی حقیقت	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸	اردو	
۴۴۹	فتنۂ قادیانیت اور ہماری ذمہ داری	ابو حمزہ لاہوری	۷۲	اردو	۲۰۰۹ء/۱۴۲۰ھ
۴۵۰	قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں	عرفان محمود برق	۳۷۶	اردو	۲۰۰۴ء/۱۴۲۵ھ
۴۵۱	قادیانی قلعہ میں دراڑیں	عرفان محمود برق	۱۶	اردو	
۴۵۲	قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں پر ایک نظر	عرفان محمود برق	۱۶	اردو	
۴۵۳	قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کے عبرتناک انجام	عرفان محمود برق	۳۲	اردو	
۴۵۴	میرا قبول اسلام	عرفان محمود برق	۱۴	اردو	
۴۵۵	عقیدۂ ختم نبوت	سید ریاض حسین شاہ	۱۶	اردو	
۴۵۶	تحفظ عقیدہ ختم نبوت کورس	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ
۴۵۷	فتنۂ قادیانیت کو پہچانیں	قاری محمد اصغر نورانی	۱۶	اردو	
۴۵۸	ختم نبوت کورس (حصہ اوّل)	ابو مطاہر محمد سرفراز قادری	۴۸	اردو	
۴۵۹	قرآنی زیور مع فریب مرزائیت	ڈاکٹر پیر عمران صابر صابری	۱۷۶	اردو	۲۰۱۵ء/۱۴۳۵ھ
۴۶۰	مجاہد ختم نبوت: غازی ختم نبوت	محمد صادق قصوری	۲۷۲	اردو	۲۰۰۸ء/۱۴۲۷ھ
۴۶۱	اسلام اور پاکستان کے خلاف ایک گھناؤنی سازش قادیانی فتنہ	محمد امان سیالوی	۱۹۲	اردو	۲۰۱۱ء/۱۴۳۲ھ
۴۶۲	لاہور ہائی کورٹ کا تاریخ فیصلہ	جسٹس میاں نذیر اختر	۳۲	اردو	۱۹۹۲ء/۱۴۱۳ھ
۴۶۳	قادیانی فتنہ کے خلاف اہل سنت کی نورانی تاریخی چند جھلکیاں	مرزا فہیم اختر نورانی	۸	اردو	
۴۶۴	علامہ محمد اقبال اور مرزا غلام احمد قادیانی	ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۶	اردو	۲۰۰۰ء/۱۴۲۱ھ
۴۶۵	قادیانیوں کا مسلمانوں سے کیا تعلق ہے؟	مفتی عطاء اللہ نعیمی	۹۶	اردو	۲۰۰۷ء/۱۴۲۸ھ
۴۶۶	تحریک تحفظ ختم نبوت اور قادیانیت	علامہ فروغ احمد اعظمی مصباحی	۱۰۸	اردو	۲۰۰۴ء/۱۴۲۵ھ
۴۶۷	حرمت ختم الرسل	ڈاکٹر سید افتخار الحسن	۱۲۰	اردو	۲۰۱۵ء/۱۴۳۶ھ
۴۶۸	اربعین ختم نبوت	ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ	۱۶	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ
۴۶۹	مرزائیت	علامہ سید محمود احمد رضوی	۱۲	اردو	۱۹۸۷ء/۱۴۱۸ھ

۴۷۰	عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت	پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی	۲۲	اردو	۲۰۱۲ء/۱۴۳۳ھ
۴۷۱	فاتح مرزائیت (امام الشاہ احمد نورانی)	محمد سلیم مست قادری	۱۸	اردو	۱۹۹۱ء/۱۴۱۲ھ
۴۷۲	مقیاس النبوت جلد ۱	علامہ محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۲۴	اردو	
۴۷۳	مقیاس النبوت جلد ۲	علامہ محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۸۰	اردو	
۴۷۴	مقیاس النبوت جلد ۳	علامہ محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶۸۵	اردو	
۴۷۵	تجلیات سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	۵۹۲	اردو	۲۰۰۲ء/۱۴۳۲ھ
۴۷۶	ختم نبوت کوئز	علامہ ذوالفقار مصطفیٰ ہاشمی	۴۸	اردو	۲۰۱۳ء/۱۴۳۴ھ
۴۷۷	عقیدہ ختم نبوت اور فرنگی نبی	محمد اویس علی حفیظی	۳۲	اردو	۲۰۱۲ء/۱۴۳۳ھ
۴۷۸	تحفظ ختم نبوت میں علمائے اہل سنت کا کردار	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	۴۸	اردو	
۴۷۹	ظہور امام مہدی مع رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	۱۶	اردو	۲۰۰۵ء
۴۸۰	تحفظ ناموس رسالت سیمینار	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	۳۲	اردو	
۴۸۱	اربعین ختم نبوت	صاحب زادہ مفتی محمد محب اللہ نوری	۴۸	اردو	۲۰۱۱ء/۱۴۳۲ھ
۴۸۲	ختم نبوت	علامہ سید تراب الحق قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۲۴۸	اردو	۲۰۱۵ء/۱۴۳۶ھ
۴۸۳	اولیاء ربانی اور فتنۂ قادیانی	سید صابر حسین شاہ بخاری	۸۸	اردو	۲۰۱۸ء/۱۴۳۹ھ
۴۸۴	پیغمبر آخر الزماں کی نگاہ میں فتنۂ قادیان	سید صابر حسین شاہ بخاری	۲۴	اردو	۲۰۱۸ء/۱۴۳۹ھ
۴۸۵	شاہ عبد العلیم میرٹھی اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت	سید صابر حسین شاہ بخاری	۳۲	اردو	۱۴۴۰ھ
۴۸۶	ختم نبوت کورس	آصف شہزاد جماعتی	۱۹۲	اردو	۲۰۱۸ء/۱۴۳۹ھ
۴۸۷	تحفظِ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت	علامہ محمد سعید مسعودی	۱۶	اردو	
۴۸۸	پیش گوئیاں	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	۲۰۸	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ
۴۸۹	آئینہ قادیانیت	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	۶۴	اردو	۲۰۱۶ء/۱۴۳۷ھ
۴۹۰	تاجدار گولڑہ اور جہاد ختم نبوت	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	۸۸	اردو	۲۰۱۸ء/۱۴۳۹ھ
۴۹۱	سوزِ دل	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	۱۶	اردو	۲۰۱۶ء/۱۴۳۷ھ
۴۹۲	کتابیاتِ ختم نبوت جلد ۱	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	۵۶۷	اردو	
۴۹۳	کتابیاتِ ختم نبوت جلد ۲	خواجہ غلام دستگیر فاروقی		اردو	

۴۹۴	سہ ماہی "المنتہیٰ" قادیانیت پر آخری ضرب نمبر	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	۱۷۰	اردو، عربی، انگلش	۲۰۲۱ء
۴۹۵	ہفت روزہ رضوان لاہور	سید محمود احمد رضوی	۶۴	اردو	۱۹۵۲ء
۴۹۶	ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی ختم نبوت نمبر	مولانا جمیل احمد نعیمی	۱۱۶	اردو	۱۹۷۲ء/۱۳۹۱ھ
۴۹۷	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور (تحریک ختم نبوت نمبر)	پیر کرم شاہ ازہری	۱۶۰	اردو	۱۹۷۴ء/۱۳۹۳ھ
۴۹۸	قومی ڈائجسٹ (قادیانیت نمبر)	مجیب الرحمٰن شامی	۳۰۰	اردو	۱۹۷۸ء/۱۳۹۷ھ
۴۹۹	ماہنامہ کنزالایمان لاہور (ختم نبوت نمبر)	محمد نعیم طاہر رضوی	۱۱۲	اردو	۱۹۹۷ء/۱۴۱۶ھ
۵۰۰	ماہنامہ کنزالایمان لاہور (ختم نبوت نمبر)	محمد نعیم طاہر رضوی	۸۸۰	اردو	۲۰۰۹ء/۱۴۳۰ھ
۵۰۱	سہ ماہی انوار رضا (جوہر آباد) ختم نبوت نمبر	ملک محبوب الرسول قادری	۵۶۹	اردو	۲۰۰۸ء/۱۴۲۹ھ
۵۰۲	ماہنامہ الحقیقہ تحفظ ختم نبوت نمبر جلد ا	سید صابر حسین شاہ بخاری	۱۰۱۱	اردو	۲۰۱۲ء/۱۴۳۳ھ
۵۰۳	ماہنامہ الحقیقہ تحفظ ختم نبوت نمبر جلد 2	سید صابر حسین شاہ بخاری	۱۰۳۴	اردو	۲۰۱۹ء/۱۴۴۰ھ
۵۰۴	ماہنامہ الحقیقہ تحفظ ختم نبوت نمبر جلد 3	سید صابر حسین شاہ بخاری		اردو	زیر ترتیب
۵۰۵	ماہنامہ جمال کرم لاہور	ایم احسان الحق صدیقی	۲۰۰	اردو	۲۰۱۳ء/۱۴۳۴ھ
۵۰۶	ہفتہ وار (مجلہ تنظیم اہل سنت (مرزا غلام احمد نمبر)	سید نور الحسن شاہ بخاری	۱۷۸	اردو	۱۹۴۹ء/۱۳۶۸ھ
۵۰۷	لانبی بعدی (ختم نبوت نمبر)	سردار محمد خان لعاری	۲۴۰	اردو	۲۰۰۲ء/۱۴۲۳ھ
۵۰۸	لانبی بعدی (تاریخ ساز مجاہدین ختم نبوت نمبر)	سردار محمد خان لعاری	۲۹۶	اردو	۲۰۰۳ء/۱۴۲۴ھ
۵۰۹	دین فطرت (کتابی سلسلہ اشاعت نمبر ۲۵)	صاحب زادہ سید ریاست علی	۳۲	اردو	
۵۱۰	ماہنامہ تائید الاسلام	پیر سید کرم حسین شاہ چشتی		اردو	۱۹۲۴ء/۱۳۴۳ھ
۵۱۱	سہ ماہی پیغام نور (عقیدہ ختم نبوت نمبر)	مولانا غلام مصطفیٰ مجددی	۲۰۰	اردو	۲۰۱۹ء/۱۴۴۰ھ
۵۱۲	سورۂ کوثر اور رد مرزائیت	مفتی سجاد علی فیضی	۴۸	اردو	۲۰۱۹ء
۵۱۳	امیرِ کاذباں مرزائے قادیاں	مفتی سجاد علی فیضی	360	اردو	۲۰۱۶ء/۱۴۳۷ھ
۵۱۴	مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق	مفتی سجاد علی فیضی	80	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۹
۵۱۵	الفرقان فی رد فتنۃ قادیان	مفتی سجاد علی فیضی		اردو	
۵۱۶	معیارِ نبوت و رد مرزائیت	مفتی سجاد علی فیضی		اردو	
۵۱۷	آیتِ ختم نبوت و ردِ مرزائیت	مفتی سجاد علی فیضی	144	اردو	۲۰۲۰ء

۵۱۸	علامہ اقبال اور ردِ مرزائیت	مفتی سجاد علی فیضی	48	اردو	۲۰۲۱ء/۱۴۴۳ھ
۵۱۹	جھوٹے امام مہدی کا حکم	مفتی جلال الدین امجدی	۸	اردو	۲۰۰۰ء/۱۴۲۰ھ
۵۲۰	اقوال مرزا	مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۵	اردو	۲۰۰۳ء/۱۴۲۴ھ
۵۲۱	نقشِ خاتم	علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۲	اردو	۲۰۱۵ء/۱۴۳۷ھ
۵۲۲	علامات امام مہدی	قاضی نیپال مفتی اظہار النبی حسینی	216	اردو	2018ء/۱۴۳۹ھ
۵۲۳	امام مہدی زمانہ ظہور اور علامات	مفتی سراج الدین قادری مصباحی	۵۳	اردو	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ
۵۲۴	تفسیر ناموس رسالت جلد ۱	مفتی ضیاء احمد قادری رضوی	784	اردو	2020ء/۱۴۴۲ھ
۵۲۵	تفسیر ناموس رسالت جلد ۲	مفتی ضیاء احمد قادری رضوی	760	اردو	ء/۱۴۴۲ھ2020
۵۲۶	تفسیر ناموس رسالت جلد ۳	مفتی ضیاء احمد قادری رضوی	880	اردو	ء/۱۴۴۲ھ2020
۵۲۷	تفسیر ناموس رسالت جلد ۴	مفتی ضیاء احمد قادری رضوی	808	اردو	ء/۱۴۴۲ھ2020
۵۲۸	تفسیر ناموس رسالت جلد ۵	مفتی ضیاء احمد قادری رضوی	672	اردو	ء/۱۴۴۲ھ2020
۵۲۹	عقیدہ ختم نبوت	دعوت اسلامی	۳۶	اردو	۲۰۲۰ء/۱۴۴۱ھ
۵۳۰	عقیدۂ ختم نبوت اور صدر الشریعہ	دعوت اسلامی	۱۹	اردو	۲۰۲۰ء/۱۴۴۱ھ
۵۳۱	قادیانی قابل نفرت کیوں؟	سعید محمد آمر آسوی حسینی	۳۲	اردو	
۵۳۲	عقیدہ ختم نبوت اور اس کے محافظین	مولانا محمد شہزاد قادری ترابی	۸۰	اردو	۲۰۱۹ء/۱۴۴۰ھ
۵۳۳	عقیدہ تحفظ ختم نبوت اور امام احمد رضا	سید محمد وجاہت رسول قادری	۲۴	اردو	۲۰۰۴ء
۵۳۴	لبادہ احباب میں اغیار	محمد فیصل نوید گلیانوی	۱۲	اردو	
۵۳۵	القول الفاصل بین الحق والباطل	محمد غوث سعید	۱۱۸	اردو	۱۹۰۶ء/۱۳۳۴ھ
۵۳۶	اسلام اور قادیانیت	ڈاکٹر محمد اقبال	۵۰	اردو	۱۹۲۳ء/۱۳۵۲ھ
۵۳۷	اسلام اور قادیانیت	ڈاکٹر محمد اقبال	۵۰	انگریزی	۱۹۲۳ء/۱۳۵۲ھ
۵۳۸	رفع الحجاب عن وجہ الکذاب	مولانا شہاب الدین لاہوری	۱۲۸	اردو	
۵۳۹	قادیانی مذہب اور علامہ اقبال کا قول فیصل	صوفی نذیر احمد سیالکوٹ	۲۰	اردو	۱۹۵۳ء/۱۳۷۳
۵۴۰	کیا خواجہ فرید چاچڑوی مرزائی تھے؟	مولانا عبد الحق چوہان	۱۶	اردو	۱۹۷۴ء/۱۳۹۴ھ
۵۴۱	قادیانی کفریات	علامہ محمد اقبال اظہری	۸	اردو	۱۹۷۴ء/۱۳۹۴ھ

۵۴۲	مرزا قادیانی کی کہانی	علامہ محمد اقبال اظہری	۸	اردو	۱۹۷۴ء/۱۳۹۴ھ
۵۴۳	قادیانی مسئلہ	علامہ محمد اقبال اظہری	۸	اردو	۱۹۷۴ء/۱۳۹۴ھ
۵۴۴	عظمت تاج دار ختم نبوت	راجا رشید محمود	۲۴	اردو	۱۹۸۷ء/۱۴۰۷ھ
۵۴۵	مرزائی لاریب غیر مسلم ہیں	مولانا خلیل الرحمٰن قادری	۲۴	اردو	۱۹۸۸ء/۱۴۰۹ھ
۵۴۶	انجام گلستان	سید محمد سعید الحسن	۳۲	اردو	۱۹۹۴ء/۱۴۱۴ھ
۵۴۷	قادیانی دھرم	مفتی عبد الواجد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۲۸	اردو	۱۹۹۷ء/۱۴۱۸ھ
۵۴۸	خاتم النبیین کا معنی و مفہوم	مفتی محمد زبیر تبسم ناروے	۷۶	اردو	۱۹۹۹ء/۱۴۲۰ھ
۵۴۹	شان خاتم المرسلین	مفتی محمد زبیر تبسم ناروے	۱۵۶	اردو	۲۰۰۰ء/۱۴۲۰
۵۵۰	تحریک ختم نبوت اور غزالی زماں	مولانا محمد حنیف اختر	۱۶	اردو	۲۰۰۲ء/۱۴۲۲ھ
۵۵۱	فتنہ قادیانیت زہر قاتل	محمد شاہد حبیب	۳۲	اردو	۲۰۰۲ء/۱۴۲۳ھ
۵۵۲	روئیداد شش روزہ رد قادیانیت کورس ۱۹۹۸ء تا ۲۰۰۵ء	سید ہدایت رسول شاہ	۲۴	اردو	۲۰۰۴ء/۱۴۲۵
۵۵۳	روئیداد شش روزہ رد قادیانیت کورس ۲۰۰۷ء	سید ہدایت رسول شاہ	۸	اردو	۲۰۰۷ء/۱۴۲۸ھ
۵۵۴	مرزائیت اور عیسائیت اپنے آئینے میں	محمد جمال الدین کاظمی	۲۲	اردو	۲۰۰۵ء/۱۴۲۵
۵۵۶	مسئلہ ختم نبوت کی نزاکت	مفتی ابو داود صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸	اردو	۲۰۰۶ء/۱۴۲۸ھ
۵۵۷	عقیدہ ختم نبوت اور امام احمد رضا خان	سید خرم ریاض رضوی	۲۴	اردو	
۵۵۸	حقیقت مرزائیت و خرافات قادیانی	سید محمد یونس شاہ کاظمی	۱۷۶	اردو	
۵۵۹	تحفظ ختم نبوت اور امام احمد رضا	مفتی تصدق حسین رضوی	۳۶۰	اردو	۲۰۱۸ء/۱۴۴۰ھ
۵۶۰	علم رسالت اور عقیدہ ختم نبوت	مفتی محمد تصدق حسین	۶۴	اردو	
۵۶۱	نبوت کے جھوٹے دعویدار اور قادیانی مذہب	مولانا عبد الستار ہمدانی مصروفؔ	۱۷۲	اردو	۲۰۱۳ء/۱۴۳۴ھ
۵۶۲	نبوت کے جھوٹے دعویدار اور قادیانی مذہب	مولانا عبد الستار ہمدانی مصروفؔ	۱۸۴	گجراتی	۲۰۱۲ء/۱۴۳۳
۵۶۳	اربعین ختم نبوت	پروفیسر عابد بٹ قادری	۳۲	اردو	۲۰۱۹ء/۱۴۴۰ھ
۵۶۴	قادیانیت ایک تنقیدی مطالعہ	ڈاکٹر غلام زرقانی قادری	۲۲۶	اردو	
۵۶۵	قہر یزدانی بر سر دجال قادیانی	علامہ گل محمد سیالوی	۱۳۰	اردو	۲۰۱۳ء
۵۶۶	قادیانی قابل نفرت کیوں؟	سعید محمد آمر آسوی حسینی	۳۲	اردو	

۵۶۷	تاج دارِ ختم نبوت	مولانا شرافت علی قادری	۵۶	اردو	۲۰۱۹ء/۱۴۴۰ھ
۵۶۸	تاج دارِ ختم نبوت	مفتی سید اکرام الحق مصباحی	۱۱۰	اردو	۲۰۲۱ء/۱۴۴۲ھ
۵۶۹	حیاتِ عیسیٰ اور قادیانی عقائد	مولانا محمد غیاث الدین عارف مصباحی	110	اردو	
۵۷۰	نزول عیسیٰ ایک مسلمہ حقیقت	مولانا انور علی مصباحی رام پوری	۶۴	اردو	۲۰۲۰ء/۱۴۴۱ھ
۵۷۱	رد قادیانیت میں اعلیٰ حضرت کا کردار	محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی	۲۵	اردو	۲۰۲۲ء/۱۴۴۳ھ
۵۷۲	قادیانیوں کے کفریہ عقائد	محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی	۲۰	اردو	۲۰۲۲ء/۱۴۴۳ھ
۵۷۳	فتاویٰ علماے ربانی در حیات قادیانی	محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی		اردو	۲۰۲۲ء/۱۴۴۳ھ
۵۷۴	کتابیاتِ ردِ قادیانیت ایک اشاریہ	محمد عطاء النبی حسینی مصباحی ابوالعلائی		اردو	۲۰۲۲ء/۱۴۴۳ھ
۵۷۵	قادیانی مسلمان نہیں	مفتیانِ شرعی بورڈ آف نیپال	۱۱۵	اردو	۲۰۲۲ء/۱۴۴۳ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆(ص: ۸۱/ کا بقیہ)☆☆☆☆☆☆☆☆

یکم محرم ۱۳۵۲ھ/ ۲۲/ اپریل ۱۹۳۳ء کو بدھ جمعرات کی درمیانی شب کو انتقال فرمایا۔ مسجد حنفیہ محلہ کمھاراں امرت سر کے احاطہ میں دفن ہوئے۔ (تذکرے اپنے آبا کے، ص:۵۳۶)

ہفت روزہ اخبار ''الفقیہ'' میں آپ کے انتقال کا درج ذیل رپورٹ شائع ہوا:

'' مولانا مفتی ابوالحسن پیر غلام مصطفے۔ امرتسر

موت العالِم موت العالَم آج ۲۷/ اپریل ۱۹۳۳ء مطابق یکم محرم الحرام ۱۳۵۲ھ کو یہ وحشت اثر خبر شہر امرتسر میں بجلی کی طرح دوڑ گئی کہ امرتسر کے مشہور عالم بے بدل مفتی اعظم حضرت مولانا مولوی ابوالحسن پیر غلام مصطفے صاحب قاسمی والد بزرگوار مولانا مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی کا رات کے دس بجے انتقال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ صبح ۲۷/ اپریل میں ۳۳، کو دس بجے اٹھایا گیا، خلقت کا ہجوم قریباً سات آٹھ ہزار کے درمیان ہو گیا۔ نماز جنازہ سرکاری باغ بیرون چاٹی ونڈ مولانا بہاء الحق صاحب نے پڑھایا اور واپس لاکر اپنی مسجد میں سپرد خاک کیے گئے۔'' (الفقیہ امرتسر، ص:۱۰، کالم:۳، بابت:۲۸/ اپریل ۱۹۳۳ء)

تکفیر قادیانی: آپ اپنے عم محترم و استاذ محترم علامہ مفتی غلام رسول قاسمی نقشبندی معروف بہ رسل بابا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قادیانی کی تردید میں لکھی گئی اپنے استاذ و عم محترم کی کتاب ''الالہام الصحیح'' کا اردو ترجمہ کیا اور امام اہل سنت کی ''السوء والعقاب'' کے معرض وجود میں آنے سے قبل ہی قادیانی کی تکفیر کر دی۔ جیسا کہ مولانا عبد الغنی واعظ کے استفتاء میں موجود آپ کے فتویٰ سے ظاہر ہے۔ آپ قادیانی کی تکفیر کرتے ہوئے فتویٰ لکھتے ہیں:

لا یشک فی ارتداد من نسب المسمریزم الذی ھو من اقسام السحر الی الانبیاء علیھم السلام واھان روح اللہ عیسٰی بن مریم علیھما السلام وادعی النبوۃ وغیرھا من الکفریات کالمرزا فنکاح المسلمۃ لا شک فی فسخہ لکن لھا المھر والاولاد الصغائر، ابو الحسن غلام مصطفی عفی عنہ۔

یعنی بیشک جو شخص جادو کی قسم مسمریزم کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعویٰ وغیرہ کفریات کا ارتکاب کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے، تو مسلمان عورت کا اس سے نکاح بلاشک فسخ ہو جائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق ہے۔ (ابوالحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ)'' ۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۵، ص:۵۷۱) ☆☆☆☆

ملک نیپال میں قادیانیوں کی سرگرمیاں

مولانا علاء الدین امین رضوی

اللہ عزوجل قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: ''اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ'' اللہ کے یہاں سب سے پسندیدہ دین، دین اسلام ہے۔ دین اسلام کے علاوہ اب جتنے ادیان ہیں سب باطل اور مردود ہیں، جو دین حق کو چھوڑ کر کسی اور دین کو پسند کرے گا وہ مسلمان نہیں ہوسکتا اگرچہ لاکھ مسلمان ہونے کا دعوی کرے، قرآن کریم میں خود رب کائنات عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ''۔ لہذا مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین کو دل سے تسلیم کرے، کسی ایک کا بھی انکار کفر ہے فلہذا اگر کوئی شخص ضروریات دین میں سے سب کو مانتا ہے مگر ایک کا انکار کرتا ہے تو وہ مسلمان نہیں۔

ختم نبوت اسلام کا متفقہ اور بنیادی عقیدہ ہے، یہ اساسی اور اہم ترین عقیدہ ہے۔ ختم نبوت کا انکار قرآن کریم کا انکار ہے، ختمِ نبوت کا انکار صحابۂ کرام کے اجماع کا انکار ہے، ختمِ نبوت کا انکار ساری امتِ محمدیہ کے علما و فقہا و اَسلاف کے اجماع کا انکار ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اگر اس میں شکوک و شبہات کا ذرا سی بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاعِ ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضور خاتم النبیین، سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ یہاں تک کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی قیامت کے نزدیک جب تشریف لائیں گے تو سابق وصفِ نبوت و رسالت سے متّصف ہونے کے باوجود ہمارے رسولِ کریم ﷺ کے نائب و امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور اپنی شریعت کے بجائے دین محمدی کی تبلیغ کریں گے۔ (خصائص کبریٰ، ۲/۳۲۹)

قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اور اس بات پر ایمان ''عقیدۂ ختمِ نبوت'' کہلاتا ہے۔

جھوٹے مدعیان نبوت: تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنی جان و مال، عزت و آبرو اور اولاد و احفاد غرض کہ ہر چیز قربان کر دیا مگر شان الوہیت اور ناموس رسول ﷺ پر کبھی آنچ نہیں آنے دیا، اسی طرح عقیدۂ ختم نبوت جو مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے اس عقیدے کی تحفظ کے لیے سر دھڑ کی بازی لگادی، لیکن عقیدۂ ختم نبوت پر حملہ کرنے والے کسی بھی دشمنان اسلام کو برداشت نہیں کیا۔

دو بدبخت (مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی) ایسے تھے، جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں دعوٰی نبوت کیا۔ جیساکہ ''بخاری شریف کتاب المناقب، بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّۃِ فِي الْإِسْلَامِ'' (ج:۴، ص:۳۰۳، رقم الحدیث:۳۶۲۰) میں ہے:

حضور سید کائنات، خاتم النبیین محمد مصطفی ﷺ کی وفات ظاہری کے بعد مسلمان غم و نادوہ میں ڈبے ہوئے تھے کہ اسی درمیان مسیلمہ کذاب کی یمامہ میں چالیس ہزار لشکر تیار کر کے جنگ کرنے کے لیے آمادہ کی خبر موصول ہوئی۔

اسلام کے سب سے پہلا خلیفہ، امیر المومنین، یار غار مصطفی ﷺ، محبوب سید عالم ﷺ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے فتنے کی سرکوبی کے لیے حضرت عکرمہ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کو لشکر کا کمانڈر بنا کر بھیجا ارض

نجد کے خطہ یمامہ میں دونوں لشکروں کا گھماسان کی لڑائی ہوئی مجاہدین اسلام نے بڑی تعداد میں جام شہادت نوش کی، بالآخر رسول عربی خاتم النبیین ﷺ کے تربیت یافتہ عسکری کے مقابلے میں لشکر مسیلمہ کذاب ٹک نہ سکا اور مرتدین کے پاؤں اکھڑ گئے مسیلمہ کذاب اپنے چالیس ہزار لشکر سمیت جہنم رسید ہوا۔ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کیا تھا، جس وقت اس کو قتل کیا گیا، اس کی عمر ۱۵۰ سال تھی۔

اسود عنسی جس کا نام الاسود الصنعانی تھا، اس کو ایک صحابی رسول حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے صنعاء میں قتل کیا۔ یہ سید الانبیا ﷺ کی حیات مبارک کا واقعہ ہے اس وقت آپ ﷺ کی طبیعت مبارک ناساز تھی اور اسی میں آپ ﷺ کا وصال مبارک بھی ہوا، حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو اس کے قتل کی بشارت عطا فرمائی تھی۔

اسی طرح جھوٹے مدعین نبوت میں حارث بن سعید کذاب دمشقی نے عبد الملک بن مروان کے دور میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ عبد الملک مروان کے حکم پر ہی اسے قتل کر کے سولی پہ چڑھا دیا گیا۔

۱۱۹ھ میں مغیرہ بن سعید عجلی نے اور بیان بن سمعان تمیمی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ ہشام بن عبد الملک کے دور میں امیر عراق خالد بن عبد اللہ قسری نے انہیں قتل کر کے سولی پہ لٹکایا اور بعد میں لاشوں کو گڑھے میں ڈال کر جلوا دیا۔

ابو منصور عجلی نے دعویٰ نبوت کر کے ثبوت کے طور پر قرآن مجید کی آیات مبارکہ کی من مانی تاویلات کیں تو عراق کے حکمران یوسف بن عمر ثقفی نے اسے گرفتار کر کے پھانسی پہ لٹکا دیا۔

بہافرید نیشاپوری نبوت کا جھوٹا دعویدار تھا، عبد اللہ بن شعبہ نے اسے گرفتار کر کے ابو مسلم خراسانی کے دربار میں پیش کیا جنہوں نے تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔

ملعون اسحاق اخرس یہ ملعون ۱۳۵ھ میں اصفہان میں ظاہر ہوا۔ ان ایام میں ممالک اسلامیہ پر خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی حکمران تھا۔ مغربی نبوت کا جھوٹا دعویدار جو ۱۰ سال تک گونگا بنا رہا۔ اسی بنا پر یہ اخرس یعنی گونگے کے لقب سے مشہور ہو گیا تھا۔ ہمیشہ اشاروں سے اظہار مدعا کرتا۔ خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے جب اس کی سرکوبی کرنا چاہی تو اسے پہلے پہل کامیابی نہ ہوئی لیکن بعد میں بھرپور معرکہ کے بعد اس کو جہنم رسید کر دیا۔

استاد سیس خراسانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ ابو جعفر منصور کے حکم پر خازم بن خزیمہ نے اس کی فوج کو شکست دی اور اس کو گرفتار کر کے اس کی گردن اڑا دی۔

بابک بن عبد اللہ نے دعوائے نبوت کیا۔ ۲۲۲ھ میں خلیفہ معتصم کے حکم پر اس کا ایک ایک عضو کاٹ کر الگ کر کے ہلاک کر دیا۔

علی بن محمد خارجی۔ ۲۷۰ھ میں خلیفہ معتمد کے زمانے میں موفق نے اس کی فوج کو شکست دے کر اس کا سر کاٹ کر نیزوں پر چڑھایا۔

ابو سعید حسن بن بہرام قرمطی۔ یہ بھی ۲۸۱ھ کے دور میں جھوٹی نبوت کا داعی تھا اور آخر کار ۳۰۱ھ میں اپنے غلام صقلبی کے ہاتھوں ایک حمام میں واصل جہنم ہوا۔

علی بن فضل یمنی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ یہ فتنہ ۱۹ سال تک جاری رہا، اس نے یزید ملعون کی طرح محرمات کو حلال کیا، آخر کار اس کی خرافات سے تنگ آکر ۳۰۳ھ میں بغداد کے لوگوں نے اُس کو زہر دے کر ہلاک کر دیا۔

حامیم مجلسی نے ۳۱۳ھ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور خرافات کے علاوہ اس نے دو نمازوں کا حکم دے رکھا تھا۔ آخر ۳۱۹ھ یا ۳۲۰ھ میں قبیلہ مصمودہ سے احواز کے مقام پر ایک لڑائی میں مارا گیا۔

عبد العزیز باسندی نے ۳۲۲ھ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حاکم ابو علی بن محمد بن مظفر نے اس کی سرکوبی کیلئے لشکر کو روانہ کیا اور لشکر اسلامی نے محاصرہ کر کے شکست دی اور سر کاٹ کر خلیفۃ المسلمین کو بھجوا دیا۔

ابو منصور عسسی برغواطی۔ یہ بھی کذاب مدعی نبوت تھا، اس کو ۳۶۹ھ میں بلکین بن زہری سے جنگ میں شکست ہوئی اور ہلاک ہوا۔

ابو الطیب احمد بن حسین متنبی۔ یہ ۳۰۳ھ میں کوفہ کے محلہ کندہ میں پیدا ہوا۔ فنون ادب اور لغاتِ عرب پہ مہارتِ تامہ رکھتا تھا۔ یہ جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس نے ضبہ عینی شخص کے خلاف ایک قصیدہ لکھا جو اس کی ہلاکت کا باعث بنا۔

اصغر تغلبی۔ اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ ۴۳۹ھ میں

حاکم نصر الدولہ بن مروان نے ایک دستہ بھیج کر اس کو گرفتار کروایا اور جیل میں ڈال دیا جہاں یہ ہلاک ہوا۔

احمد بن قسی۔ یہ بھی کذّابین میں سے تھا، ۵۶۰ھ میں حاکم عبد المومن نے اس ملعون کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا جہاں یہ ہلاک ہوا۔

عبد الحق مرسی۔ یہ بھی ایک کذاب تھا، اس نے ایک روز فصد کھلوایا۔ قہر الٰہی سے خون بہتا رہا۔ یہاں تک کہ ۶۶۸ھ میں ہلاک ہوا۔

عبد العزیز طرابلسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، مرزا لعین کی طرح یہ بھی کئی رنگ بدلتا۔ آخر حاکم طرابلس کے حکم پر ۷۱۷ھ میں ایک لشکر نے اس کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ (فتاوی فیض الرسول، ج۳/ص۲۶۸)

ان سازشوں کا سلسلہ دور نبوت میں مسیلمہ کذاب سے شروع ہوا اور فتنہ قادیانیت تک آن پہنچا لیکن ہر دور میں اللہ عزوجل نے ان سازشوں اور فتنوں کو ناکام فرمایا اور ان شاء اللہ العزیز قیامت تک یہ سازشیں ناکام ہوتی رہیں گی اور دین اسلام اور ختم نبوت کا پرچم سدا بلند رہے گا۔

قادیانی مذہب کی بنیاد، پس منظر: قادیانی مذہب کی بنیاد کس طرح پڑی اور اس کا پس منظر کیا ہے ذیل کی اقتباس سے ملاحظہ فرمائیں۔ غیر منقسم ہندوستان میں فرنگی حکومت کے خلاف ہندوستان کی تمام اقوام متحد ہوئیں، انگریزوں کی ظالم وغاصب حکومت کے خلاف آواز بلند کیں، بالخصوص مسلمانوں نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کو جہاد قرار دیا، اور اس محاذ پر سرگرم رہے، انگریزوں نے مسلمانوں کی قربانی وایثار، جدوجہد دیکھ کر خوف محسوس کیا، خصوصا علمائے اہل سنت کے انگریزوں کے خلاف فتوی جہاد اور اس کی قیادت کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ جب انگریز اپنے جور وستم، ظلم وبربریت اور استبدادی حربوں سے عاشقان رسول ﷺ کے قلوب کو مغلوب نہ کر سکا اور انھیں اپنے غیر اسلامی قوانین کا پابند نہ بنا سکا تو اس نے ایک کمیشن قائم کیا جس نے پورے ہندوستان کا سروے کیا اور پھر واپس جا کر اپنے آقا برطانوی پارلیمنٹ میں رپورٹ پیش کیا کہ مسلمانوں کے دلوں سے عشق رسول ﷺ مٹانے کے لیے ضروری ہے کہ کسی ایسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا جائے جو جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دے۔ انگریزوں نے اسی جذبۂ جہاد کو ختم کرنے اور مسلمانوں کے دلوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت مٹانے کے لیے جعلی اور جھوٹا نبی پیدا کیا۔ اس کے لئے انگریزوں نے ہندوستان میں کئی لوگوں کو استعمال کیا ان میں ایک کلا چہرہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی تھا۔ مرزا قادیانی کو دعویٰ نبوت کے لیے آمادہ وتیار کیا اور آخر کار اس بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مرزا قادیانی نے پہلا کام یہ کیا کہ انگریز کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا اور انگریز کی اطاعت وفرمانبرداری کو ہی اصل ایمان قرار دیا۔

فتنہ قادیانیت کا آغاز: فتنہ قادیانیت کا آغاز ہندوستان کے ایک قصبہ "قادیان" سے ہوا۔ برٹش گورمنٹ کے زیر سایہ سیالکوٹ کی ضلع کچہری کے ایک منشی مرزا غلام احمد قادیانی جس نے انگریز رؤسا کو خوش کرنے کیلئے اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ وہ پنجاب، گورداسپور (ہند) کی تحصیل بٹالہ کے ایک پسماندہ گاؤں قادیان کا رہنے والا تھا۔ مرزا قادیانی نے پہلے خود کو عیسائیت اور ہندو مخالف مناظر کی حیثیت سے متعارف کروایا اور مسلمانوں کی جذباتی اور نفسیاتی ہمدردیاں حاصل کیں۔ پھر مجدد، محدث، امتی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، مثیل مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ کرتے ہوئے انجام کار باقاعدہ نبی ورسول ہونے کا دعویٰ کیا، حتیٰ کہ اعلان کیا کہ وہ خود "محمد رسول اللہ" ہے (نعوذ باللہ) پھر اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے کہا کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ "محمد رسول اللہ" کو بھیجا۔ مزید کہا کہ مرزا قادیانی خود "محمد رسول اللہ" ہے نعوذ باللہ، جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں آیا، اس لیے ہمیں کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، کیوں کہ اب کلمہ طیبہ میں "محمد رسول اللہ" سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ قادیانی مرزا قادیانی کو "محمد رسول اللہ"، اس کی بیوی کو "ام المومنین" اس کی بیٹی کو "سیدۃ النساء" اس کے خاندان کو "اہل بیت" اس کے خاص مریدوں کو "صحابہ" اس کی نام نہاد وحی والہامات کو "قرآن مجید" اس کی گفتگو کو "احادیث" اس کے شہر قادیان کو "مکہ"، ربوہ کو "مدینہ" اور اس کے قبرستان کو "جنت البقیع" قرار دیتے ہیں۔

مرزائی، احمدی اور قادیانی یہ تینوں ایک ہی گروپ کے نام ہیں۔ یعنی اس گروپ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے

منسوب ہے، جو لوگ مَعَاذَ اللہ اس کو نبی مانتے ہیں وہ اس کے نام "غلام احمد" کی نسبت سے احمدی، اُس کی ذات "مرزا" کی نسبت سے مرزائی اور اس کے شہر "قادیان" کی نسبت سے قادیانی کہلاتے ہیں، تو اس کے ماننے والے مرزائی، احمدی اور قادیانی ان تین ناموں سے پہچانے جاتے ہیں۔ قادیانیوں کے تمام فرقے (قادیانی، لاہوری، دیندار انجمن وغیرہ) کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔

نیپال میں قادیانی کی سرگرمیاں: اسلام کے خلاف بہت سے فتنے پیدا ہوئے، جن میں سب سے خطرناک فتنہ قادیانیت ہے۔ قادیانی مرزائی دن رات مسلمانوں کا ایمان لوٹنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی اور نظم کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ پوری دنیا میں دھوکہ دہی، دجل و فریب سے کام لے کر مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں۔ ان کی ارتدادی سرگرمیاں پاکستان، ہندوستان اور نیپال کے علاوہ یورپ، امریکہ، کینیڈا، افریقہ تک پھیلی ہوئی ہیں۔ قادیانیوں نے بعض ممالک کو ہدف بنا کر غیر ملکی سرمائے سے چلنے والی این جی اوز اور انسانی حقوق کے اداروں کی آڑ میں جارحانہ انداز میں تبلیغ اور ارتدادی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ ان میں نیپال بھی شامل ہے۔

اور بہت سے سادہ لوح مسلمان ان کے پھیلائے ہوئے ارتدادی جال میں پھنس کر اپنا ایمان کھو بیٹھتے ہیں۔ یہ ہماری سستی ہے کہ اکثر مساجد، مدارس، دینی رسائل اور دینی اجتماعات میں مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے واضح دلائل سے عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر آگاہ نہیں کیا جاتا، جس وجہ سے دینی حلقوں کے لوگ بھی قادیانیوں کے ہاتھوں ان کا شکار ہو جاتے ہیں۔

قادیانی بیرون ممالک میں مسلمانوں کے روپ میں جا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ افریقی ممالک میں قادیانیوں نے مسلمانوں کو اس دلیل سے دھوکہ دیا کہ ربوہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے جائے پیدائش کے لئے استعمال ہوا ہے، مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت لے کر ہم ربوہ سے آئے ہیں۔ دیکھو پاکستان کے نقشے پر ربوہ شہر موجود ہے اور اسی سے کئی لاعلم مسلمانوں کو فریب سے قادیانی بنا لیا۔ مغربی افریقہ کے مذہبی رہنماؤں کا بیان ہے کہ "ہمیں یہی باور کروایا گیا کہ دین محمدی اور دین احمدی (قادیانیت) ایک ہی ہے۔ قادیانی تنظیم کے لوگوں نے یہاں آ کر ہم کو دھوکہ دیا کہ ہم مسلمان ہیں اور احمدی نام تعارف کے لئے ہے۔ ہم سڑکیں بنائیں گے، گھر بنائیں گے، تمام سہولتیں دیں گے۔ اس وجہ سے لوگوں نے قبول کیا کہ ایمان بھی محفوظ اور سہولتیں بھی مل رہی ہیں۔ اب ہم پر واضح ہوا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اہم عقیدہ ہے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا، اپنے آپ کو رسالت کے منصب پر فائز کیا، اس کے پیرو کار اس کو نبی اور پیغمبر کی حیثیت سے جانتے اور تسلیم کرتے ہیں، جبکہ قادیانیت کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور دین احمدی کا نام ایک کھلا دھوکہ ہے۔

پچھلے تین دہائیوں سے یہ اپنے گمراہ کن اور باطل عقائد و نظریات کے ساتھ نیپال میں قدم جمانے کی کوشش کر رہے ہیں اور سیدھے سادے اور غریب مسلمانوں کو پیسے کا لالچ دیکر ارتداد کے راستے پر لے جا رہے ہیں۔

Fleeing persecution, Ahmadi Muslims find safe haven in Nepal کے نام سے ایک انگلش تحریر کاٹھمانڈو سے نکلنے والے انگلش جریدے "The Kathmandu Post" میں ۱۹ مئی ۲۰۱۹ میں شائع ہوئی تھی۔

اس پوسٹ کے مطابق تقریباً ۱۹۹۰ میں قادیانیت کا وجود نیپال میں ہوا اور انکی تنظیم "احمدیہ نیپال سنگھ" کے نام سے رجسٹرڈ بھی ہے اس تنظیم کا نمائندہ Sajeel Ghouri ہے جو کہ ٹویٹر وغیرہ پر بہت سرگرم ہے۔ اسکا کہنا ہے کہ نیپال ہمارے لئے بہت سیف اور امن و امان کا مرکز ہے یہاں دھارمک اوتپیڑنا نہیں ہے، یہ زیادہ تر پاکستان سے آئے ہیں اور اکثریت کاٹھمانڈو میں ہے جن میں ایک چوتھائی ریفیوجی کی حیثیت سے ہیں، جنکی تعداد ۸۰۰ کے قریب ہے۔

Sajeel Ghouri یہ حیدرآباد انڈیا کا رہنے والا ہے جو General secretary of Ahmadiyya Muslim community کے عہدے پر فائز ہے۔ Ahmadiyya Muslim Jamaat Nepal جو بابو رام اچاریہ گلی نمبر ۴۴۶۰۰ کاٹھمنڈو میں قائم ہے۔ اس کی شاخیں ملک بھر میں پھیلی ہوئی ہے جو اسلام کے نام پر مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اسے قادیانی بنانے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ Nepal Ahmadi Muslims present at Book Fair کا پروگرام بھی یہ لوگ رکھتے ہیں۔ انٹرنیشنل کتاب میلا نیپال ۲۰۱۸ میں قادیانیوں نے کھلے عام بنام اسلام اپنا بک اسٹال لگایا تھا۔

نیپال میں قادیانی کب آیا: میری معلومات کے مطابق ۱۹۹۰ کے قریب قادیانیت نے نیپال میں قدم رکھا تھا۔ پہاڑ اور ترائی علاقے میں بنام مسلمان غریب مسلمانوں کو ورغلا کر اپنی تحریک میں شامل کرنے کی جدوجہد کرنے لگا، خصوصا عصری علوم سے وابستہ مسلم نوجوانوں کو (جو دینی عقائد سے کماحقہ واقف نہیں) مال ودولت کا لالچ دے کر امریکہ اور لندن کی ٹور کا حوالہ دے کر اپنے جال میں پھانسنے کی ناکام کوشش کرتے رہے، ان سارے حربے استعمال کرنے کے باوجود وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے، البتہ ایک دو سال کے عرصہ میں قادیانی تحریک کے بیرونی پرچارکوں نے ملک عزیز میں مسلمانوں کے دین وایمان کو خراب کرنے میں کچھ زیادہ ہی تیزی پیدا کردی ہے، مسلسل مسلمان نوجوانوں کو ورغلانا، دین اسلام کے نام پر مسلمانوں کو بے دین بنانا، اوراپنے لیٹریچر خفیہ طور پر مسلمانوں میں تقسیم کرنا اور تبلیغ کے نام پر مسلمانوں کو اپنے ہیڈکوارٹر قادیان اور لندن کے سیر کرانا، تعلیم کے نام پر مسلم آبادی میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنا، مسلمانوں کے مساجد ومکاتب میں تقیہ کرکے مسلمانوں کو اپنے باطل دین کی دعوت دینا وغیرہ۔ ان کی فتنہ انگیزیوں کو دیکھتے ہوئے ملک نیپال کی عظیم دینی وعلمی تحریک فخر ملت فاؤنڈیشن نے اپنے زیر اہتمام شائع ہونے والا نیپال کا واحد مقبول رسالہ سنی پیغام کے ذریعے اس فتنہ قادیانیت کے سدباب اور مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھنے کے لئے پہلا قدم اٹھایا ہے۔ ان شاءاللہ وقت اور حالات کے پیش نظر مزید اقدام کی کوشش جاری رہے گی۔

نیپال کے کن کن شہروں میں قادیانی پہنچ چکا ہے: اس وقت نیپال کے بعض شہروں، قصبات اور گاؤں میں ان کی سرگرمیاں جاری ہیں اور یہاں پر قادیانیت پھیل رہی ہے، اس میں پہاڑ اور ترائی دونوں علاقے شامل ہیں نیپال کے مشہور صنعتی وتجارتی شہر بیرگنج ضلع پرسا جو ہندوستان بورڈر سے متّصل ہے اوراس کے پاس پڑوس کے کئی گاؤں میں قادیانیت کی اشاعت ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اس طرح مشرقی نیپال میں قادیانیت پھیل رہی ہے، معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ براٹ نگر کے صناعیہ ایریا میں ایک پوری آبادی قادیانیت کے شکار ہوچکی ہے، پوکھرا نامی شہر جو اپنی قدرتی خوبصورتی، دلکش مناظر کے لئے مشہور ہے اور سیاحوں کا عظیم مرکز ہے، ملک کی راجدھانی کاٹھمنڈو کی طرح یہاں بھی قادیانیوں کا دعوتی وتبلیغی سنٹر قائم ہے۔ اسی طرح نیپال کی راجدھانی کاٹھمنڈو میں "جماعت احمدیہ" کے نام سے ان قادیانیوں کی تنظیم موجود اور سرگرم عمل ہے اور یہ تنظیم وہاں کے سرکاری دفاتر میں رجسٹرڈ ہے۔ لمبنی کے علاقہ میں بھی قادیانی مبلغ پہنچے اور وہاں پر بھی وہ ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کرتے نظر آئے۔ ضلع پرسا گاؤں پرسونی بھٹھہ میں اس ملعون کا اسکول اور مرزاڑھ یعنی معبد چلارہا ہے اس کے علاوہ باڑہ، سنسری اور پہاڑ کے دیگر علاقوں میں قدم جما چکا ہے۔ بعض اہم ذرائع کے مطابق قادیانی تنظیموں کا اس ایجنڈے پر مشترکہ مشن ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش، مالدیپ اور نیپال میں ایسے دینی ادارے جہاں اسلام وسنت کی تعلیم وتربیت ہوتی ہے ان پر کڑی نظر رکھی جائے۔

نیپال میں قادیانیت پھیلنے کی ایک وجہ: نیپال میں قادیانیت پھیلنے کے کئی وجوہات میں سے سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ وہاں پر مسلمان علمی ثقافتی اوراقتصادی طور پر حد درجہ پسماندہ ہیں، ان کی اقتصادی پسماندگی کا فائدہ اٹھاکر قادیانیت کے مبلغین جاہل وناخواندہ لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے میں کامیاب ہیں۔ نیپال کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرکے اس کا جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں: پہاڑ اور ترائی۔ نیپال کے پہاڑی خطوں میں قادیانیت بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے اکثر مسلمان اسلام اوراس کے عقائد حقہ سے بے خبر ہیں، دینی علوم کے جاننے والے بہت کم ہیں، اکثر مسلمان اپنے بچوں کو دینی مدارس کے بجائے عصری علوم کے اسکول وکالجز میں داخلہ کرواتے ہیں اور اپنے بچوں کو ہاسٹل کراکر وہیں اس کی تعلیم وتربیت ہوتی ہے، جہاں ہندو رسم ورواج، اور ہندو کلچر سکھایا جاتا ہے، اسے اسلام کے بنیادی عقائد کا علم تو درکنار سہی سے کلمہ نماز اور روزہ وغیرہ کا بھی علم نہیں ہوتا، بنام مسلمان یہ زندگی گذارتے تو ہیں مگر اسلامی عقائد ونظریات کا دور دور تک علم نہیں ہوتا، محض چند باطل رسوم ورواج اور جمعہ وعیدین پڑھنے کو ہی دین سمجھتے ہیں اور غیر اسلامی تہذیب وثقافت سے بہت حد تک متاثر ہوتے ہیں، ان کی اپنی اسلامی ودینی شناخت بہت کم ہے، اس لئے وہ اس باطل فکر سے جلد متاثر ہوجاتے ہیں اور قادیانی کے دام فریب میں آکر اپنی دینی واسلامی شناخت کی حفاظت کرنے میں ناکام رہتے ہیں، اور قادیانی مذہب کو اپنانے میں کچھ فرق

محسوس نہیں کرتے۔ کچھ سالوں سے چند فارغین مدارس نے اپنی کوشش سے چند مقامات پر مکاتب و مدارس قائم کئے ہوئے ہیں مگر پہاڑی علاقہ میں دینی تعلیم کی صورت حال آج بھی خراب ہے۔ یہ سہی ہے کہ دعوت وارشاد کا کام یقیناً چل رہا ہے، اس علاقہ کے علما بہت کوششیں کررہے ہیں مگر اس کا دائرہ اور مقدار بہت محدود ہے ان وادیوں میں دیگر غیر مسلم تنظیمیں بالخصوص عیسائی، بدھسٹ ،ہندواور قادیانی تنظیمیں سرگرم عمل ہیں۔ دیگر باطل مذاہب جو ظاہر ہے اس سے بچنا تو آسان ہے مگر اس فتنۂ قادیانیت کی تردید وابطال اوراس کی انتشار کی روک تھام اور اس کی سدباب کے لئے جس قدر منصوبہ بند کوشش کی ضرورت ہے اس کا فقدان ہے، البتہ کچھ سالوں سے دعوت اسلامی نے ناخواندہ مسلمانوں کے اندر دینی بیداری لانے کے لیے بھرپور کوشش کررہی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالی اس تحریک کو مزید وسیع فرمائے۔

یہ لوگ جاہل ،کم پڑھے لکھے اور پسماندہ مسلمانوں کو لالچ دے کر خود کو اسلام کا نمائندہ بتلاتے ہیں اور نہایت عیّاری اور مکاری سے ان کے دین وایمان پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں، جس کی بیخ کنی کی فی الفور ضرورت ہے، لیکن نہایت افسوس کہ ساتھ یہ کہنا پڑرہا ہے کہ اس جانب ہمارے علما کی توجہ بہت کم ہے اس کے برعکس قادیانی مبلغین کھلے بندوں نیپال کے طول وعرض میں اپنی ارتدادی سرگرمیاں پوری قوت کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں۔، نیپال میں قادیانی جماعت کی جملہ تنظیمیں قادیان سے وابستہ ہیں اور اسی کے زیر اہتمام چلتی ہیں۔

نیپال آبادی کے لحاظ سے دنیا کا بہت ہی چھوٹا ملک ہے،اس ملک میں مسلمانوں کی تعداد ٪10 ہیں اور سب سے زیادہ اہل سنت وجماعت رہتے ہیں لیکن کافی عرصہ سے یہاں قادیانی گروہ متحرک ہوکر اسلام کے نام پر عوام میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ گورمنٹ تک بھی رسائی حاصل کرچکا ہے۔اس لیے اب قائدین مذہب وملت کو زیادہ زور صرف کرنے کی ضرورت ہے اور یہاں کے دینی حلقوں کو خاصی محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

پوری دنیامیں قادیانیت کا نیٹورک: بعض اطلاعات کے مطابق دنیا کے تقریباً ۱۵۰ ملکوں سے زائد ممالک میں قادیانیوں یعنی احمدیوں کا مضبوط اور مربوط نیٹ ورک موجود ہے۔ جن ممالک میں قادیانیوں کے اہم مراکز کام کررہے ہیں ان میں خاص طور پر لائبیریا، گھانا، گیمبیا، انڈونیشیا، ٹیچی مان، آئیوری کوسٹ، لندن، گلاسکو (برطانیہ)، فرینکفرٹ (جرمنی)، کومبال (سینیگال) سویڈن، ایمسٹرڈیم (ہالینڈ)، بنگلہ دیش، نیویارک، جاپان، ویسٹ جاوا، ہالینڈ، ملائشیاء، سنگاپور، روزہل ماریشس، سمبول (سینگال) ، ناروے، سیرالیون اور نائیجیریا جیسے ملک شامل ہیں۔ قادیانیوں کے اہم ترین مراکز ویسٹ جاوا، سینیگال، سویڈن، جرمنی اور برطانیہ ہیں۔

نیپال کے اسکول ،کالجز، یونیورسیٹی اور میڈیکل کالج میں قادیانی اسٹوڈنٹس مسلم طلبا کے درمیان قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں اور جب وہ اس سے مکمل طور پر مطمئن ہوجاتا ہے تو اسے قادیانی بننے کی پیش کش کرتا ہے۔ مہوتری، دھنوشہ خصوصا پہاڑ کے اضلاع سے لوگوں کے ذریعہ یہ معلوم ہوا۔ قادیانی اسلام کے نام پر اور اسلام کی مخصوص شعائر و علامات کے ساتھ اپنے مذہب کا پرچار کرتے اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ قادیانی لابی جو کہ اپنے آپ کو احمدی مسلم کہتے ہیں انہوں نے مسلمان گھرانوں کے انگریزی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء وطالبات جو کہ معاشی طور پر کمزور ہیں انہیں اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ نوکری کا جھانسہ دے کر انہیں لندن، جرمنی، کینیڈا، امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ بھجواتے ہیں۔ مخصوص ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہورہی ہیں کہ پہاڑی علاقہ میں خاص طور پر پوکھرا، گورکھا، لمبنی وغیرہ شامل ہیں جہاں بڑی تیزی کے ساتھ قادیانیت پھیلائی جارہی ہے اور مسلمان لڑکوں کو ورغلا کر اعلیٰ تعلیم، دولت اور نوکری کا لالچ دے کر اسے مرتد بنایا جارہا ہے۔ قادیانی لابی کا نیپال میں احمدی اسکول ہے جو ملک کے مختلف مقامات پر ہے یہ کافی عرصہ سے غریبوں کی مدد کی آڑ میں قادیانی مذہب کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ قادیانی مبلغین جن میں اعلی تعلیم یافتہ افراد جیسے ڈاکٹر، انجینیر، نرس وغیرہ پہاڑ اور ترائی علاقہ کے گاؤں گاؤں خصوصا سرحدی علاقوں کا دورہ کرتے ہیں۔ علاج کے نام پر لوگوں کو ورغلانے کا کام کرتے ہیں۔

اخیر میں ہم اپنے ملک عزیز نیپال میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر حکومت کی جانب سے پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

☆☆☆☆

نیپال میں قادیانیت کا فروغ اور سدباب کی تدابیر

ڈاکٹر محمد مبشر حسن مصباحی

ختم نبوت اسلام کا بنیادی متفقہ عقیدہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والرسل ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی ورسول نہیں ہوسکتا ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو نبی ورسول ہونے کا دعویٰ کیا، اور کفریہ عقائد اپنی کتابوں میں شایع کیا۔ اس لیے سارے مکاتب فکر کے علما نے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کو کافر ومرتد قرار دیا ہے۔ پاکستان حکومت میں وہ مسلم فرقے کی لسٹ میں شامل نہیں بلکہ غیر مسلم کی زمرے میں ہیں۔

اطلاع ملی ہے کہ کاٹھمانڈو راجدھانی نیپال میں بھی اپنا سینٹر کھول دیا ہے۔ وہ مال وزر دے کر قادیانی مذہب کا فروغ کرتے ہیں، بظاہر نماز بھی پڑھتے ہیں، اچھی اچھی باتیں بھی کرتے ہیں اور بڑے اخلاق سے پیش آتے ہیں لیکن ان کے اساسی عقائد کفریہ ہیں۔

یونیورسٹی کے طلبہ طالبات، پسماندہ غریبوں کو مالی تعاون کرکے اپنے مذہب سے قریب کرتے ہیں۔ خدارا ہر شخص قادیانی فکر و گفتگو سے محفوظ رہیں اور دوسروں کو بھی محفوظ رہنے کی تلقین کریں۔

نیپال میں قادیانیت کا سدباب کیسے ہو؟ مجھ سے یہاں کے مختلف علماء اور اسکالرس نے تبادلہ خیال کیا۔

میں نے انہیں اپنے کچھ مشورے دیے ہیں اور بتایا کہ صرف تحریر ہی کافی نہیں ہے عملی اقدام بھی ضروری ہے۔

تحریری طور پر میں نے ۲۰۱۵عسوی میں اپنا ایک مقالہ قادیانیت کے حوالے سے سہ ماہی الھادی بیراٹ نگر سے شائع کیا تھا جب یہاں پر ان کی موجودگی کا علم ہوا تھا۔

میری ناقص رائے میں سد باب کے لیے اہل سنت واہل حدیث اور سبھی طبقہ سے علما ہوں، اور حکومتی سطح پر میمورنڈم دے کر ان کے خلاف کارروائی کریں۔

نیپال جمہوری ملک ہے اور کمیونسٹ کا غلبہ ہے اس لیے یہ اتنا آسان نہیں ہے، لیکن اس احتجاج کا اثر یہ ہوگا کہ عوامی سطح پر سارے مسلمانوں کو پتہ چل جائے گا کہ یہ کوئی مسلم فرقہ نہیں ہے بلکہ ایک مستقل مذہب ہے۔

مستقل مذہب کے طور پر رہے تو ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے "لكم دينكم ولي دين" تمھارا دین تمھارے لیے اور میرا دن میرے لیے ہے۔

لیکن مسلم فرقہ بن کر مسلمانوں کو اپنے مکروفریب میں پھنسا کر ایمان وعقیدہ خراب کرے، تو ناقابل بیان افسوسناک کربناک المیہ ہوگا۔

ابھی اگر خاموش رہے تو نیپالی حکومت میں بعید نہیں اپنا مسلم فرقہ میں نام شمار کرالے، لہذا ہمارا اور ہر نیپالی مسلم ناگرک کی ذمہ داری ہے کہ اپنا احتجاج درج کرائیں اور مطالبہ کریں کہ وہ جس طرح پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ میں کافر ہے اسی طرح یہاں بھی کافر ہے چاہیں وہ جہاں چلے جائیں اپنے کفریہ عقائد ہونے کی وجہ سے مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں ہیں ۔

تحریرات اردو نیپالی ہندی زبانوں میں بھی شایع کرنے کے ساتھ اسٹیج کے علما کے لیے ضروری ہے اپنا موضوع سخن یہاں قادیانی مذہب کے مکروفریب بنائیں اور ان کے کفریہ عقائد سے روشناس کرائیں۔

ائمہ مساجد اور خطبا کو بھی چاہیے کہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت اور اپنے مخصوص تقاریر کے علاوہ للہ قادیانیت پر خطاب کریں کم از کم بڑے شہروں کی بڑی کانفرنسیز میں ابھی تقریر کی ضرورت ہے چوں کہ تحریر سے زیادہ تقریر مؤثر اور سریع التبلیغ ہے۔

اس کے علاوہ ذمہ دار علما کو چاہیے کہ وفد کی شکل میں جہاں پر مراکز قائم ہورہے ہیں خاص کر وہاں کا دورہ کریں، اہل خیر کا بھی دینی فریضہ ہے اس کام کے لیے علما کا مالی تعاون کریں تاکہ ان کا سفر آسان تر ہو۔

دین اسلام کی تبلیغ علما، صوفیا اور اہل دول کے باہم تعاون سے ہی ہوئی ہے اور ہوتی رہے گی ۔ان شاء اللہ۔ ☆☆☆☆

نیپال میں فتنہ قادیانیت اور اس کی سرگرمیاں

ابوالمتبسم ایاز احمد عطاری

اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں اب تک بہت سے کذاب دجال پیدا ہوئے جنھوں نے نبوت کا جھوٹا دعوی کیا۔

اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، سجاح اور دیگر کذابوں نے اپنی نبوت کا دعوی پیش کیا۔ اور یوں رسول اللہ ﷺ کی چودہ سو سال پہلے کی دی ہوئی غیبی خبر ثابت ہوئی کہ اس امت میں کذاب یعنی جھوٹوں کا ظہور ہوگا جو یہ کہیں گے کہ وہ نبی ہیں، مگر یہ اٹل حقیقت ہے کہ نبی محمد ﷺ ہی ہیں، رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہے۔

ہندوستان کی سرزمین پر ایک صدی پہلے پنجاب کے ایک گاؤں ''قادیان'' میں ایک کذاب ظاہر ہوا جس کا نام ''مرزا غلام احمد قادیانی'' تھا، شروع میں اس نے متکلّم اسلام اور مناظر اسلام کے طور پر اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔

اس چالاک مرزا نے اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' کی طباعت اور نشر و اشاعت کے لیے مدد و تعاون کی اپیل کا اشتہار و اعلان کرنا شروع کیا۔ اور ''براہین احمدیہ'' کے بعض اجزاء کی طباعت اور اشاعت عمل میں آئی اور اس میں مذہب اہل حق کے مخالف آراء و اقوال نظر آئے۔ چند ہی ایام کے بعد خود اپنی ذات سے متعلق اس شخص نے متعدّد متضاد اسلام دعوے ظاہر کرنا شروع کیا، بالآخر اس نے اپنی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا چوں کہ اس کام کے لیے انگریز حکومت سے اس کی ساز باز ہو چکی تھی افراد کی خرید ہو چکی تھی ان کے قلب و ضمیر کا سودا مکمل ہو چکا تھا اس کے پیرو کار پیدا ہوتے گئے۔

اس کذاب کا خوب چرچا ہوا، ہندوستان کی سرزمین میں اس کے پیروکاروں کی ایک بہت مختصر تعداد اس کے گرد جمع ہو گئی۔ جملہ اہل حق نے اس کذاب کی جھوٹی نبوت کا انکار کیا اور اس کی تردید اور اس کے دعوے کو جھوٹا ثابت کرنے میں بہت کوششیں کی۔

علمائے اہلسنت نے مناظروں، کتابوں، خطوط کے ذریعے اسے شکست فاش دی۔

بالآخر یہ انگریزوں کا غلام مرزا غلام احمد قادیانی ۱۹۰۸ میں اپنی ہی بددعاؤں کے نتیجہ میں بدترین موت کا شکار ہوا۔

علمائے کرام نے بالیقین مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے سارے دعووں کو بکھیر کر رکھ دیا، پھر بھی قادیانی اپنے مذموم افکار اور باطل نظریات کو سادہ لوح مسلمانوں میں پھیلانے کی کوشش میں مصروف عمل رہے، وہ اپنے تمام تر مادی وسائل و امکانیات کو بروئے کار لا کر اپنی باطل فکر کو رواج دینے کی تمام تر جدوجہد کرتے رہے، تاکہ مسلمان اپنے حقیقی دین اور اپنے صحیح عقائد سے پھر جائیں اور ارتداد کے شکار ہو جائیں قادیانیت کی نشر و اشاعت میں ہمیشہ اغیار بالخصوص انگریزوں نے ان کی مدد کی ہے اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے، یہ اپنے رفاہی و انسانی عمل کے ذریعہ فقراء و مساکین کو اپنا ہمنوا بنانے میں بعض حد تک کامیاب ہیں۔

اس جھوٹے قادیانی کے پیروکار اس کے دور میں پیدا ہوئے اور اس کے عہد میں اور بعد کے عہد میں صوبہ پنجاب میں تھوڑے سے پیدا ہوئے اور بعض بڑے شہروں میں قادیانی افراد پائے گئے، اس کے عبرت ناک انجام اور بدترین موت کے بعد بھی قادیانی فرقہ کے پیروکار کم و بیش پیدا ہوتے رہے اور مرور ایام کے ساتھ دنیا کے کچھ دیگر ممالک بالخصوص بعض افریقی ممالک میں بالاخص اقتصادی و علمی و ثقافتی طور پر پسماندہ خطوں میں یہ ''احمدیہ'' فرقہ کے مشتبہ نام سے بتدریج پھیلتے رہے۔

احمدیہ کا لقب اس لیے اختیار کیا گیا تاکہ سادہ لوح، ناخواندہ

مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اپنی باطل جماعت میں شامل کرنا ان کے لیے آسان ہو، اور انھیں باطل و مذموم افکار کا شکار بنالیا جائے۔

اس وقت امریکہ یورپ آسٹریلیا، برطانیہ اور اسرائیل سے انھیں خصوصی مدد ملتی ہے، ان کی سرگرمیاں جاری ہیں اور یہود ونصاریٰ اور دیگر منحرف اور گمراہ نظریات کے حامل اشخاص و تنظیمات کی انھیں تائید حاصل ہے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہندوستان کے پڑوسی پسماندہ ملک نیپال میں قادیانیت اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں، تمام تر خرابیوں اور بہر نوع برائیوں کے ساتھ پھیل رہی ہے، مرزائی قادیانی اپنے فاسد افکار اور باطل نظریات کو سادہ لوح مسلمانوں میں پھیلانے کی کوشش میں مصروف عمل ہیں۔

وہ اپنے تمام تر مادی وسائل وامکانیات بروئے کار لاکر اپنی فکر کو رواج دینے کی تمام تر جدوجہد کر رہے ہیں، تاکہ مسلمان اپنے حقیقی دین اور اپنے عقائد سے پھر جائیں اور ارتداد کے شکار ہو جائیں یہ اپنے رفاہی وانسانی عمل کے ذریعہ فقراء و مساکین کو اپنا ہمنوا بنانے میں کسی نہ کسی حد تک کامیاب ہیں۔

اس وقت نیپال کے بعض شہروں، قصبات اور گاؤں میں ان کی سرگرمیاں جاری ہیں اور یہاں پر قادیانیت پھیل رہی ہے، نیپال کے مشہور صنعتی وتجارتی شہر بیرگنج اور اس کے پاس پڑوس کے کئی گاؤں میں قادیانیت کی اشاعت ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔

چوں کہ وہاں پر مسلمان علمی ثقافتی اور اقتصادی طور پر حد درجہ پسماندہ ہیں، ان کی اقتصادی پسماندگی کا فائدہ اٹھاکر قادیانیت کے مبلغین جاہل وناخواندہ لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے میں کامیاب ہیں، اس بابت وہاں سے بہت پہلے سے ناپسندیدہ خبریں موصول ہوتی رہی ہیں۔

اس طرح مشرقی نیپال میں قادیانیت پھیل رہی ہے، معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ براٹ نگر کے صنعتی ایریا میں ایک پوری آبادی قادیانیت کے جال میں گرفتار ہو چکی ہے، نیپال کے پہاڑی خطوں میں حالات مزید بدتر ہیں جہاں کے مسلمان اسلام اور اس کے عقائد حقہ سے بے خبر ہیں، چند باطل رسوم ورواج کو ہی دین سمجھتے ہیں، وہ غیر اسلامی تہذیب وثقافت سے بہت حد تک متاثر ہیں، ان کی اپنی اسلامی ودینی شناخت نہیں ہے اس لیے وہ اس باطل فکر سے متاثر ہو کر متاع غرور سے فریب کھاکر اپنی دینی واسلامی شناخت کی حفاظت کرنے میں ناکام ہیں اور قادیانیت کو گلے لگانے میں حرج نہیں محسوس کر رہے ہیں، پوکھرا نامی شہر جو اپنی قدرتی خوبصورتی، دلکش مناظر کے لیے مشہور ہے اور سیاحوں کا عظیم مرکز ہے، اس میں قادیانیوں کا دعوتی وتبلیغی سنٹر قائم ہے۔

اسی طرح نیپال کی راجدھانی کاٹھمنڈو میں "جماعت احمدیہ" کے نام سے ان قادیانیوں کی تنظیم موجود اور سرگرم عمل ہے اور یہ تنظیم وہاں کے سرکاری دفاتر میں رجسٹرڈ ہے۔

لمبنی کے علاقہ میں بھی قادیانی مبلغ پہنچے اور وہاں پر بھی وہ ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کرتے نظر آئے، دین وعقیدہ کے لیے یہ زہر قاتل اور مہلک بیماری اس ملک کے اطراف واکناف میں سرایت کرتی جاری ہے، نیپال میں علم وتعلیم کی صورت حال آج بھی کچھ زیادہ بہتر نہیں ہے، جامعات ومدارس گنتی میں یقیناً بہت زیادہ ہیں نتائج واثرات کے اعتبار سے چند ہی ادارے قابل شمار ہیں۔

دعوت وارشاد کا کام یقیناً جاری ہے مگر اس کا دائرہ اور مقدار بہت محدود ہے دعوتی حالت کچھ زیادہ تسلی بخش نہیں ہے غیروں میں دعوت صفر کے درجہ میں ہے، بدعقیدہ خرافاتی مسلمانوں بالخصوص پہاڑیوں کی وادیوں میں بسنے والے ناخواندہ طبقہ میں بھی دعوت کا کام نہ کے برابر ہے ان وادیوں میں دیگر غیر مسلم تنظیمیں بالخصوص عیسائی، بودھسٹ اور قادیانی تنظیمیں سرگرم عمل ہیں۔

سدباب کی فکر خال خال لوگوں میں ہے اس فتنۂ قادیانیت کی تردید وابطال اور اس کی اشاعت کے روک تھام کے لیے جس قدر منصوبہ بند کوشش کی ضرورت ہے اس کا فقدان ہے، بعض اسلامی تنظیمیں اور دینی ادارے اور ان سے وابستہ اہل علم کبھی کبھی اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے کچھ کوششیں ضرور کرتے رہے ہیں۔

لیکن حقیقی معنوں میں وہ اس سلسلہ کی بہت کامیاب کوشش نہیں قرار دی جاسکتی ہے کوششیں معمولی ہیں جب کہ فتنہ بہت ہولناک نیز خطرناک ہے یہ بڑی مہلک بیماری ہے جو دن بدن ملک کے بعض اطراف میں پھیلتی جارہی ہے۔

اسی طرح بعض اوقات کچھ اہل علم اور دعاۃ کی جانب سے بھی اس فتنہ کے ردوابطال کی بابت کچھ کوششیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں، انھوں نے اپنی تقریروں اور بعض مقالات کے ذریعہ نیپال کی مسلم

امت کو اس بڑے خطرہ سے آگاہ کیا ہے۔

ایک دفعہ لمبنی کے علاقہ میں ایک قادیانی مبلغ پہنچا، اس نے پہلے اپنے آپ کو ایک مسلمان اور پڑھا لکھا عالم ظاہر کیا، اس نے لمبنی کے انتہائی حساس مقام پر سانا نامی چوراہا پر بنی جامع مسجد اہل حدیث میں خطبہ جمعہ دینے میں کامیابی حاصل کی، کئی خطبات دیا پھر بالآخر اس نے بال و پر نکالنا شروع کیا اور بتدریج اپنے باطل افکار و مسموم خیالات کا اظہار کرنا شروع کیا۔

بالآخر پتہ چلا کہ یہ قادیانی مبلغ ہے جو اس حساس ترین علاقہ میں لوگوں کو اپنی باطل فکر کو پھیلانے پر مامور ہوا ہے، اس کے بعد ہی ضلع کپل وستو وروپندیہی کے علماء اہل حدیث نے اس کے زیغ وضلال کو آشکارا کیا اور اس کو وہاں سے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔

مگر واقعہ کا یہ انتہائی تاریک پہلو اس وقت سامنے آیا کہ کچھ جاہل و ناسمجھ لوگ اس کی ہمنوائی کرتے نظر آئے۔

نیپال میں قادیانیت اور اس کے باطل افکار وفاسد نظریات اور خبیث عقائد کے رد وابطال اور اس گمراہ کن فتنہ کی سرکوبی کے لیے درج ذیل تجاویز پیش خدمت ہیں۔

۱۔ علم وعقیدہ کے باب میں نمایاں علما کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو ہر ممکنہ وسائل وامکانات کو بروئے کار لاکر اس فتنہ کی سرکوبی کرنے اور اسے جڑ سے اکھاڑنے کی سنجیدہ کوششیں کرنے میں لگ جائے اور اس کے عمل میں استمرار و تسلسل ہو۔

۲۔ مقامی زبان میں اس موضوع پر بحوث ومقالات اور کتابیں لکھی جائیں اور مختصر جامع کتابوں کو ملک میں وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جائے تاکہ لوگوں کو اس فتنہ اور اس کی تباہ کاریوں کی جان کاری ہو جائے۔

۳۔ باصلاحیت اسلامی مبلغین کی ٹیم تیار کی جائے جو اپنے خطبات ودروس کے ذریعہ لوگوں میں صحیح اسلامی عقائد کو بیان کریں، عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کریں اور مسلمانوں کی دینی وایمانی زندگی میں اس کی اہمیت کو آشکارا کریں، ساتھ ہی لوگوں کے سامنے قادیانیت کی حقیقت واضح کریں، اس کے اندر زیغ وانحراف کو مدلل طور پر سامنے لائیں، بالخصوص ایسے علاقوں میں جہاں پر قادیانی مشن کی سرگرمیوں کا وجود ہے۔

۴۔ ان علاقوں میں جہاں قادیانیت نے اپنا بال وپر نکالنا شروع کر دیا ہے، اسلامی مکاتب کا قیام عمل میں لایا جائے بالخصوص پہاڑی خطوں میں جہاں پر جہالت وناخواندگی عام ہے جب علم وعقیدہ سے آراستہ وپیراستہ نسل تیار ہوگی تو قادیانیوں کے لیے ان کے اندر اپنے مسموم افکار اور باطل خیالات کی نشر واشاعت ممکن نہ ہوگی، تعلیم یافتہ ہونے کی صورت میں وہ حق وباطل کی تمیز کر سکیں گے اور گمراہی کی دعوت دینے والوں سے چوکنا رہیں گے، گمراہ گران میں بآسانی گمرہی پھیلانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا کیوں کہ علم و معرفت ایک ڈھال ہوتی ہے۔

۵۔ نیپال میں موجود مسلمانوں کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے اپنی صفوں اور اپنی کوششوں میں اتحاد ویکجہتی پیدا کرنا چاہیے، سب سے زیادہ کامیاب کوشش خطباء وائمہ کی ہو سکتی ہے انھیں اس کے لیے تیار کیا جائے اور خطبے کا موضوع بنایا جائے اور اس فتنے کے خلاف عام فتوی شائع کیا جائے اور مساجد کے ذریعے جمعہ کے دن تقسیم کرایا جائے، مساجد کے ذریعہ ہی ہر مسلمان کو قادیانیت کے بطلان سازش اور خطرے سے آگاہ کیا جا سکتا ہے۔

۶۔ اسلامی عقیدہ بالخصوص عقیدہ ختم نبوت خاتم النبیین ﷺ کے موضوعات پر مساجد میں دروس کا اہتمام ہونا چاہیے، اس طرح ان دروس میں قادیانی کذاب اور اس کے بڑے جانشینوں کے افکار وخیالات کے زیغ وضلال ان کے انحرافات وخرافات اور تلبیسات کو مدلل طور پر بیان کرنا چاہیے۔

۸۔ علماے اہل سنت کے بعض مختصر رسائل وکتب کی طباعت کا بھی اہتمام ہونا چاہیے، ردّ قادیانیت میں ان کی تحریروں کا خلاصہ مقامی زبان میں تیار کر کے طباعت سے آراستہ کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

۹۔ نیپال کے جامعات ومدارس کی ذمہ داری ہے کہ اس فتنہ کے سدباب کے لیے توجہ مبذول کریں اور اس سمت حقیقت پسندانہ قدم اٹھائیں۔ ☆☆☆☆☆☆

قادیانیت کا سدباب کیوں اور کیسے ؟

مفتی حبیب القادری صمدی

یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہونے والا اور جو نبوت ملنا ممکن بھی جانے وہ کافر اسلام سے خارج ہے، مگر عہد رسالت ہی سے ایسے ایسے کذاب پیدا ہوتے رہے جنہوں نے نبوت کا جھوٹے دعوے کیے اور آخر میں ذلیل ہوکر مرے۔ انھیں میں سے ایک بڑا کذاب مردود مرزا غلام احمد قادیانی ثابت ہوا جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے امت کو فتنہ میں ڈال دیا۔ ابتداءً اس نے انگریز حکومت کے سہارے بھولے بھالے غریب مسلمان کو مال و دولت کی لالچ دے کر اپنی جال میں پھنساتا رہا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس نے ایک ٹیم تیار کرلی اور پورے ملک میں فتنہ پھیلانا شروع کردیا۔ جب اس کی خبر ہمارے علماء کو ہوئی تو ہمارے علما نے تحریری اور تقریری شکل میں اس کا منہ توڑ جواب دیا اور اس کے ناپاک منصوبوں کو عوام کے سامنے پیش کیا۔ کثیر اکابر علمائے اہل سنت نے تصنیف و خطابت کے ذریعے اس کی تردید میں نمایاں کارنامہ انجام دیا۔

پچھلے چند دہائیوں سے زیادہ توجہ نہ دینے کی وجہ سے پھر سے قادیانیت بڑھنے لگی ہے۔ بھولے بھالے نوجوان مسلمان کو تعلیم اور روزگار کا ڈھونگ رچاکر اپنی گرفت میں لے رہے ہیں، اولاً تو وہ خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں لیکن اپنا بنا لینے کے بعد مرتد کرکے ہی دم لیتے ہیں۔ لہٰذا جس طرح ہمارے بزرگوں نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا ہے ہمیں بھی وہی طریقہ اپنانا ہوگا اور اس کے اس فریب کاری کو عوام کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ ذیل میں چند تجاویز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانیت کا سدباب کیسے کریں؟: (۱) سب سے پہلے ہمارے ذمہ دار علما پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اتحاد کی فضا قائم کرکے اپنے اپنے علاقوں کے ائمہ سے رابطہ کریں اور انہیں قادیانیوں کے ناپاک منصوبوں سے باخبر کریں۔

(۲) اہل قلم، قادیانیوں کے کفریہ عقائد کو آسان لفظوں میں تحریر کرکے ائمہ حضرات کو پیش کریں تاکہ وہ عوام الناس کے درمیان بیان کرسکے، خصوصاً جمعہ کے خطاب میں بیان کریں۔

(۳) وہ علما جو اکثر شوشل مڈیا پر رہتے ہیں فقیر ان سے عرض کرتا ہے کہ شوشل میڈیا کے ذریعہ لوگوں کو ان سے باخبر کریں۔

(۴) ہمارے خطبا رد قادیانیت کو بھی اپنا عنوان سخن بنائیں تاکہ مسلمان ان کے فتنوں سے محفوظ رہ سکے۔

(۵) اہل قلم تحریر کے ساتھ ساتھ تبلیغی میدان میں بھی اتریں تاکہ ان پڑھ عوام ان کے جال میں پھنسنے سے بچ سکے۔

(۶) اردو تحاریر کا ترجمہ نیپالی، ہندی اور انگلش زبان وغیرہ میں بھی کیے جائیں تاکہ اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات ان کے باطل افکار و نظریات سے واقف ہوسکیں۔

(۷) بالخصوص نیپال کے جس علاقے میں قادیانیت پھیل رہی ہے وہاں علما کی ٹیم کو روانہ کیا جائے تاکہ وہاں کے لوگ اچھی طرح باخبر ہوجائیں کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔

(۸) ہفتہ واری یا کم از کم ماہانہ اجتماع کریں جس میں بالخصوص ختم نبوت کے عنوان پر بیانات ہوں۔

(۹) ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہم سب اہل سنت و جماعت کو ہمہ وقت متحرک رہنا ہوگا۔

(۱۰) تحریروں کو اردو اور نیپالی اخبارات میں شائع کروائی جائیں۔

(۱۱) اہل علم پر ضروری ہے کہ وہ رد قادیانیت کو اپنا دینی فریضہ جانیں اور ہمیشہ قلع قمع کرنے میں سرگرم رہیں۔

الٰہی! ہمیں فتنۂ قادیانیت سے محفوظ رکھ اور عشق رسول ﷺ میں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ ☆☆☆☆☆

عقیدۂ ختم نبوت: منظوم سلسلہ

آخرالانبیاء خاتم الانبیاء

مفتی سید اولاد رسول قدسی مصباحی، امریکہ

شاہ دیں مصطفےٰ خاتم الانبیا
ہیں وہی باخدا خاتم الانبیا

ان کے سر پر ہے ختم نبوت کا تاج
ہے یہ رب کا کہا خاتم الانبیا

ہیں وہ قصر نبوت کی اینٹ آخری
قول شاہ دنا خاتم الانبیا

ہے فقط سرور دیں کی ذات میں
کہ گئے انبیا خاتم الانبیا

ثبت ہے لفظ خاتم کا معنی یہی
آخر الانبیا خاتم الانبیا

بعد ان کے ہے کذاب ہر مدعی
صرف نور خدا خاتم الانبیا

قادیانی ہے سرتاپا مکر و فریب
اصل صدق و صفا خاتم الانبیا

سب صحابہ کا ہے یہ عقیدہ اٹل
ہیں خیر الوریٰ خاتم الانبیا

کہ گئے یہ رضا ہے یہ ایماں کا جز
قوم سے بارہا خاتم الانبیا

ہے وہ ملعون کافر، شہ دین کو
جو نہیں مانتا خاتم الانبیا

قدسی کہتا ہے کہتا رہے گا یہی
ہیں شہ دوسرا خاتم الانبیا

ترانہ ختم نبوت

مفتی محمد عطاء النبی حسینی مصباحی

خدائے پاک کرتا ہے بیاں ختم نبوت کا
عقیدہ کرتا ہے قرآں ، عیاں ختمِ نبوت کا

ازل سے جب خدا ختمِ نبوت کا نگہباں ہے
مٹائے مٹ نہیں سکتا نشاں ختمِ نبوت کا

نبی ﷺ ختم الرسل ہیں،انبیاء نے رب تعالیٰ سے
کیا ہے وعدہ و پیماں ہاں ختمِ نبوت کا

یہ ہے تاریخ سارے انبیا کی غور سے پڑھیے
کیا اقرار سب نے یک زباں ختمِ نبوت کا

نبی نے جب کہا ہے"لا نبیَّ بعدی"امت سے
رہے گا حشر تک یہ گلستاں ختم نبوت کا

انا العاقب ، انا الخاتم ہے فرمانِ نبی آخر
کسی پر کیوں کریں ہم اب گماں ختمِ نبوت کا

ہے اجماعِ صحابہ اور امت ،جز تیرے آقا
نہیں مالک کوئی بھی ایں وَ آں ختمِ نبوت کا

کرو تکفیر تم ہر منکر ختم نبوت کی
لگے گا ورنہ تم کو بھی سناں ختمِ نبوت کا

کہا ہے قادیانی کو جہانِ علم نے کافر
مٹانے کو چلا تھا جو نشاں ختمِ نبوت کا

نبی کی خاتمیت پر کرے حملہ مگر پھر بھی
نہ کر پائے گا وہ کچھ بھی زیاں ختمِ نبوت کا

میرے نیپال سے اے قادیانی بھاگ جاو تم
مٹو گے جب مٹاو گے نشاں ختمِ نبوت کا

بھگانا ہے اگر تم کو کہیں سے قادیانی کو
لگا دو زور سے نعرہ وہاں ختمِ نبوت کا

ملے گی کامیابی، قادیانی کو یہاں کیوں کر
کہ جب احمد رضا ہے پاسباں ختمِ نبوت کا

دیا ختمِ نبوت کا رضا نے ہم کو درس ایسا
ہے شیدا آج بھی ہندوستاں ختمِ نبوت کا

جو ہیں ختمِ نبوت کے مرے نیپال میں شیدا
رہے یہ کارواں ہر دم رواں ختمِ نبوت کا

ہماری ہے گزارش، واعظو! اب غور سے سنیے
ہو کم سے کم مہانہ اک بیاں ختمِ نبوت کا

کرو ختمِ نبوت کا سدا تم ہر جگہ چرچا
عقیدہ جان لیں پیر و جواں ختمِ نبوت کا

خدا کی ہے عطا سرکار انس و جان کے صدقے
حسینیؔ بھی بنا ہے نغمہ خواں ختمِ نبوت کا

ہے محبت کی بنا ختم نبوت کا علم

مولانا سلمان فریدی مصباحی، بارہ بنکوی، مسقط عمان

ہے بلندی پہ سدا ، ختمِ نبوت کا عَلَم
نہ جھکے گا ، نہ جھکا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

زیر کرپائیں گے کیا اس کو زمانے والے
رب نے ہے اونچا کیا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

اس لیے لیکے اِسے عاشقِ سرور نکلے
مصطفیٰ کی ہے رضا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

ہونگے سازش میں یہ مرزائی ہمیشہ ناکام
یوں ہی بانٹے گا ضیا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

دشمنِ دیں نے اسے جب بھی جھکانا چاہا
اور بھی اونچا اٹھا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

قادیانی کے مددگار رہیں گے رسوا
دائمی عِز و عُلا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

آؤ ہم مل کے اٹھیں اور پکاریں لبیک
خم نہ ہونے دیں ذرا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

خلد جائے گا وہ اصحابِ نبی کے ہمراہ
جس نے بھی تھام لیا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

اِسکی رفعت میں ہے پوشیدہ ہمارا اقبال
اوجِ مومن کا پتہ ختمِ نبوت کا عَلَم

قادیانی کا نبی ، پیکرِ کذب و طُغیان
پرچمِ صدق وصفا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

کور دیدہ کو جمال اس کا نظر کیا آئے
آنکھ والوں کی جِلا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

چشمِ باطل میں یہ کانٹوں کی طرح چُبھتا ہے
ہے گُل چشمِ وفا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

آو دیوانو ! مرے سایے میں جنت لے لو
دے رہا ہے یہ صدا، ختمِ نبوت کا علم

ظلمتِ کفر نہ ہوپائے گی اِس پر غالب
نورِ حق سے ہے سجا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

مرکے بھی ہم سے نہ چھوٹے گی محبت اِسکی
ہے رگ جاں سے بندھا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

یہ عقیدہ تو ہے ایماں کا جُزِ لاَ یَنفَک
ہے محبت کی بِنا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

اِس کے بدلے ، کوئی سمجھوتہ نہیں ہے منظور
دینِ حق کی ہے ضیا ، ختمِ نبوت کا علم

یہ تو سرمایۂ بخشش ہے فریدیؔ اپنا
دل سے ہوگا نہ جُدا ، ختمِ نبوت کا عَلَم

اولیں آخریں خاتم المرسلیں

مولانا محمد علاء الدین امن رضوی

اولیں آخریں خاتم المرسلیں
لامکاں کے مکیں خاتم المرسلیں

دونوں عالم میں کوئی نہیں ہے شہا
آپ جیسا حسیں خاتم المرسلیں

سب رسولوں میں اعلیٰ ہے ذات آپ کی
اے رسول امیں خاتم المرسلیں

آپ ہی کے لیے رب نے پیدا کیا
ہر مکان و مکیں خاتم المرسلیں

وہ مراتب ہیں حاصل خدا سے تمھیں
جو کسی کو نہیں خاتم المرسلیں

بخشوائیں گے ہم عاصیوں کو ضرور
شافع مذنبیں خاتم المرسلیں

رب کی تخلیق ہے آپ کے واسطے
رحمت عالمیں خاتم المرسلیں

لفظ ماکان اس پر ہے روشن دلیل
آپ ہیں بالیقیں خاتم المرسلیں

ہیں دل و جاں سے قربان تجھ پہ شہا
آسمان و زمیں خاتم المرسلیں

فرش سے عرش تک سلطنت آپ کی
سب ہیں زیر نگیں خاتم المرسلیں

فرش سے عرش تک سلطنت آپ کی
سب ہیں زیر نگیں خاتم المرسلیں

دیدِ رب سے ہوئے آپ ہی فیض یاب
بالیقیں بالیقیں خاتم المرسلیں

امنؔ ہم اہل سنت کے ایمان ہیں
شاہ دنیا و دیں خاتم المرسلیں

سید المرسلیں خاتم الانبیاء

مولانا فرحان المصطفیٰ نظامی، لکھنو

آپ ہیں بالیقیں نورِ ربُّ العلیٰ
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

آپ ہیں زینتِ بزمِ کل انبیاء
آپ کے زیرِ پا سدرۃ المنتہیٰ
آپ ہیں مالکِ ملک ربّ العلیٰ
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

ذاتِ اول تمہیں ذاتِ آخر تمہیں
"لانبیّ" سے ظاہر ہوا بالیقیں
اب نہ کوئی نبی آئے گا دوسرا
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

جب نہ تھا یہ جہاں جب نہ تھے مہرومہ
آپ کے نور کو رب نے پیدا کیا
آپ کی ذات سے ہے جہاں کی بقا
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

جو بھی ختم نبوّت کا غدّار ہے
بالیقیں دونوں عالم میں وہ خوار ہے
اہلسنّت کا ہے بس یہی فیصلہ
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

آپ کو رب نے قراں میں اول کہا
اور آخر بھی ہیں آپ ہی با خدا
ہیں خبر آپ ہی، آپ ہی مبتدا
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

خاتمیت کا جس کو بھی اقرار ہے
تیرے عشاق کو اس سے ہی پیار ہے

تیرا اللہ بھی اس سے راضی ہوا
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

سارے مرزائی انگریزی دلّال ہیں
قادیانی زمانے کے دجال ہیں
بابِ نارِ سقر ان کی خاطر کھلا
سیدِ المرسلیں خاتم الانبیاء

جو بھی تم کو نہ مانے نبی آخری
حاکم وقت ہو یا کہ ہو چودھری
اس سے بے شک ہے بیزار اقمر سدا
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

وہ نبیوں میں سن لو نبی آخری ہے

مفتی محبوب رضا قمر مصباحی

شہِ انبیاء ہے خدا کا ہے پیارا وہ نبیوں میں سن لو نبی آخری ہے
محمد ہے احمد ہے سلطان بطحا وہ نبیوں میں سن لو نبی آخری ہے

کلام خدا نے یہ مژدہ سنایا محمد ہی ختم نبی بن کر آیا
سبب ہے کہ ایمان والوں نے گایا وہ نبیوں میں سن لو نبی آخری ہے

مسلماں ہو تو شان ایماں دکھاؤ یمامہ کا نقشہ یہاں بھی بناؤ
اے سنی تو صدیقی نعرہ ہی دینا وہ نبیوں میں سن لو نبی آخری ہے

ہے مرتد وملعون پنجابی مرزا وہ کذاب اعظم وہ مردود عقبی
مگر طیبہ والے کے سر پہ ہے سہرا وہ نبیوں میں سن لو نبی آخری ہے

صف اہل ایماں سے خارج کریں گے بنام مسلماں نہیں جینے دیں گے
اے مرزائی ہے یہ قسم یاد رکھنا وہ نبیوں میں سن لو نبی آخری ہے

قمرؔ اس پہ قائم ہے اجماع امت ہے مسدود باب نبوت، رسالت
نہ مبعوث اب دوسرا کوئی ہوگا وہ نبیوں میں سن لو نبی آخری ہے

میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

بے دل نیپالی

ختم نبوت کا نعرہ لگاؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے
قرآن پڑھ پڑھ کے سب کو سناؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

صدیق و فاروق و عثمان و حیدر سب نے ہی مانا ہے تم کو ہی آخر
اہل سنن کا عقیدہ بتاؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہیں

باب رسالت کا آغاز تم سے قصر نبوت کی تکمیل تم سے
فرمان آقا کی دھومیں مچاؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

بزم دنیٰ کے بنے تم ہی دولہا عرش بریں پر ہے بس تیرا چرچا
معراج کہتی ہے، سب کو بتاؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

کافر ہے خود کو نبی کہنے والا ہم سنیوں کا عقیدہ ہے واللہ
اپنے عقیدے کا نور پھیلاؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

کتاب محبت کا پہلا سبق ہے ہوتا ہے محبوب سب سے احب ہے
عشق محمد میں خود کو جلاؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

تیری محبت میں مرنا ہے جینا، بے عشق ہوتا ہے جینا بھی مرنا
عشقِ رسالت کی شمع جلاؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

آقا کے عشق میں ہر دم ہی مچلیں ہم سب مسلماں کی اب ساری نسلیں
عشق محمد کو گھر گھر بساؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

مرزا خبیث ہے کافر ہے واللہ شک جو کرے وہ بھی کافر ہے واللہ
نیپال سے بدعقیدہ بھگاؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

ختم رسالت کا منکر جو ہوگا عشاق آقا کا دشمن وہ ہوگا
ایسے خبیثوں سے رشتہ چھڑاؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

بے دلؔ کو محشر میں آقا بلائیں اور سارے مجمع میں حکم سنائیں
وہی نعت اک بار سب کو سناؤ میرا نبی خاتم الانبیاء ہے

☆☆☆☆ (بقیہ ص: ۵۵ پر) ☆☆☆☆

سنی پیغام کے تحت اب تک شائع ہونے والے

نمبرات وخصوصی شمارے

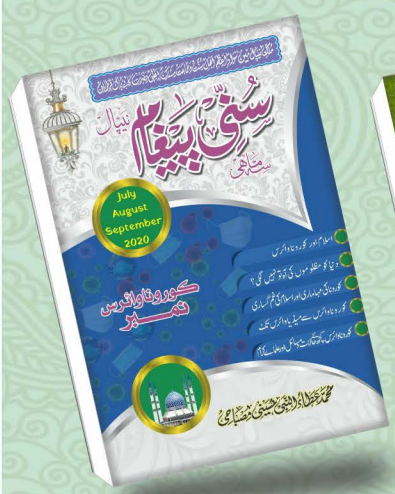

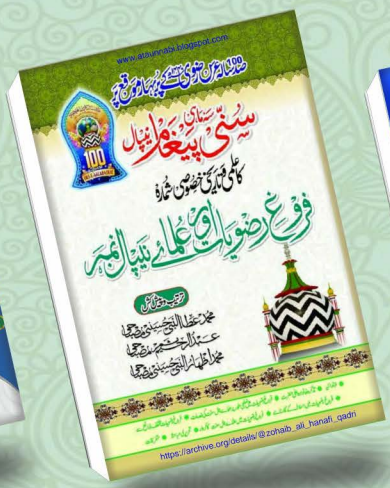

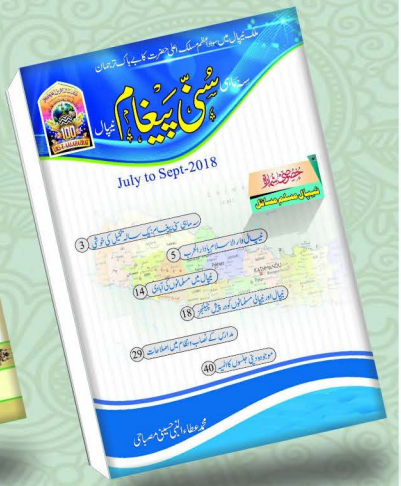

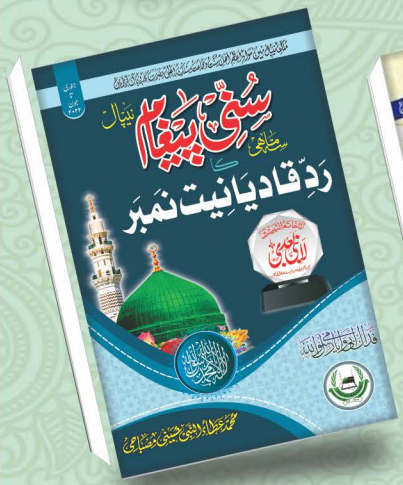

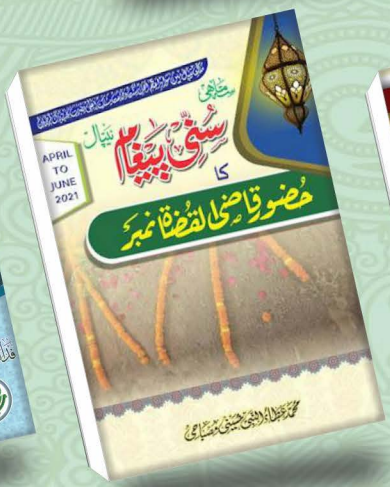

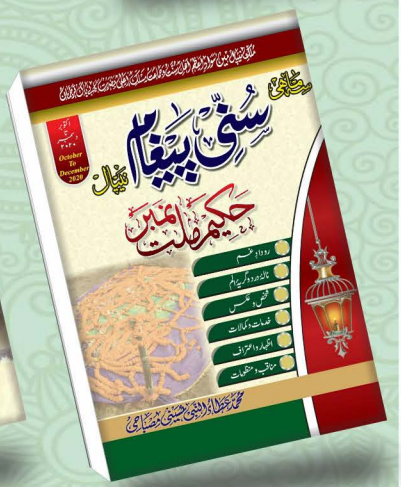

فخر ملت فاؤنڈیشن نیپال

FAKHR-E-MILLAT FOUNDATION NEPAL